92 موضوعات پر مشتمل مدنی چینل کے سلسلے ذہنی آزمائش کا تحریری مدنی گلدستہ

حصہ 2

دلچسپ معلومات

(سوالاً جواباً)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

مجلس مَدَنی چینل

و

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب : دلچسپ معلومات (سوالاً جواباً) حصہ 2

پہلی بار : جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ، فروری 2018ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ربیع الاول ۱۴۳۹ھ حوالہ نمبر: ۲۱۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"دلچسپ معلومات (سوالاً جواباً)" حصہ 2

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

دسمبر 2017

www.dawateislami.net. E-mail : ilmia@dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"ذہنی آزمائش" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(1) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (2) رضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ (3) حتَّی الْوَسع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (4) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (5) جہاں جہاں "**اللہ**" کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں "**سرکار**" کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی **صحابی یا بزرگ** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ** اور **رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے عِلم حاصل کروں گا۔ (7) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا۔ (8) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (9) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (10) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيه

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ عِلمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیه“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبہ تراجِمِ کُتُب (۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵) شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبہ تخریج[1]

”اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیه“ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی

---

[1]... تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّہ (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیا و علما (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔
(مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیه)

مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعَہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیہ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

عبادت اور تعظیم میں فرق

عبادت کا مفہوم بہت واضح ہے، سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قِسم کی تعظیم کرنا "عبادت" کہلاتا ہے اور اگر عبادت کے لائق نہ سمجھیں تو وہ مَحْض "تعظیم" ہوگی عبادت نہیں کہلائے گی، جیسے نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عبادت ہے لیکن یہی نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اُستاد، پیر یا ماں باپ کے لئے ہو تو مَحض تعظیم ہے عبادت نہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ ا، الفاتحۃ، تحت الآیۃ: ۴، ۱/ ۴۷)

ایک نظر اِدھر بھی

اللہ پاک کی ایک صفت عِلم ہے، اسی نور سے حضرات انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مُنوّر فرمایا گیا، پھر اسی روشنی سے اِن نفوسِ قدسیہ کے طفیل اولیاء وصالحین بھی چمکے اور اِن سے یہ نور پاکر عام لوگ روشن ہوئے۔ علمائے اُمّت نے تصنیف وتدریس اور دیگر ذرائع سے نورِ علم کی حفاظت فرمائی جبکہ آنے والی نسلوں تک عِلم کی روشنی پہنچانے کے لیے اکابرینِ اُمّت اور ماہرینِ تعلیم نے ہر دور میں نت نئے طریقے مُتعارف کروائے۔

دورِ حاضر میں بھی پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمت کو زیورِ عِلم سے آراستہ کرنے کے لیے اُمت کے خیر خواہ، اُن کی بھلائی کے خواہاں اور اُن کی نجات وفلاح کے حریص اَفراد نے زمانے کے تقاضوں کے مطابق نئے اور دلچسپ طریقے رائج فرمائے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس میدان کی صفِ اوّل کی ممتاز ومُنفرد شخصیت ہیں جنھوں نے علم کی ترویج واشاعت کے لیے کئی مَجالس اور شعبہ جات قائم فرمائے جو شب وروز اُمّتِ رسول کو نورِ علم سے مالامال کرنے میں مگن ہیں۔

نورِ علم بانٹنے والا دعوتِ اسلامی کا ایک عظیم شعبہ "مدنی چینل" ہے جو پوری دنیا میں قرآن وسنت کا علم عام کر رہا ہے، اس کے مقبولِ عام سِلسلوں میں سے ایک دلچسپ سلسلہ "ذہنی آزمائش" بھی ہے جس میں بڑی خوبصورتی اور پُرحکمت انداز میں مسلمانوں کو علمِ دین سے روشناس کروایا جاتا ہے، اب تک اس کے آٹھ سیزن ہو چکے ہیں، اس میں پوچھے گئے سوالات اور ان کے جوابات کا تحریری گلدستہ "دلچسپ معلومات (سوالاً جواباً) حصہ 2" آپ کے ہاتھوں میں ہے، پہلے حصے کی طرح یہ بھی 8 عنوانات کے تحت 92 موضوعات کے بارہ بارہ سوالات وجوابات پر مشتمل ہے۔ آیئے، بڑوں اور بچوں کے لیے یکساں مفید اِس خزینۂ علم سے موتی چُن کر اپنے علم وعمل میں اضافہ کریں۔

اللہ تعالیٰ

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے "مالِک عَلَی الاِطلَاق" ہونے کا کیا معنیٰ ہے؟

جواب: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے، اُس پر کچھ واجب نہیں۔[1]

سوال: مُفَسِّرِینِ کرام نے اسمِ جلالت "اللہ" کے کیا معانی بیان فرمائے ہیں؟

جواب: مُفَسِّرِین نے اِس لفظ کے یہ معانی بیان فرمائے ہیں: (1) عبادت کا مُستحق (2) وہ ذات جس کی مَعرِفَت میں عقلیں حیران ہیں (3) وہ ذات جس کی بارگاہ میں سکون حاصل ہوتا ہے (4) وہ ذات کہ مصیبت کے وقت جس کی پناہ تلاش کی جائے۔[2]

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دو صفاتی ناموں "رَحمٰن" اور "رَحیم" کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: رحمٰن کا معنیٰ ہے: نعمتیں عطا کرنے والی وہ ذات جو بہت زیادہ رحمت فرمائے اور رحیم کا معنیٰ ہے: بہت رحمت فرمانے والا۔[3]

سوال: کسی کو "رحمٰن" یا "رحیم" کہنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو رحمٰن کہنا جائز نہیں جبکہ رحیم کہا جا سکتا ہے جیسے قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی رحیم فرمایا ہے۔[4]

---

1. ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۵، حدیقۃ ندیۃ، الباب الثانی فی الامور۔۔۔الخ، ۱/ ۲۴۹۔
2. ... تفسیر بیضاوی، پ ۱، الفاتحۃ، تحت الآیۃ: ۴، ۱/ ۳۲۔
3. ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱، الفاتحۃ، تحت الآیۃ: ۲، ۱/ ۴۴۔
4. ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱، الفاتحۃ، تحت الآیۃ: ۲، ۱/ ۴۶۔

سوال توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب توحید سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیّت کو ماننا ہے یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہے[1] اور کوئی بھی اس کا شریک نہیں[2]، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ اَفعال (کاموں) میں[3] نہ اَسماء (یعنی ناموں) میں[4] اور نہ ہی اَحکام میں۔[5]

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنی قدرت سے پیدا کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب قدرت سے پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا کرنے کا اِرادہ فرمایا اس کے لیے لفظ کُن (یعنی ہو جا) فرمادیا اور وہ چیز اُس کی مرضی کے مطابق وجود میں آگئی، جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ﴿اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾﴾ (پ۲۳، یٰسٓ: ۸۲) ترجمۂ کنزالایمان: اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے (کہ پیدا کرے) تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین و آسمان کو کتنے دن میں تَخْلِیق فرمایا؟

جواب زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں تَخْلِیق فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ﴾ (پ۲۶، قٓ: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے

---

1 . . . پ ۳۰، الاخلاص: ۱۔

2 . . . پ ۸، الانعام: ۱۶۳۔

3 . . . تفسیر صاوی، پ ۳۰، الاخلاص، تحت الآیۃ: ۱، ۶/ ۲۴۵۱۔

4 . . . التفسیر الکبیر، پ ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۶۵، ۷/ ۵۵۵۔

5 . . . پ ۱۵، الکہف: ۲۶۔

آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا۔

سوال عبادت کا معنی بتایئے؟

جواب عبادت اُس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عَبدِیَّتُ یعنی بندہ ہونے اور مَعبُود کی اُلُوہِیَّت یعنی معبود ہونے کے اِعتِقاد اور اِعتِراف کے ساتھ بجا لائے۔[1]

سوال عبادت اور تعظیم میں مثال کے ساتھ فرق بیان کیجئے؟

جواب عبادت کا مَفہوم بہت واضح ہے، سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قِسم کی تعظیم کرنا "عبادت" کہلاتا ہے اور اگر عبادت کے لائق نہ سمجھیں تو وہ مَحض "تعظیم" ہو گی عبادت نہیں کہلائے گی، جیسے نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عبادت ہے لیکن یہی نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اُستاد، پیر یا ماں باپ کے لئے ہو تو مَحض تعظیم ہے عبادت نہیں۔[2]

سوال بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت سے پہلے وسیلہ پیش کرنے کی کیا برکت حاصل ہوتی ہے؟

جواب سورۂ فاتحہ کی پانچویں آیت کے تحت امام عبد اللہ بن احمد نسفی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عبادت کو مدد طلب کرنے سے پہلے ذکر کیا گیا کیونکہ حاجت طلب کرنے سے پہلے اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا قَبُولِیَّت کے زیادہ قریب ہے۔[3] اور اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا قرآن وحدیث سے

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱، ۱/ ۸۵۔

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۱، الفاتحہ، تحت الآیۃ: ۴، ۱/ ۴۷۔

3 . . . تفسیر مدارک، پ ۱، الفاتحۃ، تحت الآیۃ: ۵، ص ۱۴۔

ثابت ہے۔[1]

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو "عاشق" کہنا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاشق یا معشوق کے لفظ کے استعمال کو ناجائز قرار دیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عشق کا معنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے قَطْعی طور پر مُحال ہے اور اس طرح کے الفاظ بغیر کسی شرعی ثبوت کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں استعمال کرنا قطعی طور پر منع ہیں۔[2]

سوال: مُشکِلات سے تنگ آکر یہ کہنا کہ اگر واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوتا تو غریبوں کا ساتھ دیتا، مجبوروں کا سہارا ہوتا۔ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: مذکورہ جُملے سے صاف ظاہِر ہے کہ کہنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وُجود ہی کا اِنکار کررہا ہے کہ غریبوں مجبوروں کی مدد نہ ہونا اِس وجہ سے ہے کہ (مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ) اللہ عَزَّوَجَلَّ نہیں ہے اگر ہوتا تو ان کی مدد ہوتی۔ کہنے والا کافِر و مُرتد ہے۔[3]

نُبوّت

سوال: انبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو دنیا میں بھیجنے کا مقصد بیان کیجئے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیغمبروں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا تاکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکام

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱، الفاتحہ، تحت الآیۃ: ۴، ۱/ ۴۸۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۱۴ ملخصاً۔

3 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۹۶۔

اس کی مخلوق تک پہنچائیں۔[1]

سوال کیا عبادت و ریاضت کے ذَریعہ منصبِ نُبوّت حاصل کیا جا سکتا ہے؟

جواب نُبوّت کَسبی نہیں۔ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ اسے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ مَحض عطائے الٰہی ہے۔[2]

سوال جو شخص منصبِ نبوّت کو کَسبی مانے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب جو نبوّت کو کسبی مانے (یعنی یہ عقیدہ رکھے) کہ آدمی اپنے کَسب و ریاضت سے منصبِ نبوّت تک پہنچ سکتا ہے تو ایسا شخص کافر ہے۔[3]

سوال کیا جِنّ یا عورت بھی نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں؟

جواب جی نہیں! انبیا سب بَشر اور مرد تھے، نہ کوئی جِنّ نبی ہوا اور نہ ہی عورت۔[4]

سوال کیا رسولوں کے پاس اپنی رسالت کی کوئی دلیل ہوتی ہے؟

جواب جی ہاں! رسولوں کے پاس اپنی رسالت کی دلیل ہوتی ہے جسے مُعْجِزہ کہتے ہیں۔[5]

سوال مَعْصُوم کس کو کہتے ہیں؟

جواب جو اللہ تعالٰی کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اس کا گناہ کرنا ناممکن ہو۔[6]

سوال مَعْصُوم ہونا کن کی خُصوصیّت ہے؟

---

1 . . . شرح عقائد نسفیة، خبر الرسول، ص ۸۲۔

2 . . . الیواقیت والجواھر، المبحث الثلاثون فی حکمة بعثة الرسل۔۔۔الخ، ص ۲۲۴ مُلتقطاً۔

3 . . . المعتقد المنتقد، الباب الثانی فی النبوات، ص ۱۰۷۔

4 . . . تفسیر قرطبی، پ ۱۳، یوسف، تحت الآیة: ۱۰۹، ۹/۱۹۳۔

5 . . . شرح عقائد نسفیة، فی ارسالِ الرسل حکمة، ص ۲۹۸۔

6 . . . بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص ۱۸۔

جواب مَعْصُوم ہونا انبیا اور فرشتوں کا خاصہ ہے یعنی نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔[1]

سوال انبیا کی تعداد کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب انبیا کی تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں کیونکہ ان کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات ہیں اگر مخصوص تعداد پر ایمان رکھا تو اس بات کا امکان ہے کہ کسی نبی کی نبوّت کا انکار ہو جائے یا کسی غیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔[2]

سوال نبی کو خواب میں بتائی جانے والی چیز کی کیا حیثیّت ہے؟

جواب نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے جیسے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام کو خواب میں حضرت اسماعیل عَلَیْهِ السَّلَام کی قربانی کا حکم ہوا۔[3]

سوال جن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نام قرآنِ پاک میں آئے ہیں ان میں سے 12 کے نام بتایئے؟

جواب (1) حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام[4] (2) حضرت نوح عَلَیْهِ السَّلَام (3) حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام (4) حضرت اسماعیل عَلَیْهِ السَّلَام (5) حضرت اسحاق عَلَیْهِ السَّلَام (6) حضرت یعقوب عَلَیْهِ السَّلَام (7) حضرت یوسف عَلَیْهِ السَّلَام (8) حضرت موسیٰ

---

1 . . . المعتقد المنتقد، ص ۱۱۰۔

الشفا، الباب الاول فیما یختص بالامور الدینیة، فصل فی القول فی عصمة الملائکة، ص ۱۷۵، الجزء الثانی۔

2 . . . مسامرة شرح مسایرة، الاصل التاسع، ص ۲۲۵۔

3 . . . بخاری، کتاب الوضوء، باب التخفیف فی الوضوء، ۱/۷۲، حدیث: ۱۳۸ ملخصاً۔

4 . . . پ ۱، البقرة: ۳۱۔

عَلَیْہِ السَّلَام (9) حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام (10) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام [1]
(11) حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام [2] (12) حضور سَیِّدُ الْمُرسلین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ [3]

سوال: اِرہاص کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی سے قبلِ نُبوّت جو بات خلافِ عادت ظاہر ہو اسے ارہاص کہتے ہیں۔ [4]

سوال: کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔ [5]

فرشتے

سوال: فرشتوں کے سپرد مختلف خدمتوں میں سے کچھ بیان کیجئے؟

جواب: بعض کے ذِمّہ حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمتوں میں وحی لانا، کسی کے مُتعلّق پانی برسانا، روزی پہنچانا، [6] کسی کے ذِمّہ ماں کے پیٹ میں بچّہ کی صورت بنانا، [7] بُہتوں کا دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، [8] کسی کے مُتعلّق

---

1 ...پ ۷، الانعام: ۸۳۔۸۶۔
2 ...پ ۸، الاعراف: ۸۵۔
3 ...پ ۲۶، محمد: ۲۔
4 ...نبراس، اقسام الخوارق سبعۃ، ص ۲۷۳۔
5 ...السیف المسلول علی من سب الرسول، الفصل الاول فی المسلمین، ص ۴۰۵۔
6 ...تفسیر بغوی، پ ۳۰، النّزعٰت، تحت الآیۃ: ۵، ۴/ ۴۱۱۔
7 ...مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ خلق الآدمی۔۔۔الخ، ص ۱۰۹۰۔۱۰۹۱، حدیث: ۶۷۳۶۔
8 ...تفسیر ابن کثیر، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۶/ ۴۲۳۔

مسلمانوں کا درود وسلام پہنچانا[1] اِن کے علاوہ اور بہت سے کام ملائکہ انجام دیتے ہیں۔[2]

سوال کیا عمر بھر ہر آدمی کے اعمال ایک ہی فرشتہ لکھتا ہے؟

جواب نہیں بلکہ نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے علیحدہ علیحدہ ہیں اور رات کے علیحدہ اور دن کے علیحدہ ہیں۔[3]

سوال کیا اعمال لکھنے والے مُعَزَّز فرشتے دلوں کا حال بھی جان لیتے ہیں؟

جواب جی ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے وہ دلوں کا ارادہ جان لیتے ہیں، حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (اَعمال لکھنے والے) فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: پَروَردَگار! تیرا بندہ گناہ کرنے کا اِرادہ کر رہا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اِس کا انتِظار کرو، اگر یہ اِس گناہ کو کرلے تو ایک ہی گناہ لکھو اور اگر نہ کرے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے میری وجہ سے یہ گناہ ترک کیا۔[4]

سوال بَیْتُ الْمَعْمُور میں کتنے فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں؟

جواب بَیْتُ الْمَعْمُور میں روزانہ 70 ہزار فِرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ جو فِرشتہ اس سے نماز پڑھ کر نکل جاتا ہے وہ پھر کبھی داخل نہیں ہو گا۔[5]

---

1 . . . مصنف ابن ابی شیبة، کتاب صلوة التطوع والامامة، فی ثواب الصلوة علی النبی، ۲/۳۹۹، حدیث: ۵۔

2 . . . مطالع المسرات، فصل فی کیفیة الصلوة علی النبی، ص ۲۷۴۔

3 . . . تفسیر طبری، پ۲۶، ق، تحت الآیة: ۱۷-۱۸، ۱۱/۴۱۶۔

4 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب اذاھم العبد بحسنة... الخ، ص ۷۴، حدیث: ۳۳۶۔

5 . . . بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، ۲/۳۸۱، حدیث: ۳۲۰۷۔

سوال فرشتے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟

جواب حضور نبی غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: فرشتے پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔[1]

سوال عَرش کے گرد کتنے فرشتے موجود ہوتے ہیں؟

جواب حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عرش کے گرد ملائکہ کی 70 ہزار صفیں ہیں اور ان کے پیچھے فرشتوں کی ایسی 70 ہزار صفیں ہیں جن کے پیچھے ایک لاکھ صفیں ہیں۔[2]

سوال عَرش کے گِرد والے فرشتوں کی (مشہور) تسبیح کیا ہے؟

جواب سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ[3]

سوال عَرش اٹھانے والے فرشتوں کی تعداد بیان کریں؟

جواب حدیث شریف میں ہے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے آج کل چار ہیں، بروزِ قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا تو وہ آٹھ ہو جائیں گے۔[4]

سوال حامِلانِ عرش فرشتوں کے کتنے "پَر" ہیں؟

جواب ہر فرشتے کے چار پَر ہیں جن میں سے دو ان کے چہروں کے اوپر ہیں تاکہ ان کی نظر عرش پر نہ پڑے۔[5]

---

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الامر بالسکون فی الصلاۃ...الخ، ص ۱۸۱، حدیث: ۹۶۸۔

2 ...تفسیر بغوی، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۷، ۴/ ۸۱ ملتقطاً۔

3 ...تفسیر جلالین، المؤمن، تحت الآیۃ: ۷، ص ۳۹۱۔

4 ...تفسیر طبری، پ ۲۹، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۲/ ۲۱۶، رقم: ۳۴۷۹۳۔

5 ...تفسیر عبد الرزاق، پ ۲۹، الحاقۃ، تحت الآیۃ: ۱۷، ۳/ ۳۴۲، رقم: ۳۳۱۳۔

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس فرشتے کی پیشانی پر قرآنِ کریم لکھا اور کیوں؟

جواب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشانی پر قرآنِ کریم لکھا گیا کیونکہ انہوں نے سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کیا تھا۔[1]

سوال حضرت جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت مآب میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

جواب حضرت جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام خَاتَمُ الْاَنبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں چوبیس ہزار مرتبہ حاضری سے مُشَرَّف ہوئے۔[2]

سوال دشمن کو دیکھ کر مَعَاذَ اللہ یہ کہنا کہ مَلَکُ الموت یا عزرائیل آ گیا کیسا ہے؟

جواب کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ سی گستاخی کفر ہے،[3] جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مَبْغُوض (یعنی قابلِ نفرت) شخص کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آ گیا، یہ قریب بکلمۂ کفر ہے۔[4]

جِنَّات

سوال اللہ تعالیٰ نے جنّات کو کس دن پیدا فرمایا؟

جواب جمعرات کے دن۔[5]

سوال جِنّات کی تخلیق کے مُتَعَلِّق حدیث شریف میں کیا آیا ہے؟

---

1. ۔۔۔ کتاب العظمۃ، خلق آدم وحواء، ص ۳۷۵، حدیث: ۱۰۴۲۔
2. ۔۔۔ المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، دقائق حقائق بعثتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۱۲۔
3. ۔۔۔ تمہید ابی شکور السالمی، الباب الثامن فی شرائط الایمان، القول الاول فی الایمان بالملائکۃ، ص ۱۱۲۔
4. ۔۔۔ البحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ۵/۲۰۵۔
5. ۔۔۔ تفسیر طبری، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱/۲۳۷، رقم: ۶۰۲۔

جواب حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: فرشتوں کو نُور سے، جنات کو آگ کے شُعْلَہ سے اور حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مِٹّی سے پیدا کیا گیا۔[1]

سوال جِنّات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: جِنّات کی تین قسمیں ہیں: (1) وہ جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، (2) وہ جو سانپ اور کتے کی شکل میں ہوتے ہیں اور (3) وہ جو سفر کرتے اور قیام کرتے ہیں۔[2]

سوال انسانوں کے ساتھ رہنے والے جِنّ کو کیا کہتے ہیں؟

جواب انسانوں کے ساتھ رہنے والے جِنّ کو "عَامِر" کہتے ہیں۔[3]

سوال جنات کیا کھاتے ہیں؟

جواب جِنّات کی خوراک "ہڈی اور گوبر" ہے۔[4] حدیث شریف میں ہے کہ جِنّات ہڈی پر گوشت اور گوبر میں دانے پاتے ہیں۔[5]

سوال جِنّات نماز کہاں پڑھتے ہیں؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ تم لوگ زمین کے ہموار اور چٹیل حصوں پر قضائے حاجت نہ کرو کیونکہ یہ جِنّات کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔[6]

---

1 . . . مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵۔

2 . . . مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب الجن ثلاثۃ اصناف، ۳/۳۵۴، حدیث: ۳۷۵۴۔

3 . . . لقط المرجان فی احکام الجان، ذکر وجودھم، ص ۲۵۔

4 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ذکر الجن ۔۔۔ الخ، ۲/۵۷۶، حدیث: ۳۸۶۰۔

5 . . . دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص ۲۱۷، حدیث: ۲۶۲۔

6 . . . النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، باب القاف مع الراء، تحت اللفظ: قرع، ۴/۴۰۔

سوال ہمزاد کون ہوتا ہے؟

جواب ہمزاد شیاطین کی ایک قِسم ہے۔ یہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے اور مطلقاً کافِر ملعونِ ابدی ہے، سوائے حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمزاد کے کیونکہ وہ صحبتِ اَقدس کی برکت سے مسلمان ہو گیا تھا۔[1]

سوال جِنّات میں سب سے خطرناک جِن کونسا ہے؟

جواب ''عِفْرِیت'' سب سے خطرناک اور خبیث جِن ہے کسی سے مانوس نہیں ہوتا، جنگلات میں رہتا ہے عُموماً مسافروں کو دکھائی دیتا ہے اور اِنہیں راستے سے بھٹکاتا ہے۔[2]

سوال حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جِنّوں کا قاصِد کس شکل میں اور کس سبب سے آیا تھا؟

جواب وہ قاصِد ایک بڑے اَژْدَھے کی شکل میں آیا تھا اور وجہ یہ تھی کہ جِنّات قرآنِ پاک کی ایک سورت بھول گئے تھے تو اُنہوں نے اِسے بھیجا تاکہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وہ سورت پوچھ سکے۔[3]

سوال جِنّات اپنی شکلیں کس طرح تبدیل کرتے ہیں؟

جواب یہ اس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے افعال یا کلمات سکھادے جنہیں

---

1 . . . مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب تحریش الشیطان۔۔۔الخ، ص۱۱۵۸، حدیث:۷۱۰۸۔
فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۱۶۔

2 . . . عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن وثوابھم وعقابھم، ۱۰/۶۴۴۔

3 . . . تاریخ جرجان، زیادات استدرکھا المؤلف من تاریخ استراباذ۔۔۔الخ، حرف العین، ص۵۲۶۔

وہ پڑھیں یا کریں تو ایک شکل سے دوسری شکل میں مُنْتَقِل ہو جائیں۔[1]

سوال کیا جنّات کسی جانور کی شکل میں بھی ہوتے ہیں؟

جواب جی ہاں! شارحِ بخاری علامہ بَدْرُ الدِّین عینی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ بعض جنّات چھپکلی اور بعض کُتّے کی شکل میں ہوتے ہیں۔[2]

سوال کیا جِنّات بھی انسانوں سے گھبراتے ہیں؟

جواب حضرت سَیِّدُنا امام مُجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے: جتنا تم میں سے کوئی شیطان سے گھبراتا ہے شیطان اس سے زیادہ تم سے گھبراتا ہے لہٰذا جب وہ تمہارے سامنے آئے تو اس سے نہ گھبراؤ ورنہ وہ تم پر مُسَلَّط ہو جائے گا بلکہ تم اُس پر سختی کرو وہ بھاگ جائے گا۔[3]

جنت

سوال حوضِ کَوثر اِس وقت کہاں ہے اور قیامت کے دن کہاں ہو گا؟

جواب حوضِ کوثر ابھی جنت میں ہے لیکن قیامت کے دن اسے میدانِ مَحْشَر میں لایا جائے گا۔[4]

سوال وہ پانچ نہریں کونسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جنّت سے جاری فرمایا ہے؟

جواب (1) سَیحُون (2) جَیحُون (3) دِجلہ (4) فُرات (5) نیل۔[5]

---

1 ... عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن وثوابھم وعقابھم، ۱۰/ ۶۴۴۔

2 ... عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن وثوابھم وعقابھم، ۱۰/ ۶۴۴۔

3 ... لقط المرجان فی احکام الجان، فی خوف الجن من الانس، ص ۱۸۴۔

4 ... روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱/ ۸۳۔

5 ... تفسیر صاوی، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۸، ۴/ ۱۳۶۰۔

سوال: جنّت کی دیواریں کس چیز کی بنی ہوئی ہیں؟

جواب: جنّت کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں۔[1]

سوال: جنّت میں داخل ہونے والے پہلے اور دوسرے گروہ کے چہرے کس طرح روشن ہوں گے؟

جواب: پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح اور دوسرے گروہ کے چہرے نہایت روشن ستارے کی مانند روشن و چمکدار ہوں گے۔[2]

سوال: کیا اہلِ جنّت کھا پی کر قضائے حاجت کریں گے؟

جواب: جنّتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ قضائے حاجت کریں گے نہ ناک صاف کریں گے، ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں ہضم ہو جائے گا جو مُشک کی طرح خوشبودار ہوگی۔[3]

سوال: دنیا اور جنّت کی شراب میں کیا فرق ہے؟

جواب: دنیا کی شراب میں بدبُو، کڑواہٹ اور نَشہ ہوتا ہے، پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں اور آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں جبکہ جنّت کی پاکیزہ شراب اِن سب باتوں سے پاک و مُنزَّہ ہے۔[4]

سوال: جنّتی جنت میں کونسی عبادت کریں گے؟

---

1 . . . البعث والنشور، باب ماجاء فی حائط الجنة وترابها وحصانها، ص ۱۷۹، حدیث: ۲۵۶ - ۲۵۷، مُلتقطاً۔

2 . . . بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/ ۳۹۳، حدیث: ۳۲۵۴۔

3 . . . مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب فی صفات الجنة ـــ الخ، ص ۱۱۶۵، حدیث: ۷۱۵۲۔

4 . . . تفسیر ابن کثیر، پ ۲۶، محمد، تحت الآیة: ۱۵، ۷/ ۲۸۹۔

جواب: اہلِ جنّت کی زبان پر ہر وقت تسبیح و تکبیر مِثْل سانس کے جاری ہو گی اور وہ تلاوتِ قرآن بھی کریں گے مگر یہ تلاوت لذّت اور ترقّیٔ درجات کے لئے ہو گی۔[1]

سوال: کیا جنّت میں بھی بازار لگے گا؟

جواب: جی ہاں! جنّت میں ہر جمعہ کو ایک بازار لگے گا اور اُس میں شمالی ہوا چلے گی جو جنّتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر لگے گی تو اُن کے حُسن و جمال میں نکھار پیدا ہو جائے گا اور وہ بہت زیادہ خوبصورت ہو جائیں گے۔[2]

سوال: جنّت میں ادنیٰ جنّتی کو کیا انعام ملے گا؟

جواب: ادنیٰ جنّتی کے لیے 80 ہزار خادم اور 72 بیویاں ہوں گی اور اُن کو ایسے تاج ملیں گے جن کا ادنیٰ موتی مشرق اور مغرب کا درمیان روشن کر دے۔[3]

سوال: جنّتی باہم ملاقات کے لئے کس قسم کی سواریوں پر جائیں گے؟

جواب: جنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔[4]

سوال: کون کون سے جانور جنّت میں جائیں گے؟

جواب: دس جانور جنّت میں جائیں گے۔ (1) سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی

---

1 . . . مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ۔۔۔الخ، باب فی صفات الجنۃ، ص ۱۱۶۵، حدیث: ۲۸۳۵، مرآۃ المناجیح، ۷/۳۲۳ ۔

2 . . . مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلہا، باب فی سوق الجنۃ۔۔۔الخ، ص ۱۱۶۴، حدیث: ۲۸۳۳ ۔

3 . . . ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء ما لادنی اھل الجنۃ من الکرامۃ، ۴/۲۵۴، حدیث: ۲۵۷۱ ملتقطاً۔

4 . . . ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ خیل الجنۃ، ۴/۲۴۴، حدیث ۲۵۵۳ ۔

الزھد لابن مبارک، ما رواہ نعیم بن حماد۔۔۔الخ، باب فی صفۃ الجنۃ۔۔۔الخ، ص ۶۹، حدیث: ۲۳۹ ۔

اونٹنی (2) حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی (3) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا بچھڑا (4) حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا مینڈھا (5) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی گائے (6) حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی مچھلی (7) حضرت عُزیر عَلَیْہِ السَّلَام کا دراز گوش (8) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی چیونٹی (9) بلقیس کی خبر لانے والا ہُدہُد (10) اصحابِ کہف کا کُتّا۔[1]

سوال اَعراف کیا ہے؟

جواب یہ جنت و دوزخ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے یا جن شہدا کے والدین اُن سے ناراض ہوں گے یا وہ جن کے ماں باپ میں سے کوئی ایک ان سے راضی اور ایک ناراض ہو گا اُنہیں یہاں رکھا جائے گا۔[2]

نیز صحیح وراجح قول کے مطابق مسلمان جِنّات بھی اَعراف میں رہیں گے۔[3]

دوزخ

سوال جہنّم اپنے سے پناہ مانگنے والے کے متعلق کیا کہتا ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ جو بندہ جہنّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنّم کہتا ہے: اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تُو اس کو پناہ دے۔[4]

---

1. ۔۔۔ تفسیر روح البیان، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۲۲۶۔
   غمز عیون البصائر، الفن الثالث وھو فن الجمع والفرق، فوائد وقواعد شتی، ۳/۲۳۹۔
2. ۔۔۔ تفسیر درمنثور، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۴۸، ۳/۴۶۲-۴۶۵ مُلتقطاً۔
3. ۔۔۔ نزہۃ القاری، ۴/۳۵۱۔
4. ۔۔۔ مسند اسحاق، مسند ابی ھریرۃ، ۱/۲۴۹، حدیث: ۲۱۳۔

سوال کیا جنّت و دوزخ کے بھی زمین و آسمان ہیں؟

جواب جی ہاں! جنّت و دوزخ چونکہ فضا یا خَلا میں نہیں ہیں اس لئے جنت و دوزخ والوں کے لئے کسی ایسی چیز کا ہونا ضروری ہے جس پر وہ بیٹھے یا ٹھہرے ہوئے ہوں اور ان کے لئے کوئی سائبان ہو جس کے سائے میں وہ لوگ ہوں اور وہ چیز زمین و آسمان ہیں اور وہ اس دنیا کے زمین و آسمان سے مختلف ہیں تو جس طرح جنّت و دوزخ ہمیشہ رہیں گے اسی طرح ان کے زمین و آسمان بھی ہمیشہ رہیں گے۔[1]

سوال جہنّم کی آگ کی چنگاریاں کتنی اونچی ہوں گی؟

جواب جہنّم کے شرارے اُونچے اُونچے محلوں کی برابر اُڑیں گے، گویا زَرد اُونٹوں کی قطار کہ پَیہم آتے رہیں گے۔[2]

سوال فرشتے جن گُرزوں سے جہنّمیوں کو ماریں گے اُن کا وزن کتنا ہوگا؟

جواب لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جِنّ واِنس جمع ہو کر بھی اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔[3]

سوال جہنّمی سانپ اور بچّھو کے ایک مرتبہ ڈسنے کا اثر کتنے عرصے تک رہے گا؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے ہوئے خچّروں کے مِثْل بچّھو ہیں جن کے ایک مرتبہ

---

1. ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ:۱۰۸، ۴/ ۵۰۰۔
2. ... پ۳۰، المرسلٰت: ۳۲، ۳۳۔
3. ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۳۔

کاٹنے کا درد چالیس سال تک رہے گا۔[1]

سوال: جہنّم میں کفار کو پہنائی جانے والی زنجیر کے بارے میں بتایئے؟

جواب: اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دَھنس جائیں۔[2]

سوال: جہنّم میں کفار کے رونے کی کیفیّت کیا ہوگی؟

جواب: جہنّم میں کفار گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے۔[3]، ابتدا میں آنسو نکلیں گے، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔[4]

سوال: جہنّم میں کفار کی شکلیں کیسی ہوں گی؟

جواب: جہنّمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مر جائیں۔[5]

سوال: کیا جہنّم میں کفار کی شکلیں انسانی شکلوں کی طرح ہوں گی؟

جواب: کفّار کی شکل جہنّم میں انسانی شکل نہ ہو گی کہ یہ شکل اَحْسَنِ تَقْوِیم ہے۔[6] اور

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/۲۱۶، حدیث: ۱۷۷۲۹۔

2 . . . معجم اوسط، ۲/۷۸، حدیث: ۲۵۸۳۔

3 . . . شرح السنة، کتاب الفتن، باب صفة النار واھلھا، ۷/۵۶۵، حدیث: ۴۳۱۶۔

4 . . . ابن ماجه، کتاب الزھد، باب صفة النار، ۴/۵۳۱، حدیث: ۴۳۲۴۔

5 . . . موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، ۳/۱۹۰، رقم: ۱۰۴۔

6 . . . پ ۳۰، التین: ۴۔

یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب ہے کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مُشَابِہ ہے۔[1]

سوال جہنّم میں کافروں کی جِسامت کی کیفیّت کیا ہوگی؟

جواب کفار کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز رفتار سوار کے لیے تین دن کی مسافت بنے گی۔[2] ایک ایک داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی، کھال کی موٹائی 42 ذِراع (گز) ہوگی۔[3] اور زبان ایک، دو فَرسَخ (تین سے چھ میل) تک منہ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے۔[4]

سوال سب سے سخت عذاب کا مستحق کون ہوگا؟

جواب بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: سب سے سخت عذات کسے دیا جائے گا تو حضور نبیِ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ شخص جو کسی نبی کو یا ایسے شخص کو قتل کرے جو اسے کسی بھلائی کا حکم دے یا برائی سے روکے۔[5]

سوال جہنمیوں کے لئے غم بالائے غم کا وقت کون سا ہوگا؟

جواب جب جہنّم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۷۰۔

2 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۶۵۵۱۔

3 . . . ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في عظم اهل النار، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۲۵۸۶۔

4 . . . ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب ما جاء في عظم اهل النار، ۴/ ۲۶۱، حدیث: ۲۵۸۹۔

5 . . . مسند بزار، مسند ابي عبيدة بن الجراح، ۴/ ۱۰۹، حدیث: ۱۲۸۵۔

پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں۔ اس وقت اُن کے لیے غم بالائے غم ہو گا۔[1]

عالَمِ بَرزَخ

سوال بَرزَخ سے مراد قبر ہے یا وہ زمانہ جو بعد مرنے سے قیامت یا حشر تک ہے؟

جواب نہ قبر نہ وہ زمانہ بلکہ وہ مقامات جن میں اَرواح بعدِ موت حشر تک حسبِ مراتب رہتی ہیں۔[2]

سوال وہ کونسا وقت ہے جب ہر شخص پر اسلام کی حقانیّت واضح ہو جاتی ہے؟

جواب جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے، اُس وقت حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام قبضِ روح کے لیے آتے ہیں اور اُس شخص کے دائیں بائیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے آس پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے دائیں بائیں عذاب کے۔[3] اُس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقّانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے، مگر اُس وقت کا ایمان مُعتَبر نہیں۔[4]

سوال نزع کے وقت ایمان لانا کیوں فائدہ مند نہیں ہے؟

---

1. . . . بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ انذرھم یوم الحسرۃ، ٣/ ٢٧١، حدیث: ٤٧٣٠۔
بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، ٤/ ٢٦٠، حدیث: ٦٥٤٨۔
2. . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص٤٥٥۔
3. . . . مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ٦/ ٤١٣، حدیث: ١٨٥٥٩۔
4. . . . تفسیر طبری، پ ٢٤، المومن، تحت الآیۃ: ٨٥، ١١/ ٨٣۔

جواب کیونکہ حکم ایمان بِالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا، بلکہ یہ چیزیں مُشاہدہ میں آگئیں۔[1]

سوال دفن کے بعد مردے کے ساتھ کیا معاملات پیش آتے ہیں؟

جواب جب دفن کرنے والے دفن کرکے وہاں سے چلتے ہیں مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔[2]، اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں[3]، اُن کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں[4]، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ[5] اور آنکھیں نیلی[6] اور دیگ کے برابر اور شعلہ زن ہوتی ہیں[7] اور اُن کے ہیبت ناک بال سر سے پاؤں تک[8] اور اُن کے دانت گائے کے سینگ برابر[9]، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے[10]، اُن میں ایک کو مُنکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں[11]، مردے کو

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۰۰۔

2 . . . بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۱/ ۴۶۳، حدیث: ۱۳۷۴۔

3 . . . اثبات عذاب القبر للبیھقی، باب تخویف اھل الایمان بعذاب القبر، ص ۸۱، حدیث: ۱۰۴۔

4 . . . احیاء علوم الدین، کتاب قواعد العقائد، معنی الکلمة الثانیة۔۔۔الخ، ۱/ ۱۲۷۔

5 . . . اثبات عذاب القبر للبیھقی، باب تخویف اھل الایمان بعذاب القبر، ص ۸۱، حدیث: ۱۰۴۔

6 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۲/ ۳۳۷، حدیث: ۱۰۷۳۔

7 . . . معجم اوسط، ۳/ ۲۹۲، حدیث: ۴۶۲۹۔

8 . . . اثبات عذاب القبر للبیھقی، باب تخویف اھل الایمان بعذاب القبر، ص ۸۱، حدیث: ۱۰۴۔
شرح الصدور، باب فتنة القبر وسوال الملکین، حدیث ابن عباس، ص ۱۳۲۔

9 . . . معجم اوسط، ۳/ ۲۹۲، حدیث: ۴۶۲۹۔

10 . . . اثبات عذاب القبر للبیھقی، باب تخویف اھل الایمان بعذاب القبر، ص ۸۱، حدیث: ۱۰۴۔

11 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۲/ ۳۳۷، حدیث: ۱۰۷۳۔

جھنجھوڑتے اور جِھڑک کر اُٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کَرَخت آواز میں سوال کرتے ہیں۔[1]

سوال: اگر مردے کو دفن نہ کیا گیا تو کیا اس سے بھی سوالاتِ قبر ہوں گے؟

جواب: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوالات ہوں گے اور ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔[2]

سوال: عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی ہوتا ہے؟

جواب: روح و جسم دونوں پر ہوتا ہے۔ یونہی ثواب بھی دونوں پر ہوتا ہے۔[3]

سوال: مرنے کے بعد اچھے اور برے اعمال راحت اور اذیت کا ذریعہ کیسے بنیں گے؟

جواب: گنہگاروں کے اعمال اپنے مناسب شکل پر مُتَشَکِّل ہو کر کتّا یا بھیڑیا یا کسی اور شکل کے بن کر اُن کو ایذا پہنچائیں گے اور نیکوں کے اعمالِ حَسَنہ مقبول و محبوب صورت پر متشکل ہو کر انہیں اُنس وراحت دیں گے۔[4]

سوال: کیا مُردہ کلام بھی کرتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اس کے کلام کو عام انسانوں اور جنات کے

---

1 . . . اثبات عذاب القبر للبیهقی، باب تخویف اهل الایمان بعذاب القبر، ص ۸۱، حدیث: ۱۰۴۔

2 . . . حدیقة ندیة، الفصل الثالث فی بیان الاقتصاد فی العمل، عذاب القبر حق، ۱/۲۶۶۔

3 . . . شرح العقیدة الطحاویة، الایمان بعذاب القبر ونعیمه، ص ۴۰۰۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۱۱ بتغیر قلیل۔

سوا تمام حیوانات وغیرہ سنتے ہیں۔[1]

سوال قبر کا حساب کب سے شروع ہوا؟

جواب حسابِ قبر ہمارے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ سے شروع ہوا پچھلی اُمتوں میں نہ تھا نہ اُن سے (ان کی قبروں میں) اپنے نبی کی پہچان کرائی جاتی تھی۔[2]

سوال وہ کونسے اَفراد ہیں جن سے قبر کا حساب نہیں ہوتا؟

جواب جن لوگوں سے قبر کا حساب نہیں ہو گا وہ یہ ہیں: (1) نبی (2) صدیق (3) شہید (4) جہاد کی تیاری کرنے والا (5) طاعون میں مرنے والا (6) طاعون کے علاوہ کسی اور بیماری میں مرنے والا جبکہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے (7) چھوٹے بچے (8) جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا (9) ہر رات سورۂ مُلک پڑھنے والا، ایک قول کے مطابق سورۂ حٰمٓ اَلسَّجْدَۃ کی تلاوت کرنے والا اور (10) مرضِ موت میں "قُلْ ھُوَ اللہُ" پڑھنے والا۔[3]

سوال کیا حسابِ قبر اور عذابِ قبر ایک ہی چیز ہے؟

جواب جی نہیں! حسابِ قبر اور ہے، عذابِ قبر کچھ اور، بعض لوگ حسابِ قبر میں کامیاب ہوں گے مگر بعض گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا، جیسے چُغل خور اور گندا (یعنی پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے والا)۔[4]

---

1 ... بخاری، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الجنازۃ، ۱/ ۴۶۵، حدیث: ۱۳۸۰۔

2 ... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۲۵۔

3 ... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۹۵۔

4 ... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۲۵۔

سوال قیامت کے عذاب وثواب اور قبر کے عذاب وثواب میں کیا فرق ہے؟

جواب حشر کے بعد بندوں کو جنت یا دوزخ میں داخل فرما کر ثواب یا عذاب دیا جائے گا، برزخ میں جنت دوزخ کا ثواب و عذاب قبر میں پہنچتا ہے جسمِ میت وہاں نہیں پہنچتا، لہٰذا دونوں عذابوں ثوابوں میں فرق ہے۔ عذابِ قبر روح کو ہے جسم اُس کے تابع مگر حشر کے بعد والا عذاب وثواب روح و جسم دونوں کو ہو گا۔[1]

قیامت کی نشانیاں

سوال قربِ قیامت کے وقت کونسی چیزیں زمین سے اُٹھالی جائیں گی؟

جواب (1) قرآنِ مجید (پہلے مُصْحفوں سے اس کے بعد لوگوں کے دلوں سے) (2) تمام عُلوم (3) حجرِ اَسْوَد (4) مقامِ ابراہیم (5) حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تابوت اور (6) سَیْحُون، جَیْحُون، دِجلہ، فُرات اور نیل، یہ پانچ نہریں۔ جب یہ تمام چیزیں روئے زمین سے اٹھالی جائیں گی تو لوگ دِین ودنیا کی بھلائیوں سے محروم ہو جائیں گے۔[2]

سوال قیامت سے کتنے سال پہلے تمام مسلمانوں کی روح قبض کر لی جائے گی؟

جواب قیامت سے چالیس سال قبل تمام مسلمانوں کی روح قبض کر لی جائے گی اور وہ اِس طرح کہ ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جس سے تمام مسلمان فوت ہو جائیں گے۔[3]

---

1. . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۲۶۔
2. . . التفسیر الوسیط، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۲۸۶-۲۸۷۔
   عمدۃ القاری، کتاب الحج، تحت الحدیث: ۱۵۹۱، ۷/۱۵۵۔
3. . . مسلم، کتاب الفتن۔۔۔الخ، باب ذکر الدجال۔۔۔الخ، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۷۳۷۳، بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۱۲۷۔

سوال کیا کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جب کسی کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو گی؟

جواب جی ہاں! قریبِ قیامت حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کے بعد جب تمام مسلمانوں کی روح قبض کرلی جائے گی تب ایسا زمانہ آئے گا جس میں کسی کے اولاد نہ ہو گی۔ (1)

سوال قربِ قیامت میں کس ہستی کے سانس کی خوشبو حدِّ نگاہ تک پہنچے گی؟

جواب حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی سانس کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اُن کی نظر جائے گی۔ (2)

سوال امام مہدی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کب اور کہاں ظہور فرمائیں گے؟

جواب رمضان المبارک کے مہینے میں حرم شریف میں ظاہر ہوں گے۔ (3)

سوال یاجوج ماجوج کون ہیں؟

جواب حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے یافث بن نوح کی اولاد میں سے ایک بڑے فسادی گروہ کا نام یاجوج ماجوج ہے، یہ بے حد جنگجو، خونخوار، وحشی و جنگلی جانوروں کی طرح رہتے ہیں۔ موسم بہار میں اپنے غاروں سے نکل کر تمام کھیتیاں اور سبزیاں کھا جاتے اور خشک چیزیں لاد کرلے جاتے تھے اور یہ آدمیوں اور جنگلی جانوروں تک کو کھا جاتے تھے۔ حضرت ذُوالقَرنَیْن نے دیوار (سدِّ سکندری) بنا کر اِن کو ایک جگہ قید کر دیا تھا۔ (4)

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۱۲۷۔

2 . . . ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال، ۴/۱۰۴، حدیث: ۲۲۴۷۔

3 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ، ۹/۳۶۲، تحت الحدیث: ۵۴۶۱، بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۱۲۴۔

4 . . . التذکرۃ، باب ماجاء فی نقب یاجوج وماجوج ـــــ الخ، ص ۶۳۷-۶۳۸۔

سوال: یاجوج ماجوج کا فسادی گروہ کس سبب سے "سدِّ سکندری" توڑ ڈالے گا؟

جواب: جب اس دیوار کے ٹوٹنے کا وقت آئے گا تو ان میں سے کوئی کہے گا کہ اب چلو اِنْ شَآءَاللّٰہُ تَعَالٰی کل اس دیوار کو توڑ ڈالیں گے۔ ان لوگوں کے "اِنْ شَآءَاللّٰہُ تَعَالٰی" کہنے کے سبب دوسرے دن دیوار ٹوٹ جائے گی اور یہ قربِ قیامت میں ہو گا۔[1]

سوال: یاجوج ماجوج کا خروج کب ہو گا؟

جواب: دَجّال کو قتل کرنے کے بعد حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو حکمِ الٰہی ہو گا کہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جاؤ۔ مسلمانوں کے کوہِ طور پر جانے کے بعد یاجوج وماجوج ظاہر ہوں گے۔[2]

سوال: یاجوج ماجوج کس سبب سے ہلاک ہوں گے؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے اُن لوگوں کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہو جائیں گے اور یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔[3]

سوال: یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد دنیا کے کیا حالات ہوں گے؟

جواب: ایسی بارش ہو گی کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی، زمین کو حکم ہو گا کہ اپنے پھل اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے اور آسمان کو حکم ہو گا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے تو حالت یہ ہو گی کہ ایک انار ایک گروہ کھائے گا اور اُس کے چھلکے کے

---

1 . . . تفسیر یحیی بن سلام، پ ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۹۶، ص ۳۴۲۔

2 . . . الفتن لنعیم بن حماد، خروج یاجوج وماجوج، ص ۵۸۴، حدیث: ۱۶۳۳۔

3 . . . مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۷۳۷۳۔

سائے میں 10 آدمی بیٹھیں گے اور دودھ میں یہ برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہو گا، ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا۔[1]

سوال قیامت کی نشانی سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد کیا ہو گا؟

جواب اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اس وقت کا اسلام مُعتبَر نہیں ہو گا۔[2]

سوال پہلی بار صور پھونکنے کے بعد جب سب کچھ فنا ہو جائے گا تو اللہ تعالٰی کیا فرمائے گا؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ آج کس کی بادشاہت ہے؟ کہاں ہیں جَبّارِین؟ کہاں ہیں مُتَکَبِّرِین؟ مگر ہے کون جو جواب دے، پھر خود ہی فرمائے گا: ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ (پ ۲۴، المؤمن: ۱۶) صرف اللہ واحد قہّار کی سَلْطَنَت ہے۔[3]

سوال قِیامت اور حَشْر میں کیا فرق ہے؟

جواب قِیامت سے مراد ساعت ہے، کبھی اسے قیامت بھی کہتے ہیں۔ ساعت و حشر کے درمیان جو زمانہ ہے اسے "مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْن" (یعنی دو صُور پُھونکے جانے کا

---

1 . . . مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، باب ذکر الدجال وصفته ومامعه، ص ۱۲۰۱، حدیث: ۷۳۷۳۔
بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۲۵۔

2 . . . ابن ماجه، کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها، ۴/ ۳۹۵، حدیث: ۴۰۷۰۔

3 . . . تفسیر قرطبی، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیة: ۱۶، ۸/ ۲۱۹، الجزء الخامس عشر، مُلتقطاً۔

درمیانی زمانہ) کہتے ہیں، حشر اِس کے چالیس برس بعد ہوگا۔[1]

سوال میدانِ محشر میں حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو کیا حکم دیا جائے گا؟

جواب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ہوگا: ”دوزخیوں کی جماعت الگ کرو۔“ وہ عرض کریں گے: کتنوں میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا: ”ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔“[2]

سوال اُمتِ محمدیہ میں سے کتنے افراد بے حساب جنت میں داخل ہوں گے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: 70 ہزار افراد بے حساب جنت میں داخل ہوں گے جن میں سے ہر ایک کے ساتھ مزید 70 ہزار ہوں گے۔[3]

سوال قیامت میں لوگوں کو نامۂ اعمال کس طرح دیا جائے گا؟

جواب نیک لوگوں کو سیدھے ہاتھ میں اور گنہگاروں کو بائیں ہاتھ میں۔[4] اور کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا بایاں ہاتھ پیچھے کی طرف نکال کر پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔[5]

سوال روزِ محشر ہر شے کے متعلق کتنے اور کون کون سے سوال ہوں گے؟

جواب بروزِ قیامت ہر شے کے بارے میں تین سُوال ہوں گے: (1) تم نے یہ چیز کس طرح حاصِل کی؟ (2) اسے کہاں خرچ کیا اور (3) کس نیّت سے خرچ کیا؟[6]

سوال نامۂ اعمال تولے جاتے وقت نیکی کا پلڑا بھاری ہونے کا کیا مطلب ہے؟

---

1 ۔ ۔ ۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۴۵۶۔

2 ۔ ۔ ۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قصۃ یاجوج وماجوج، ۲/ ۴۱۹، حدیث: ۳۳۴۸۔

3 ۔ ۔ ۔ مسند امام احمد، حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر، ۱/ ۴۱۹، حدیث: ۱۷۰٦۔

4 ۔ ۔ ۔ پ۲۹، الحاقۃ: ۱۹، ۲۵، ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر البعث، ۴/ ۵۰٦، حدیث: ۴۲۷۷، ماخوذاً۔

5 ۔ ۔ ۔ تفسیر قرطبی، پ۳۰، الانشقاق، تحت الآیۃ: ۱۰، ۱۹/ ۱۹۲۔

6 ۔ ۔ ۔ منہاج العابدین، الباب الثالث العقبۃ الثالثۃ وھی عقبۃ العوائق، الفصل الخامس فی البطن وحفظہ، ص ۹۱۔

جواب نیکی کا پلڑا بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اُٹھے، دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو پلڑا بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے۔[1]

سوال پُلِ صراط سے لوگ کس طرح گزریں گے؟

جواب اپنے اعمال کے مطابق پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، **بعض** تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور **بعض** تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے، **بعض** جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور **بعض** جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ کچھ لوگ سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کچھ چیونٹی کی چال چل کر جائیں گے۔[2]

سوال قیامت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب قیامت تین قسم کی ہے: **قیامتِ صُغریٰ:** یہ موت ہے۔ ”مَنْ مَاتَ قَامَتْ قِيَامَتُه یعنی جو مر گیا اس کی قیامت ہوگئی۔“[3] دوسری **قیامتِ وُسطیٰ:** وہ یہ کہ ایک قَرن (یعنی ایک زمانہ) کے تمام لوگ فنا ہو جائیں اور دوسرے قَرن کے نئے لوگ پیدا ہو جائیں۔ تیسری **قیامتِ کُبریٰ:** یعنی لوگوں کا سزا جزا کے لیے اٹھنا۔[4]

سوال قیامت کے دن کون کس کی شفاعت کرے گا؟

جواب تمام انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے[5]، اولیاءِ

---

1 . . . تکمیل الایمان، درسوال اطفال مومنین اختلاف است، ص ۷۸۔

2 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب معرفۃ طریق الرؤیۃ، ص ۷۹ ، حدیث: ۴۵۴۔

3 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللہ تعالی، ۵/ ۴۴۷، حدیث: ۱۷۳۔

4 . . . مجمع بحار الانوار، حرف القاف، باب القاف مع الواو، تحت اللفظ: قوم، ۴/ ۳۵۱۔

5 . . . معجم اوسط، ۲/ ۲۰۹، حدیث: ۳۰۴۴۔

عظام[1]، شہداء[2]، علماءِ کرام[3]، حُفّاظ[4]، حُجّاج[5] بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا وہ اپنے مُتعلّقین کی شفاعت کرے گا۔[6] یوں ہی نابالغی میں فوت ہو جانے والے بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے۔[7]

سوال: مقامِ محمود کی کچھ تفصیل بتایئے؟

جواب: یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولہا بنائے جائیں گے، سارے اوّلین وآخرین، کفّار و مؤمنین، انبیاء و مُرسلین، بلکہ خود رَبُّ الْعٰلَمِیْن (جَلَّ جَلَالُہٗ) حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی تعریفیں کریں گے جو آج ہمارے خیال و وہم سے وراء ہیں، وہ مقام نہ معلوم کیسا عظیمُ الشان ہے جس کا ربّ نے قرآن شریف میں اعلان فرمایا اور ہم لوگوں کو ہر اذان کے بعد اس کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا، اسی مقام پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "شفاعتِ کُبریٰ" فرمائیں گے اور یہیں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر "دروازۂ شفاعت" کھلے گا۔[8]

سوال: حَوضِ کَوثَر کے اوصاف بیان کیجئے؟

1... بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۳۹۔

2... ابوداود، کتاب الجهاد، باب فی الشهيد يشفع، ۳/ ۲۲، حديث: ۲۵۲۲۔

3... شعب الايمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم وشرفه، ۲/ ۲۶۸، حديث: ۱۷۱۷۔

4... ابن ماجه، كتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القران وعلمه، ۱/ ۱۴۱، حديث: ۲۱۶۔

5... مسند بزار، مسند ابی موسى الاشعری، ۸/ ۱۶۹، حديث: ۳۱۹۶۔

6... ترمذی، كتاب صفة القيامة، باب ۱۲، ۴/ ۱۹۹، حديث: ۲۴۴۸، معجم كبير، ۸/ ۲۷۵، حديث: ۸۰۵۹۔

7... تاريخ ابن عساكر، رقم ۱۹۱ ۲، ركن بن عبد الله مكحول، ۱۸/ ۱۹۳، حديث: ۴۲۲۷۔

8... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۴۱۲۔

جواب: یہ ایک حوض ہے جس کی تہ مُشک یعنی کستوری کی ہے، یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے، دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے گنبد نَصب ہیں، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے اپنی اُمّت کو سیر اب فرمائیں گے۔[1]

سوال: روزِ مَحْشر رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم پر کیا احسانات ہوں گے؟

جواب: قیامت کے دن سخت گرمی کے عالَم میں شدید پیاس کے وقت (حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ربِّ قہار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدہ میں رکھیں گے اور امت کی بخشش کی درخواست کریں گے۔ کہیں امتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں گے، کہیں پُلِ صراط سے سلامتی سے گزاریں گے، کہیں حوضِ کوثر سے سیر اب کریں گے، کبھی جہنم میں گرے ہوئے امتیوں کو نکال رہے ہوں گے، کسی کے درجات بلند فرما رہے ہوں گے، خود روئیں گے ہمیں ہنسائیں گے، خود غمگین ہوں گے ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے، اپنے نورانی آنسوؤں سے امت کے گناہ دھوئیں گے۔[2]

---

1 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ الکوثر، ۵/ ۲۳۷-۲۳۶، حدیث: ۳۳۷۰، ۳۳۷۱۔
بخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۶۵۷۹ ملتقطاً۔

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۶۴، ۲/ ۸۷۔

اِیمان و کُفر

سوال انسان پر سب سے اوّلین واہم ترین فرض کیا ہے؟

جواب سب سے اولین فرض یہ ہے کہ انسان بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے، جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار و مخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔(1)

سوال احادیثِ کریمہ میں ایمان و کفر کو جانچنے کا کیا معیار بیان کیا گیا ہے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ** **ترجمہ:** تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔(2) اور دلائل الخیرات شریف کی روایت ہے: لوگوں کے ایمان و کفر میں مقام و مرتبہ کی پہچان کا معیار یہ ہے کہ جس قدر وہ مجھے محبوب جانیں گے ایمان کے نزدیک ہوں گے اور جس قدر مجھ سے بغض رکھیں گے ایمان سے دُور اور کفر کے نزدیک ہوں گے۔ خبردار! اس کا ایمان نہیں جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب سے پیار نہیں۔(3)

سوال کونسا شخص ایمان کی حَلَاوَت کو پا سکتا ہے؟

---

1 . . . ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۶۲۳۔

2 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱ / ۱۷، حدیث: ۱۵۔

3 . . . دلائل الخیرات مع شرحہ مطالع المسرات، فصل فی فضل الصلاۃ علی النبی، ص ۷۵۔

جواب: حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حَلَاوَت پالے گا: (1) تمام مخلوقات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو۔ (2) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت کرے۔ (3) کفر کی طرف لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔[1]

سوال: وہ کونسا شخص ہے جس کے نَزْع کے وقت سلبِ ایمان کا خطرہ ہے؟

جواب: ولیٔ کامل، مُجَدِّدِ اَعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: علمائے کرام فرماتے ہیں جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔[2]

سوال: ایمان کی حفاظت کے کچھ اَوْرَاد بتایئے؟

جواب: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صفحہ 311 پر ہے اکتالیس بار صبح کو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اوّل وآخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اَوْرَاد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے، اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کرلیں کہ خاتمہ اسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی خاتمہ ایمان پر ہوگا اور تین بار صبح اور تین بار شام اِس دعا کا وِرْد رکھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْأً نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُ۔[3]

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف. . . الخ، ص ۴۷، حدیث: ۱۶۵۔

2 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۵۔

3 . . . مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۷/۱۴۶، حدیث: ۱۹۶۲۵، ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۱۔

سوال قرآنِ پاک میں سب جانوروں میں بدتر کن لوگوں کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب کافروں کو، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ (پ۱۰، الانفال: ۵۵) ترجمۂ کنز الایمان: **بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے۔**

سوال ایمان اور نیک اعمال پر ثابت قدمی میں رکاوٹ بننے والی چند چیزیں بیان کیجئے؟

جواب (1) علمِ دین سے بہرہ ور نہ ہونا۔ (2) مسجد میں حاضر ہونے سے کترانا۔ (3) زبان کی حفاظت نہ کرنا۔ (4) کفر اور گناہوں کے ذریعے اپنی جانوں پر ظلم کرنا۔ (5) کافروں بدمذہبوں اور فاسق و فاجر لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ (6) نفسانی خواہشات کی لذت حاصل کرنے کی حرص ہونا۔ (7) مصائب و آلام اور آزمائشوں پر صبر نہ کرنا۔ (8) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔ (9) لمبی اُمیدیں رکھنا اور (10) دنیا میں رغبت رکھنا وغیرہ۔[1]

سوال وہ کون سے گناہ ہیں جن کی بخشش نہیں؟

جواب شرک و کفر کبھی نہ بخشے جائیں گے یعنی جس کی موت کفر و شرک پر ہو اس کی ہرگز مغفرت نہ ہو گی۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گناہ کو چاہے گا اپنے محبوب بندوں کی شفاعت سے یا مَحض اپنے کرم سے بخش دے گا۔[2]

سوال کیا دل میں کسی کُفرِیہ بات کا خیال آنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے؟

جواب کُفرِیہ بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۲، ۴/۵۰۶۔

2 ... پ۵، النساء: ۴۸، بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص۵۳، فتاوی رضویہ، ۳۰/۷۹ ملتقطاً۔

خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔[1]

سوال زبان پھسلنے کے سبب کُفرِیہ بات منہ سے نکل گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس اَمر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پَچ کی (یعنی بات پر اَڑ گیا) تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔[2]

سوال کسی شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو تو ایسے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مؤمن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اُس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یونہی جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔[3]

سوال کسی کافر کو مسلمان کرنے کا طریقہ بتایئے؟

جواب کافِر کو مسلمان کرنے کے لئے پہلے اُسے اُس کے باطِل مذہب سے توبہ کروائی جائے مَثَلاً مسلمان ہونے کا خواہش مند کرسچین ہے تو اُس سے کہئے کہ کہو: ”میں کرسچین مذہب سے توبہ کرتا ہوں۔“ جب وہ یہ کہہ لے پھر اُسے کلمہ طیِّبہ

---

1 . . . بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنّت، ص ٦٣۔

2 . . . بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص ٦٣۔

3 . . . بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص ٦٥۔

یا کلمۂ شہادت پڑھایئے اگر عَرَبی نہیں جانتا تو جو بھی زبان سمجھتا ہو اُسی زبان میں ترجمہ بھی کہلوا لیجئے اگر وہ عَرَبی کلمہ نہیں پڑھ پا رہا تو اُسی کی زبان میں اُس سے شَہادتَین کا اِقرار با آواز کروالیجئے یعنی وہ کہہ دے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ اِس طرح سے وہ شخص مسلمان ہو جائے گا۔[1]

ولایت

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولیاء کرام کی کیا شان بیان فرمائی ہے؟

جواب ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (پ ۱۱، یونس: ۶۲) ترجَمۂ کنز الایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

سوال اولیائے کرام سے عداوت رکھنے والوں کے لیے حدیث میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، میرا اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔"[2]

سوال ولی کی علامت کیا ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آئے۔[3]

---

1 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۵۱۔

2 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲۔

3 . . . مسند امام احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۴۲، حدیث: ۲۷۶۷۰۔

سوال: خاص ولایت کن لوگوں کو حاصل ہے؟

جواب: خاص ولایت (اہلِ طریقت میں) ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو فَنَافِی الشَّیخ کے ذریعے فَنَافِی الرَّسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو کر فَنَافِی اللہ ہو گئے۔[1]

سوال: قرآنِ کریم سے اولیاءِ کرام کی کرامات بیان کیجئے؟

جواب: قرآنِ پاک میں ولیوں کی کرامات کا ذکر موجود ہے، مثلاً حضرت سیدتنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے پاس بے موسم کے پھل آنے والا واقعہ۔[2] حضرت سیدتنا مریم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کھجور کے سوکھے تنے کو ہلانے پر پکی ہوئی عمدہ اور تازہ کھجوریں گرنے والا واقعہ۔[3] حضراتِ اصحابِ کہف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کا غار میں سینکڑوں سال تک سوئے رہنے والا واقعہ۔[4] اور حضرت آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پلک جھپکنے سے پہلے میلوں دور سے تخت لانے والا واقعہ۔[5] یہ سب واقعات ولی سے کرامات ظاہر ہونے کی دلیل ہیں۔

سوال: اولیاءِ کرام کو لوگوں میں پوشیدہ رکھنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ولی کو لوگوں میں اِس لیے پوشیدہ رکھا تا کہ لوگ سب مسلمانوں کی تعظیم کریں۔[6]

---

1 ... آدابِ مرشد کامل، ص ۱۲۵۔

2 ... پ ۳، آل عمران: ۳۷۔

3 ... پ ۱۶، مریم: ۲۵۔

4 ... پ ۱۵، الکھف: ۱۱۔

5 ... پ ۱۹، النمل: ۴۰۔

6 ... تفسیر کبیر، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱ / ۲۲۹۔

سوال ولایت کسبی ہے یا عطائی؟

جواب ولایت یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مُقرّب و مقبول بندہ ہونا مَحْض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عطیہ ہے جو کہ مولیٰ کریم عَزَّوَجَلَّ اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ ہاں عبادت وریاضت بھی کبھی کبھی اس کا ذریعہ بن جاتی ہے اور بعضوں کو ابتداءً بھی مل جاتی ہے۔[1]

سوال کیا ولی ہونے کے لیے کرامت کا ظہور ضروری ہے؟

جواب اکثر اولیاءِ کرام سے کرامات ظاہر ہوتی ہیں، اولیاءِ کرام اپنی ولایت اور کرامات کو چھپاتے ہیں، ہاں جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حکم پاتے ہیں تو ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ جس سے کرامت ظاہر نہ ہو وہ ولی ہی نہیں۔[2]

سوال فیضانِ اولیاء ہم تک کس طرح پہنچتا ہے؟

جواب اَوْلِیَاءُ اللہ کی محبت دونوں جہانوں کی سعادت اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ ان کی برکت سے **اللہ** تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے۔ ان کے مزاروں کی زیارت، ان کے عُرسوں میں شرکت سے بَرَکات حاصل ہوتی ہیں، ان کے وسیلہ سے دعا کرنا قبولیّت کا ذریعہ ہے۔ ان کی سیرتوں سے رہنمائی حاصل کر کے گمراہی سے بچ کر صراطِ مستقیم پر استقامت کے ساتھ چلا جا سکتا ہے، ان کی پیروی کرنے میں نجات ہے۔[3]

---

1 . . . بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص ۸۳۔

2 . . . بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص ۸۴۔

3 . . . بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص ۸۵۔

سوال: مزاراتِ اولیاءِ کرام پر حاضری دینا اور انہیں پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اولیاءِ کرام کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لیے سعادت و باعثِ برکت ہے۔[1] اور اِن کو دُور و نزدیک سے پکارنا سَلَفِ صالِح کا طریقہ ہے۔[2]

سوال: خود کو شرعی احکامات سے آزاد جاننے والوں کے متعلق حضرت جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُ الطّائفہ جنید بغدادی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی گئی: کچھ لوگ زُعْم (گمان) کرتے ہیں کہ اَحکامِ شریعت توُصول (خدا تعالیٰ تک پہنچنے) کا وسیلہ تھے اور ہم وَاصِل ہوگئے (پہنچ گئے) اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت؟ (آپ نے) فرمایا: سچ کہتے ہیں وَاصِل ضرور ہوئے، کہاں تک؟ جہنّم تک، چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کرلئے ہیں بے عُذرِ شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔[3]

سوال: شریعت، طریقت، حقیقت اور مَعرفت میں کیا فرق ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں باہم اصلاً کوئی اختلاف نہیں، اس کا مُدَّعی (یعنی اِن چاروں کو الگ الگ سمجھنے کا دعویدار) اگر بے سمجھے کہے تو نِرا جاہل ہے اور سمجھ کر کہے تو

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۹/ ۲۸۲۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۲۷۵۔

3 . . . الیواقیت والجواھر، المبحث السادس والعشرون، ص ۲۰۶۔

گمراہ، بددین۔ شریعت حضور اقدس سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال ہیں اور طریقت حضور کے افعال، اور حقیقت حضور کے اَحوال اور معرفت حضور کے علومِ بے مثال۔[1]

شرعی اِصطلاحات

سوال فرضِ اعتقادی کسے کہتے ہیں؟

جواب فرضِ اعتقادی: وہ ہے جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس میں کوئی شُبہَہ نہ ہو اس کا انکار کرنے والا ائمۂ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر وہ ایسا مسئلہ ہو جس کی فرضیّت دینِ اسلام کے ہر عام و خاص پر روشن و واضح ہو جب تو اس کے مُنکر کے کافر ہونے پر ایسا اِجماعِ قطعی ہے کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ خود بھی کافر ہے اور جو کسی فرضِ اعتقادی کو جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح شرعی عذر کے ایک بار بھی چھوڑے وہ فاسق، گناہِ کبیرہ کا مُرتَکِب اور عذابِ نار کا حقدار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود وغیرہ۔[2]

سوال فرضِ کفایہ کیا ہوتا ہے؟

جواب فرضِ کفایہ وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔ جیسے نمازِ جنازہ وغیرہ۔[3]

---

1. ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۶۰۔
2. ... ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۲۸۲۔
3. ... وقار الفتاویٰ، ۲/ ۵۷۔

سوال: واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا کام جس کو کرنا ضروری ہو اور اس کا ثبوت دلیلِ ظنّی سے ہو، اس کا مُنکر گمراہ و بے دین ہے۔[1]

سوال: سُنّتِ مؤکّدہ اور غیر مؤکّدہ کی کیا تعریف ہے؟

جواب: سُنّتِ مؤکّدہ وہ کام جسے حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ فرمایا ہو البتہ بیانِ جواز کے لیے کبھی ترک بھی فرمایا ہو، اس کا نادراً چھوڑنے والا بھی عِتاب کا مستحق اور عادتاً چھوڑنے والا عذاب کا مستحق ہے۔ جبکہ سنتِ غیر مؤکدہ وہ کام جس کو چھوڑنا شریعتِ مُطَہَّرہ کی نظر میں ناپسند ہو، چاہے اس پر حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشگی فرمائی ہو یا نہیں، اس کو چھوڑنا شریعت کو ناپسند ہے لیکن چھوڑنے والا عتاب کا مستحق نہیں۔[2]

سوال: مُستَحب کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مُستَحب وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔[3]

سوال: اصطلاحِ شرع میں مُباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کے کرنے اور چھوڑنے دونوں کی اجازت ہو، نہ اس میں ثواب ہے نہ اس

---

1 ...ماخوذ از فتاویٰ فقیہ ملت، ١/ ٢٠٤۔

2 ...ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ٢، ١/ ٢٨٣۔

3 ...بہار شریعت، حصہ ٢، ١/ ٢٨٣۔

میں عذاب ہے۔[1]

سوال کیا جائز و مُباح کام مستحب بن سکتا ہے؟

جواب جی ہاں! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر مُباح نیتِ حَسَن (یعنی اچھی نیت) سے مستحب ہو جاتا ہے۔[2]

سوال حرامِ قطعی کی وضاحت کیجئے؟

جواب وہ عمل جس کی ممانعت دلیلِ قطعی سے لزوماً ثابت ہو، یہ فرض کا مُقابِل ہے۔[3]

سوال مکروہِ تحریمی اور مکروہِ تنزیہی میں کیا فرق ہے؟

جواب مکروہِ تحریمی یہ واجب کا مُقابِل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب (گناہِ) کبیرہ ہے۔ جبکہ مکروہِ تنزیہی وہ کام ہے جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر اس حد تک نہیں کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔[4]

سوال اِساءَت کسے کہتے ہیں؟

جواب وہ ممنوعِ شرعی جس کی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہِ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اس کا کرنا بُرا ہے، یہ سنّتِ مؤکّدہ کے مُقابِل ہے۔[5]

1... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۳۵۸۔

2... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۴۵۲۔

3... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی الفرض القطعی والظنی، ۱/ ۲۱۵ ماخوذاً، بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۲۸۳۔

4... بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۲۸۳۔

5... ہمارا اسلام، ص ۱۹۵، ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی السنۃ وتعریفھا، ۱/ ۲۳۰، ماخوذاً۔

سوال شَرعی معذور کون ہوتا ہے؟

جواب وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا تو وہ معذور ہے۔[1] [2]

سوال شرعی اِصطلاح میں "حَد" سے کیا مراد ہے؟

جواب حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مُقرّر ہے کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے مَحض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔[3]

طہارت

سوال ہر شخص کو طہارت کے کس قدر مسائل واحکام سیکھنا ضروری ہیں؟

جواب ہر عاقِل و بالغ مسلمان مرد و عورت کے لیے طہارت کے وہ اَحکام سیکھنے فرض عین ہیں جن سے نماز دُرست ہوسکے۔[4]

سوال امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے طہارت کے کتنے مراتب بیان فرمائے ہیں؟

جواب حُجۃ الاسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: طہارت کے 4 مراتب ہیں: (1) اپنے ظاہر کو احداث (یعنی ناپاکیوں اور نجاستوں) سے پاک کرنا

---

1 . . . معذورِ شرعی کے احکام جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مشتمل کتاب "نماز کے احکام" کے صفحہ 43 تا 46 کا مطالعہ فرمائیے۔

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ۱/ ۵۵۴۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲،۲/ ۳۶۲۔

4 . . . نجاستوں کا بیان مع کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص ۱۔

(2) اعضا کو جرائم اور گناہوں سے پاک کرنا (3) اپنے دل کو بُرے اخلاق سے پاک کرنا اور (4) اپنے باطن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غیر سے پاک رکھنا۔[1]

سوال: دل کی طہارت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟

جواب: حُجۃ الاسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ارشاد فرماتے ہیں: ظاہِری وُضو کر لینے والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) توبہ کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہِری طہارت (یعنی صفائی) اور زَیب وزینت پر اِکتفا کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مَدعو کرتا ہے اور اپنے گھر بار کو باہَر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ وروغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصّے کی صفائی پر کوئی توجُّہ نہیں دیتا۔ پھر جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آکر گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔[2]

سوال: گھر سے وضو کرکے فرض نماز کے لئے مسجد میں جانے والے کا کیا انعام ہے؟

جواب: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں طہارت (یعنی وضو وغسل) کرکے فرض ادا کرنے کے لئے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک

---

1 . . . لباب الاحیاء، الباب الثالث فی اسرار الطھارۃ، ص ۴۹۔

2 . . . احیاء علوم الدین، کتاب الطھارۃ، القسم الثانی فی طھارۃ الاحداث، ۱/۱۸۵، ماخوذاً۔

گناہ مٹ جاتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔[1] اور ایک حدیث شریف میں یہ فرمایا: جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا احرام والے حاجی کا۔[2]

سوال رات میں اٹھ کر طہارت کرکے دعا مانگنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور پُرنور، شافعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا جو اُمتی رات کو بیدار ہو کر خود کو طہارت کی طرف مائل کرتا ہے حالانکہ اس پر شیطان گرہیں لگا چکا ہوتا ہے، جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گِرَہ کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گِرَہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گِرَہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو چوتھی گِرَہ کھل جاتی ہے تب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ حجاب کے پیچھے موجود فرشتوں سے فرماتا ہے: ”دیکھو میرے اس بندے کو جو خود کو مجھ سے سوال کرنے پر مائل کرتا ہے یہ بندہ مجھ سے جو کچھ مانگے گا وہ اسے عطا کیا جائے گا۔“[3]

سوال کیا طہارت کے بعد بچ جانے والے پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟

جواب طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کرسکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہئے (یعنی ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ایسا کرنا) اِسراف میں داخل ہے۔[4]

---

1. ۔۔۔مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الصلاۃ تمحی بہ۔۔۔الخ، ص ۳۶۳، حدیث: ۱۵۲۱۔
2. ۔۔۔ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلاۃ، ۱/۲۳۱، حدیث: ۵۵۸۔
3. ۔۔۔ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ۲/۱۹۴، حدیث: ۱۰۴۹۔
4. ۔۔۔ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۴/ ۵۷۵۔

سوال وہ کونسا حوض ہے جو مکمل بھرا ہو تو ناپاک ہے لیکن کم بھرا ہو تو پاک ہے؟

جواب کوئی حوض ایسا ہے کہ اُوپر سے تنگ اور نیچے سے کُشادہ ہے یعنی اوپر دَہ در دَہ (یعنی سوہاتھ/پچیس گز/دوسو پچیس فُٹ) نہیں اور نیچے دَہ در دَہ یازِیادہ ہے اگر ایسا حَوض اوپر تک بھرا ہوا ہو اور نَجاست پڑے تو ناپاک ہے، پھر اگر اُس کا پانی گَھٹ گیا اور وہ دَہ در دَہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔[1]

سوال اگر جسم یا کپڑے سے کتا چھو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب کتا بدن یا کپڑے سے چُھو جائے تو اگرچِہ اس کا جِسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔[2]

سوال انسانی جسم سے نکلنے والی رَطُوبَت کب پاک ہے؟

جواب جو رَطوبَت انسانی بدن سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ نجس نہیں۔ مثلاً خون یا پیپ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔[3] خارِش یا پھڑیوں میں اگر بہنے والی رَطوبت نہ ہو صِرف چِپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر چاہے کتنا ہی سَن جائے پاک ہے۔[4]

سوال مَشکوک پانی سے کیا مراد ہے؟

---

1 ... فتاوی ھندیة، کتاب الطهارة، الباب الثالث فی المیاه، ۱/ ۱۹۔

2 ... فتاوی ھندیة، کتاب الطهارة، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، ۱/ ۴۸۔

3 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب فی حکم کی الحمصة، ۱/ ۲۹۴۔

4 ... ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۱/ ۲۸۰۔

جواب اس سے مراد وہ پانی ہے جس کے وضو کے قابل ہونے میں شک ہو، گدھے، خچر کا جُوٹھا مشکوک ہے، لہٰذا اس سے وُضو نہیں ہو سکتا کیونکہ بے وضو ہونا یقینی ہے اور یقینی ناپاکی مشکوک چیز سے زائل نہیں ہو سکتی۔(1)

سوال مشکوک پانی کا حکم بیان کیجئے؟

جواب اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وُضو و غُسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وُضو و غُسل کرلے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وُضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیَمُّم کیا پھر وُضو جب بھی حَرَج نہیں اور اس صورت میں وُضو اور غُسل میں نیت کرنی لازمی ہے اور اگر وُضو کیا اور تیَمُّم نہ کیا یا تیمم کیا اور وُضو نہ کیا تو نماز نہ ہو گی۔(2)

سوال جن جانوروں کا جوٹھا ناپاک ہے ان کے پسینہ کا کیا حکم ہے؟

جواب جس کا جوٹھا ناپاک ہے اُس کا پسینہ اور لُعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جُوٹھا پاک اس کا پسینہ اور لُعاب بھی پاک اور جس کا جُوٹھا مکروہ اس کا لُعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔(3)

سوال وضو کرتے ہوئے کیا نیت ہونی چاہئے؟

جواب وضو پر ثواب پانے کے لیے حکمِ الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضروری ہے

---

1. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، ۱/ ۲۴، ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۴۳۔
2. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، ۱/ ۲۴۔
3. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، ۱/ ۲۳، بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۴۴۔

ورنہ وضو ہو جائے گا مگر ثواب نہ پائے گا۔[1]

سوال نماز کی کنجی کیا ہے؟

جواب حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وُضو ہے۔[2]

سوال وُضو میں بِالتّرتیب اعضا دھونے سے کون سا طبّی فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب وُضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اعضا دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کے لیے مفید ہے۔[3]

سوال بیسن پر کھڑے کھڑے وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب بیسن پر کھڑے کھڑے وضو کرنا خلافِ مستحب ہے۔[4]

سوال مسواک کے چند طبّی فوائد بتائیے؟

جواب مسواک سے قوّتِ حافظہ بڑھتی، دردِ سر دور ہوتا اور سر کی رگوں کو سکون ملتا ہے، اس سے بلغم دور، نظر تیز، معدہ درست اور کھانا ہضم ہوتا ہے، عقل بڑھتی، بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا، بڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔[5]

سوال وضو کے بعد یاد آیا کہ کوئی عُضو دھونے سے رہ گیا ہے مگر یاد نہیں کہ کون سا تو اب کیا کرے؟

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب الفرق بین الطاعة والقربة والعبادة، ١/٢٣٨۔

2 . . . مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد الله، ٥/١٠٣، حدیث: ١٤٦٦٨۔

3 . . . نماز کے احکام، ص ٧٠۔

4 . . . نماز کے احکام، ص ٣٨۔

5 . . . حاشية طحطاوی، کتاب الطهارة، فصل فی سنن الوضوء، ص ٦٩۔

جواب: ایسی صورت میں بایاں (یعنی الٹا) پاؤں دھولیا جائے۔[1]

سوال: کس صورت میں بے وضو شخص دہ دردہ (یعنی سو ہاتھ / پچیس گز / دوسو پچیس فُٹ) سے کم پانی میں بے دُھلا ہاتھ ڈال دے تو پانی مستعمل نہیں ہو گا؟

جواب: اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اونڈیل کر ہاتھ دھوئے تو اسے چاہئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹّے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بِلا تَکَلُّف پانی میں ڈال سکتا ہے۔[2]

سوال: ایسی کوئی ایک صورت بتائیں جس میں بالغ شخص نماز میں قَہقَہہ لگائے پھر بھی اُس کا وضو باقی رہے؟

جواب: بالغ نے نمازِ جنازہ میں قَہقَہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی مگر وضو باقی ہے۔[3]

سوال: قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: منہ بھر قے کھانے، پانی یا صفرا (یعنی پیلے رنگ کے کڑوے پانی) کی وضو توڑ دیتی ہے۔[4]

سوال: منہ بھر قے سے کب وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: جب وہ قے بلغم کی ہو تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔[1]

---

1 . . . درمختار، کتاب الطھارۃ، ۱ / ۳۱۰۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۱ / ۲۹۳۔

3 . . . حاشیۃ طحطاوی، کتاب الطھارۃ، ص ۹۲۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱ / ۱۱۔

سوال وُضو کے بعد سُورۃُ القَدْر پڑھنے کی فضیلت اور فائدہ بیان کیجئے؟

جواب حدیثِ مبارک میں ہے: جو وُضو کے بعد ایک مرتبہ سُورۃُ القَدْر پڑھے وہ صدّیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے وہ شہدا میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیا کے ساتھ رکھے گا۔[2] نیز جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۂ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ (سورۃُ القدر) پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی نظر کبھی کمزور نہ ہو گی۔[3]

سوال وُضو کے بعد کون سی دُعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ **ترجمہ:** اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔[4]

سوال کس قسم کی بیماری میں وضو یا غسل کی جگہ تیمم کرنے کی اجازت ہے؟

جواب ایسی بیماری ہو کہ وُضو یا غُسل سے اس (بیماری) کے زِیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وُضو یا غُسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق

---

1 . . . فتاوی هندية، کتاب الطهارة، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/۱۱۔

2 . . . کنز العمال، کتاب الطهارة، الفصل الثانی فی اداب الوضوء، ۹/۱۳۲، حدیث: ۲۶۰۸۵۔

3 . . . مسائل القرآن، ص۲۹۱۔

4 . . . ترمذی، کتاب الطهارة، باب فیمایقال بعد الوضوء، ۱/۱۲۱، حدیث: ۵۵۔

نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا (تو ایسی صورت میں تیمم کی اجازت ہے)۔[1]

سوال کتنی مَسافَت تک پانی نہ ملے تو تیمم جائز ہو گا؟

جواب چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں (تو تیمم جائز ہے) اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہو گا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمم جائز نہیں۔[2]

سوال کس صورت میں نمازِ جنازہ کے لیے تیمم کرنے کی اجازت ہے؟

جواب غیرِ ولی کو نمازِ جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے۔ خوفِ فوت کے یہ معنیٰ ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں۔[3]

سوال کس صورت میں مردے کو تیمم کروایا جائے؟

جواب مُردے کو اگر غُسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھُو نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر مَحْرَم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔[4]

سوال قیدی کو جیل میں وضو نہ کرنے دیا جائے تو وہ کیا کرے؟

---

1 . . . فتاوی ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الرابع فی التیمم، ۱/ ۲۸۔

2 . . . فتاوی ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الرابع فی التیمم، ۱/ ۲۹

3 . . . فتاوی ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الرابع فی التیمم، ۱/ ۳۱۔

4 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی حدیث کل سبب۔۔۔الخ، ۳/ ۱۰۶۔
بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۵۲۔

جواب: قیدی کو قید خانہ والے وُضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور اِعادَہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (1)

سوال: ایسی جگہ جہاں پانی ملے نہ پاک مٹی تو نماز کیسے ادا کی جائے؟

جواب: اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی تو اسے چاہئے کہ وقتِ نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نماز بِلانیتِ نماز بجالائے۔ (2)

سوال: کس تیمم سے ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ یا عِیدَین یا سنّتوں کے لیے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وُضو میں مشغول ہو گا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔ (3)

سوال: کس صورت میں پانی پر قدرت کے باوجود تیمم جائز ہے؟

جواب: اگر کسی کے پاس پانی ہے مگر وُضو یا غُسل میں استعمال کرے گا تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتّا جس کا پالنا جائز ہے، پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں سے کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔ (4)

---

1. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، ۱/ ۲۸۔
2. . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۵۳۔
3. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ۱/ ۴۵۵۔
4. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، ۱/ ۲۸۔

سوال کیا گدّے یا دَرِی وغیرہ سے تیمم کیا جا سکتا ہے؟

جواب گدّے اور دری وغیرہ میں غُبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔[1]

سوال غسل فرض ہو لیکن پانی صرف وضو جتنا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب اتنا پانی ملا جس سے وُضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وُضو کر لینا چاہئے اور غُسل کے لیے تیمم کرے۔[2]

سوال کوئی تیمم کر کے نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی کے پاس پانی دیکھا اب کیا کرے؟

جواب اگر گمانِ غالب ہے کہ وہ پانی دے دیگا تو چاہئے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے، اگر نہیں مانگا اور نماز پوری کر لی اور بعد میں اس نے پانی دے دیا تو نماز کا اِعادہ لازم ہے۔[3]

سوال سردی کے سبب کس صورت میں تیمم جائز ہو گا؟

جواب اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضَرَر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔[4]

---

1. . . فتاوی رضویہ، ۳/ ۳۰۲۔
2. . . فتاوی تاتارخانیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی التیمم، ۱/۲۵۵۔
3. . . فتاوی هندیة، کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، ۱/ ۲۹۔
4. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب التیمم، ۱/ ۴۴۳، بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۴۸۔

نجاست

سوال: نجاست کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں: (1) نجاستِ حقیقیہ (2) نجاستِ حُکمیہ۔[1]

سوال: نجاستِ حقیقیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ وہ ناپاک چیز ہے جو کپڑے یا بدن وغیرہ پر لگ جائے تو ظاہر طور پر معلوم ہو جاتی ہے جیسے پاخانہ پیشاب وغیرہ۔

سوال: نجاستِ حکمیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نجاستِ حکمیہ وہ ہے جو نظر نہیں آتی یعنی صرف شریعت کے حکم سے اسے ناپاکی کہتے ہیں جیسے بے وُضو ہونا یا غُسل کی حاجت ہونا۔

سوال: نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نَجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں: (1) نَجاستِ غَلیظہ (غَ۔لِی۔ظَہ) (2) نَجاستِ خفیفہ (خَ۔فِی۔فَہ)۔[2]

سوال: نجاستِ غلیظہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پِیپ، منہ بھر قَے وغیرہ۔[3]

سوال: نجاستِ غلیظہ کا حکم بیان کیجئے؟

---

1 ۔ ۔ ۔ مجمع الانہر، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ۱/۸۶۔

2 ۔ ۔ ۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، ۱/۴۵۔

3 ۔ ۔ ۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، ۱/۴۶۔

جواب نَجاستِ غَلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بغیر پاک کئے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہو گی اور اس صورت میں جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت گناہ ہے اور اگر دِرہَم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا پاک کرنا واجِب ہے اگر بغیر پاک کئے نَماز پڑھ لی تو نماز مکروہِ تحریمی ہو گی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نَماز پڑھنا واجب ہے، (اور اگر) درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سُنّت ہے اگر بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، مگر خلافِ سنّت، ایسی نماز کو دہرا لینا بہتر ہے۔[1]

سوال نَجاست کا ایک درہم کی مقدار ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب نَجاستِ غَلیظہ کا دِرہَم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ نَجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لِید وغیرہ تو دِرہَم سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4.374 گرام) ہے، لہٰذا اگر نَجاست دِرہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نَجاستِ غَلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھئے اور اس پر آہستگی سے اِتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔[2]

سوال اگر کپڑے یا بدن پر چند مقامات پر ایک درہم سے کم نجاست لگی ہو تو کیا حکم ہے؟

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۸۹۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۸۹۔

جواب کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ دِرہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔[1]

سوال مختلف جانوروں کے پیشاب اور ان کی بِیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب، نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندے کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں (جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز) اس کی بِیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔[2]

سوال نجاستِ خفیفہ کا حکم بتائیے؟

جواب نَجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے، مثلاً آستین میں نَجاستِ خَفِیفَہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی۔ البتّہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو گی۔[3]

سوال کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پی لیا تو اس کے جوٹھے پانی کا کیا حکم ہے؟

---

1 ۔۔۔ درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، مطلب اذا صرح۔۔۔الخ، ۱/ ۵۸۲۔

2 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، ۱/ ۴۶۔

3 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، ۱/ ۴۶، بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۸۹۔

جواب یہ جُوٹھا (پانی) ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کُلّی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کُلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر مَوضَعِ نَجاست (یعنی ناپاک حصّے) پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نَجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہو گئی اسکے بعد اگر پانی پیئے گا تو پاک رہے گا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔[1]

سوال اگر نجاست کا رنگ کپڑے پر باقی رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب اگر نَجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بِدِقّت (یعنی دشواری سے) جائے تو اثر دُور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابُن یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی قسم کے کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔[2]

اذان واقامت

سوال کون سے دو صحابۂ کرام کو خواب میں اذان سکھائی گئی؟

جواب امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم اور حضرت سیّدُنا عبداللہ بن زید بن عبد رَبِّہٖ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اَذان خواب میں تعلیم ہوئی، حضور نبیِّ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”یہ خواب حق ہے“ اور عبداللہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ”جاؤ بلال کو تلقین کرو، وہ اَذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ

---

1 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی فیما لا یجوز بہ التوضؤ، ۱/ ۲۳، بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۴۱۔

2 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، ۱/ ۴۲، بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۹۷۔

بلند آواز ہیں۔“[1]

سوال اذان کہنے کی فضیلت پر کوئی تین روایات سنایئے؟

جواب (1) مُؤَذِّن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔[2] (2) ثواب کی طلب میں اَذان دینے والا خون میں لت پت شہید کی طرح ہے، مرنے کے بعد قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔[3] (3) اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اَذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اِس پر باہم تلوار چلتی۔[4]

سوال اگر نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان کہی گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب وقت ہونے کے بعد اَذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اذان کے دوران وقت آ گیا تو اِعادَہ کی جائے (یعنی دوبارہ دی جائے)۔[5]

سوال بیٹھ کر اذان کہنا یا قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت منہ کر کے اذان کہنا کیسا؟

جواب ایسا کرنا مکروہ ہے، اگر اِس طرح کہی تو دوبارہ دی جائے۔[6]

---

1 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان، ۱/۲۱۰، حدیث: ۴۹۹۔

2 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۴۲۰، حدیث: ۹۵۴۶۔

3 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۲/۳۲۲، حدیث: ۱۳۵۵۴۔

4 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۵۹، حدیث: ۱۱۲۴۱۔

5 ۔۔۔ ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۱/۴۵، بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/۴۶۵۔

6 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، ۱/۵۴۔

درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی اول من بنی المنائر للاذان، ۲/۶۹۔

سوال: کیا نماز کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کہی گئی اذان کا جواب دیا جائے گا؟

جواب: جی ہاں اذانِ نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچے کی پیدائش پر دی جانے والی اذان۔[1]

سوال: وہ کون سی اذان ہے جس کا جواب نہیں دیا جائے گا؟

جواب: مقتدیوں کو خطبے کی اذان کا جواب زبان سے ہرگز نہیں دینا چاہئے یہی اَحوَط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر دل سے جواب دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔[2]

سوال: اگر چند اذانیں سنے تو کونسی اذان کا جواب دے؟

جواب: اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔[3]

سوال: اِقامَت کا جواب دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِقامَت کا جواب دینا مستحب ہے۔[4]

سوال: اگر اذان یا اِقامَت کہتے ہوئے کلمات آگے پیچھے ہو جائیں تو کیا کرے؟

جواب: اگر کلماتِ اَذان یا اِقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہو گئی (یعنی کلمات آگے پیچھے ہو گئے) تو اتنے کو صحیح کر لے۔ شروع سے دُہرانے کی ضرورت نہیں اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔[5]

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲/ ۸۲۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۲/ ۸۷، فتاوی رضویہ، ۸/ ۳۰۱، ملتقطاً۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ۲/ ۸۲۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، ۱/ ۵۷۔

5 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، ۱/ ۵۶۔

سوال بچے کے کان میں اذان و اِقامت کتنی مرتبہ کہی جاتی ہے؟

جواب دہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اِقامَت کہی جائے۔[1]

سوال مسجد میں کس جگہ کھڑے ہو کر اذان کہی جائے؟

جواب اَذان مِئْذَنَہ (منارہ) پر کہی جائے یا خارِجِ مسجد اور مسجد میں اَذان نہ کہے۔[2] مسجد میں اَذان کہنا مکروہ ہے۔[3]

سوال مُؤَذِّن کے علاوہ کسی اور شخص کا اقامت کہنا کیسا؟

جواب اگر مُؤَذِّن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مُؤَذِّن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ اگر مُؤَذِّن موجود نہیں تو جو چاہے اِقامَت کہہ لے اور بہتر امام ہے۔[4]

نماز

سوال کیا پانچ نمازیں فرض ہونے سے پہلے بھی کوئی نماز تھی؟

جواب پانچ نمازیں فرض ہونے سے پہلے طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے کی نماز مُقَرَّر تھی یا نہیں اس میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ شبِ معراج سے پہلے صرف قیامِ لیل یعنی رات کا قیام فرض تھا۔[5]

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۳۵۵ ۔

2 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، ۱/ ۵۵ ۔

3 ... حاشیۃ طحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ص ۱۹۷ ۔

4 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، ۱/ ۵۴، بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۷۰ ۔

5 ... فتاوی رضویہ، ۵/ ۷۶ ۔

سوال اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے کے لئے کیا بِشارت ہے؟

جواب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کی حفاظت کرے اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نَجات ہو گی۔[1]

سوال امامت کروانے کے لیے کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب مردِ غیرِ معذور (جو معذور شرعی نہ ہو) کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں: (1) مسلمان ہونا (2) بالغ ہونا (3) عاقل ہونا (4) مرد ہونا (5) قِراءَت صحیح ہونا (6) معذور نہ ہونا۔[2]

سوال امام کے "وَلَاالضَّآلِّیْن" کہنے کے بعد اٰمین کہنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: امام جب "وَلَاالضَّآلِّیْن" کہے تو تم اٰمین کہو، جس کی اٰمین فرشتوں کی اٰمین کے مُوافق ہوتی ہے اُس کے پچھلے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔[3]

سوال قیام، رُکوع، سجدہ، قعدہ اور سلام پھیرتے وقت نظر کہاں ہونی چاہیئے؟

جواب قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ، رُکوع میں دونوں قدموں کی پشت پر، سجدہ میں ناک کی طرف، قعدہ میں گود کی طرف، پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور دوسرے سلام میں اُلٹے کندھے کی طرف نظر کرنا مستحب ہے۔[4]

سوال نماز میں امام سے پہلے سر اُٹھانا اور جھکانا کیسا ہے؟

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو، ۲/۵۷۴، حدیث: ۶۵۸۷۔

2 . . . نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ص ۱۵۵۔

3 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب جہر الماموم بالتامین، ۱/۲۷۵، حدیث: ۷۸۲۔

4 . . . تنویر الابصار مع درمختار، ۲/۲۱۴۔

جواب امام سے پہلے رکوع و سجود میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا مکروہ ہے۔[1] حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو امام سے پہلے سر اُٹھاتا اور جھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔[2]

سوال وہ کونسی صورت ہے جس میں نماز کے قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد بھی بیٹھ جانا واجب ہے؟

جواب مقتدی قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو امام کی مُتابَعت کے لیے اس پر بیٹھ جانا واجب ہے۔[3]

سوال "سَدَل" کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب سَدَل کپڑا لٹکانے کو کہتے ہیں۔ مثلاً سر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یا رُومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کَنارے لٹکتے ہوں یہ نماز میں مکروہِ تحریمی ہے۔ ہاں اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں۔[4]

سوال تَشْبِیک کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم بیان کیجئے؟

جواب ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا تشبیک ہے۔ دورانِ نماز یا (توابِعِ نماز میں، مثلاً) نماز کے لئے جاتے ہوئے یا نماز کا انتظار کرتے ہوئے تشبیک کرنا مکروہِ تَحریمی ہے، خارِجِ نماز میں (جبکہ توابِعِ نماز میں بھی نہ ہو) بِلا ضرورت ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے اور خارِجِ نماز میں انگلیوں کو آرام دینے یا

---

1. . . بہار شریعت، ۱/۶۲۹۔
2. . . موطا امام مالک، کتاب الصلاۃ، باب مایفعل من رفع راسہ قبل الامام، ۱/۱۰۲، حدیث: ۲۱۲۔
3. . . مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ص ۲۴۵۔
4. . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ۲/۴۸۸۔

کسی ضرورت کے لئے یہ مباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے۔[1]

سوال اس کی کیا صورت ہے کہ دو شخص نماز میں اس طرح روئے کہ حُروف پیدا ہوئے مگر اس کے سبب ایک کی نماز فاسد ہو گئی اور دوسرے کی نہیں ہوئی؟

جواب ایک شخص درد اور مصیبت کی وجہ سے رویا اور اس کے منہ سے آہ، اوہ، وغیرہ کے الفاظ پیدا ہوئے تو اس کی نماز فاسِد ہو گئی اور دوسرے کو امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نَعَم، ہاں، زبان سے نکلا تو کوئی حرج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خُوش اِلْحَانِی کے سبب یہ الفاظ کہے تو نَماز ٹوٹ گئی۔[2]

سوال نمازی کے آگے سے گزرنے کی کیا وعید ہے؟

جواب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی جانتا کہ نماز پڑھنے والے اپنے مسلمان بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کیا (گناہ) ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔[3]

سوال آدمی کو کب "سُتْرَہ" بنایا جائے؟

جواب آدمی کو اس حالت میں سُتْرَہ کیا جائے جبکہ اس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو۔[4]

نماز کی شرائط

سوال جہاں قبلہ کی سَمْت (Qibla Direction) پتا نہ ہو اور نہ ہی معلوم کرنے کا کوئی

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ۲/ ۴۹۳۔

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، ۲/ ۴۵۵، ۴۵۶۔

3 . . . ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب المرور بین یدی المصلی، ۱/ ۵۰۶، حدیث: ۹۴۶۔

4 . . . حاشیۃ طحطاوی، کتاب الصلاۃ، فصل فی اتخاذ السترۃ، ص ۳۶۵۔

ذریعہ تو وہاں نماز میں منہ کس طرف کیا جائے؟

جواب ایسی جگہ نماز پڑھنے والے کے لیے حکم ہے کہ تحرّی کرے (یعنی سوچے جِدھر قبلہ ہونا دل پر جمے اُدھر ہی منہ کرے) اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔(1)

سوال جہتِ کعبہ کی طرف منہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب جہتِ کعبہ کی طرف منہ ہونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ چہرے کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سَمت میں واقع ہو۔ اس کی مقدار 45 درجے (45°) رکھی گئی ہے لہٰذا اگر کوئی 45 درجے سے زیادہ قبلہ سے پھرا تو نماز نہیں ہوگی۔(2)

سوال کس شخص کے لئے نماز میں عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے؟

جواب جو عین کعبہ کی سَمت خاص تحقیق کر سکتا ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکّہ معظّمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکّۂ معظّمہ میں ہو اس کے لیے جہتِ کعبہ کو منہ کرنا کافی ہے۔(3)

سوال نماز میں مرد و عورت کے جسم کا کتنا حصہ سَترِ عورت میں شامل ہے؟

جواب مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک سَترِ عورت ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔(4) اور عورت کے لیے سوائے منہ کی ٹِکلی

---

1. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل التحری فی القبلۃ، ۲/ ۱۴۳۔
2. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۱۳۵، بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۸۷۔
3. . . بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۸۷۔
4. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ۲/ ۹۳۔

اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سارا بدن سَتر ہے۔ عورت کے سر کے لٹکتے ہوئے بال، گردن اور کلائیاں بھی سَتر میں داخل ہیں۔[1] البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مُفتٰی بہٖ قول پر نماز درست ہے۔[2]

سوال جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو نماز میں کُھل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب اگر چوتھائی حصے سے کم کُھلا تو نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کُھل گیا اور فوراً چُھپا لیا جب بھی ہوگئی اور اگر تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار برابر کُھلا رہا یا جان بوجھ کر کھولا اگرچہ فوراً چُھپا لیا تو نماز جاتی رہی۔[3]

سوال امام کو نماز میں پایا اور معلوم نہیں کہ نمازِ عشا ہے یا تراویح تو کس نیت سے اقتدا کی جائے؟

جواب اسے چاہئے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو جائیں گے۔[4]

سوال کیا نفل، سُنّت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے؟

جواب تراویح میں تراویح یا سنتِ وقت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُتابَعَت (پیروی) کی نیت کرے۔

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۹۵۔

2 . . . اسلامی بہنوں کی نماز، ص۹۱۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجہ الامرد، ۲/۱۰۰۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۱۵۳۔

نفل نماز میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔[1]

سوال نمازی کے پیروں تلے کتنی نَجاست ہو تو نماز نہیں ہو گی؟

جواب نمازی کے ایک پاؤں کے نیچے درہم کی مقدار سے زیادہ نَجاست ہو تو نماز نہ ہو گی۔[2] یونہی اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی نَجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک دِرَم ہو جائے گی (تو نماز مکروہِ تحریمی واجِبُ الِاعَادہ اور درہم سے زائد ہو تو نماز نہیں ہو گی)۔[3]

سوال نَجاست پر رکھے شیشے کے اوپر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب نماز ہو جائے گی اگرچہ نمایاں ہو۔[4]

سوال نمازِ مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب مغرب کی نماز کا وقت غُروبِ آفتاب سے غُروبِ شَفَق[5] تک ہے۔[6]

سوال وہ کون سی نمازیں ہیں جن کے اوقات میں اوّل سے آخر تک کوئی کراہت نہیں؟

جواب فجر اور ظہر کے اوقات میں اوّل سے آخر تک کوئی کَراہَت نہیں ہے بخلاف باقی (تین نمازوں کے) اوقات کے کہ وہ آخر میں مکروہ ہو جاتے ہیں۔[7]

---

1 ... منية المصلى، الشرط السادس النية، ص ۲۲۵، بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۹۳۔

2 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ۲/ ۹۲۔

3 ... بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۷۷۔

4 ... ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ۲/ ۹۲۔

5 ... شفق اس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبحِ صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (الهداية، کتاب الصلاة، باب المواقيت، ۱/ ۴۰)

6 ... قدوری، کتاب الصلاة، ص ۳۵۔

7 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۲۰۔

سوال: فجر کس وقت ادا کرنا مُستَحَب ہے؟

جواب: فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی اِسفار میں (جب خوب اُجالا ہو کہ زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ 40 سے 60 آیات تک تَرتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فَساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے تَرتیل کیساتھ 40 سے 60 آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طُلوعِ آفتاب کا شک ہو جائے۔[1]

نماز کے فرائض

سوال: کونسی نمازوں میں تکبیرِ تحریمہ کے لیے کھڑے ہونا فرض ہے؟

جواب: جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیرِ تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔[2]

سوال: وہ کونسی نمازیں ہیں جن میں قیام فرض ہے؟

جواب: فرض، وتر، عِیدَین اور سنتِ فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلاعذرِ صحیح کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔[3]

سوال: اگر اس میں شک ہو جائے کہ امام سے پہلے تکبیر کہی یا بعد میں تو کیا کرے؟

جواب: اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی (تو نماز) نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو (نماز) ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو احتیاط

---

1 - - - درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طلوع الشمس من مغربھا، ۲/ ۳۰۔

2 - - - فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ۱/ ۶۸۔

3 - - - درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ۲/ ۱۶۳۔

یہ ہے کہ (نماز) قطع کرے (یعنی توڑ دے) اور پھر سے تحریمہ باندھے۔[1]

سوال گونگا یا وہ شخص جس کی زبان بند ہو وہ تکبیرِ تَحریمہ کس طرح کہیں؟

جواب ان پر تَلَفُّظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کر لینا کافی ہے۔[2]

سوال نماز میں کتنی دیر تک قیام ضروری ہے؟

جواب قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قِرَاءَت ہے، یعنی بقدرِ قراءتِ فرض، قیام بھی فرض، بقدرِ واجب، واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔[3] لیکن پہلی رکعت میں قیامِ فرض میں مقدارِ تکبیرِ تحریمہ بھی شامل ہو گی۔[4]

سوال کس صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے؟

جواب جو شخص قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا یعنی زمین پر یا زمین پر اتنی اونچی رکھی ہوئی چیز پر جس کی اونچائی بارہ (12) اُنگل سے زیادہ نہ ہو سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اس شخص سے قیام ساقِط ہو جائے گا اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے لیکن کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔[5]

سوال وہ کون سی آیت ہے جسے پڑھنے سے قراءت کا فرض ادا نہیں ہو گا؟

جواب سورتوں کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ایک پوری آیت ہے، مگر

---

1. ۔۔۔ درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۲۱۹۔
2. ۔۔۔ درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۲۲۰۔
3. ۔۔۔ درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۱۶۳۔
4. ۔۔۔ بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/۵۱۰۔
5. ۔۔۔ درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، بحث القیام، ۲/۱۶۴، کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام، ص ۴۔

صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔[1]

سوال اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۃُ النّاس پڑھ لی تو دوسری میں کیا پڑھے؟

جواب پہلی رکعت میں سورۃُ النّاس عَمداً (جان بوجھ کر) نہیں پڑھنی چاہیے تاکہ تکرار کی ضرورت نہ پڑ جائے اگر سَہْواً (بھول کر) یا عمداً پڑھ چکا تو اب دوسری رکعت میں وہی سورت یعنی سورۃُ النّاس دوبارہ پڑھے کیونکہ ترتیب بدل کر پڑھنا تکرار سے بھی سخت ہے بخلاف ختمِ قرآن کی صورت کے کہ اس میں پہلی رکعت میں سورۃُ النّاس تک پڑھنا اور دوسری رکعت میں الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن پڑھنا جائز اور درست ہے۔[2]

سوال اگر کسی شخص نے رکوع کرنے سے پہلے سجدہ کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب قیام، رُکوع، سجود اور قعدۂ اَخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر رُکوع سے پہلے سجدہ کر لیا پھر رکوع کیا تو وہ سجدہ جاتا رہا، اگر رکوع کے بعد دوبارہ سجدہ کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔[3]

سوال کارپیٹ پر سجدہ کرتے وقت کس چیز کی احتیاط ضروری ہے نیز کیا اسپرنگ والے گدّے پر سجدہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب کارپیٹ پر سجدہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی طرح جم جائے ورنہ نماز نہ ہو گی اور ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہِ تحریمی

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۲۳۶۔

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۶۶۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۱۷۲۔

وَاجِبُ الْاِعَادَہ ہو گی۔ اسپرنگ والے گدّے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہٰذا (اس پر سجدہ کرنے سے) نماز نہ ہو گی۔[1]

سوال کس صورت میں چوتھی رکعت کا سجدہ کرتے ہی فرض باطل ہو جاتے ہیں؟

جواب مغرب کی نماز میں تیسری رکعت پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو فرض باطل ہو جائیں گے۔[2]

سوال سجدے کی جگہ قدموں والی جگہ سے اونچی ہو تو کیا سجدہ ہو جائے گا؟

جواب ایسی جگہ سجدہ کیا جو قدم کی بہ نسبت بارہ اُنگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہیں ہو گا اور بارہ انگل سے کم یا صرف بارہ انگل اونچی ہے تو ہو جائے گا۔[3]

واجباتِ نماز اور سجدۂ سہو

سوال وہ کون سی صورت ہے کہ سَہْو ہونے کے باوجود سجدۂ سَہْو نہ کرنا اَولیٰ ہے؟

جواب اس صورت میں جبکہ جمعہ و عیدین میں حاضِرین کثیر ہوں اور فتنہ کا خوف ہو تو سجدۂ سَہْو نہ کرنا اولیٰ ہے۔[4]

سوال کس صورت میں امام کے سجدۂ سَہْو کے لیے سلام پھیرنے پر مقتدی نے سلام پھیر دیا تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب مَسْبُوق یعنی وہ شخص جو پہلی رکعت کے بعد جماعت میں شامل ہوا جب تک

---

1 . . . نماز کے احکام، ص ۲۱۴۔

2 . . . غنیۃ المتملی، فرائض الصلاۃ، السادس القعدۃ الاخیرۃ، ص ۲۹۰۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۲۵۷۔

4 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/ ۶۷۵۔

اپنی رکعتیں مکمل نہ کرلے سلام نہیں پھیر سکتا لہٰذا اگر امام نے سجدۂ سہو سے پہلے یا بعد سلام پھیرا اور مَسْبُوق نے بھی قصداً سلام پھیرا تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی ہاں اگر بھول کر پھیرا تو نہیں ٹوٹے گی۔[1]

سوال مَسْبُوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیرا تو اس پر سجدۂ سہو ہے یا نہیں؟

جواب اگر مَسْبُوق نے (بھول کر) امام کے ساتھ مَعاً بلا وقفہ سلام پھیرا تو اس پر سجدۂ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کرکے سجدۂ سہو کرے۔[2]

سوال فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا بھول گیا اور رُکوع یا سجدے میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب جو سورت ملانا بھول گیا اگر اسے رُکوع میں یاد آیا تو فوراً کھڑے ہو کر سورت پڑھے پھر رُکوع دوبارہ کرے پھر نماز تمام کرکے سجدۂ سہو کرے اور اگر رُکوع کے بعد سجدہ میں یاد آیا تو صرف اَخیر میں سجدۂ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔[3]

سوال امام نے رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کی جگہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہا اور سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز ہو گئی یا نہیں؟

جواب نماز ہو گئی اور سجدۂ سہو کی اصلاً حاجت نہیں۔[4]

سوال اگر کسی نے قیام کی حالت میں تَشَہُّد پڑھا یا قعدۂ اُولیٰ میں ایک سے زیادہ مرتبہ

---

1 . . . ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/ ۶۵۹۔

2 . . . ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/ ۶۵۹۔

3 . . . فتاوی رضویہ، ۸/ ۱۹۶۔

4 . . . فتاوی رضویہ، ۸/ ۲۱۶۔

تَشَہُّد پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب پہلی دو رکعتوں کے قیام میں اَلْحَمْد کے بعد تشہد پڑھا (تو) سجدۂ سہو واجب ہے اور اَلْحَمْد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ پچھلی (یعنی آخری) رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر قعدۂ اُولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدۂ واجب ہو گیا۔ (1)

سوال نماز کا سلام پھیرتے وقت کونسا لفظ کہنا واجب اور کونسا سنّت ہے؟

جواب دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ''اَلسَّلَام'' دونوں بار واجب ہے جبکہ لفظ ''عَلَیْکُمْ'' واجب نہیں بلکہ سنّت ہے۔ (2)

سوال اگر کسی نے دو بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھر کوئی سورت پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وِتْر کی کسی رکعت میں سورت سے پہلے دو بار سورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سَہْو واجب ہے۔ (3)

سوال مَسْبُوق امام کے ساتھ سجدۂ سَہْو کرے گا یا آخر میں؟

جواب مَسْبُوق امام کے ساتھ سجدۂ سَہْو کرے اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور بقیہ رکعتیں پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدۂ سَہْو کرے۔ (4) مگر بلا ضرورت امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کھڑا ہونا مکروہِ تحریمی ہے۔ (5)

سوال وہ کونسی صورت ہے کہ امام کے سجدۂ سَہْو سے پہلے جو لوگ جماعت میں شریک

---

1. . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۱۳۔
2. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۱۹۹، نماز کے احکام، ص ۲۲۰۔
3. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ۱/ ۱۲۶۔
4. . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/ ۶۵۹۔
5. . . بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۹۱۔

ہوئے ان کی نماز ہو گئی اور جو سجدۂ سہو کے بعد شریک ہوئے ان کی نہ ہوئی؟

جواب جب مقتدی سجدۂ سہو کے بعد امام کے ساتھ ملیں اور بعد میں انہیں پتا چلے کہ امام پر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا تو اُن مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔[1]

سوال قعدۂ اُولیٰ میں امام عادت سے زیادہ دیر لگائے تو مقتدی لقمہ دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب اگر کوئی اتنا قریب ہے کہ امام کی آواز سنی کہ اَلتَّحِیَّات کے بعد دُرود شریف شروع کیا تو جب تک امام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سے آگے نہیں بڑھا ہے یہ مقتدی سُبْحٰنَ اللہ کہہ کر بتادے اور اگر اِس سے زیادہ پڑھ چکا ہے تو اب بتانا جائز نہیں۔[2]

سوال کسی نے سجدۂ سہو کر کے فوراً سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب سجدۂ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر تشہُّد واجب ہے یعنی اگر سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر گناہ گار ہوا اور نماز کا اِعادَہ واجب ہے۔[3]

نمازِ وِتر

سوال حدیث شریف میں وِتر کی کیا اہمیت بیان ہوئی ہے؟

جواب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ وِتر ہے وِتر کو محبوب رکھتا ہے تو اے قرآن والو! وِتر پڑھو۔[4] نیز ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی نے

---

1 ... فتاوی قاضی خان، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، فصل فی مسبوق، ۱/ ۴۹۔

2 ... فتاوی رضویہ، ۸/ ۲۱۲ ملخصاً۔

3 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ، ۲/ ۱۹۳، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۱۶۔

4 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء ان الوتر لیس بحتم، ۲/ ۴، حدیث: ۴۵۳۔

ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ نمازِ وِتْر ہے۔ (1)

سوال نمازِ وِتْر نہ پڑھنے والے کے متعلق کیا وعید آئی ہے؟

جواب حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وِتْر حق ہے جو وِتْر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وِتْر حق ہے جو وِتْر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وِتْر حق ہے جو وِتْر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (2)

سوال اگر کسی شخص نے وِتْر کی نیت میں واجب کی نیت نہ کی تو اس کے وِتْر ادا ہو جائیں گے؟

جواب وِتْر میں فقط وِتْر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیتِ وجوب نہ ہو، ہاں نیتِ واجب بہتر ہے اور اگر واجب نہ ہونے کی نیت ہے تو کافی نہیں۔ (3)

سوال ماہِ رمضان میں وِتْر کی جماعت ترک کرنا کیسا ہے؟

جواب جماعتِ وِتْر نہ واجب نہ سنّتِ مؤکَّدہ، اس کے ترک میں کوئی گناہ نہیں۔ (4)

سوال نمازِ وِتْر کی رکعتوں میں شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب وِتْر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قُنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قُنوت پڑھے اور سجدۂ سَہْو کرے۔ (5)

سوال کیا وتر کی تینوں رکعات میں فاتحہ کے بعد سورت ملانا ضروری ہے؟

---

1 . . . ابوداود، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، ۲/۸۸، حدیث: ۱۴۱۸۔

2 . . . ابوداود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/۸۹، حدیث: ۱۴۱۹۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی منکر الوتر والسنن او الاجماع، ۲/۵۳۷۔

4 . . . فتاوی رضویہ، ۷/ ۴۸۳۔

5 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ۱/۱۳۱۔

جواب نمازِ وِتْر کی تینوں رکعتوں میں مُطْلَقاً قراءَت فرض ہے اور ہر ایک میں فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔[1]

سوال نمازِ وِتْر میں کون کونسی سورتیں پڑھنا بہتر ہے؟

جواب بہتر یہ ہے کہ پہلی میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" یا "اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا" دوسری میں "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" تیسری میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔[2]

سوال کیا رمضان کے علاوہ نمازِ وِتْر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب نہیں پڑھنا چاہئے۔ درمختار میں ہے: رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وِتْر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تَدَاعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔[3]

سوال وِتْر کے بعد کتنے نوافل پڑھے جائیں اور ان میں کونسی سورتیں پڑھیں؟

جواب وِتْر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے، اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَت (سورۂ زلزلہ) دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْن (سورۂ کافرون) پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گے۔[4]

سوال تکبیرِ قنوت کے لئے نمازی کس صورت میں ہاتھ نہ اٹھائے؟

جواب وِتْر کی قضا میں تکبیرِ قُنوت کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھتا

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۵۴۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۵۴۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۶۰۴۔

4 . . . غنیۃ المتملی، صلاۃ الوتر، ص ۴۲۴، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۵۸۔

ہو کہ لوگ اس کی تقصیر و کوتاہی پر مطلع ہوں گے۔[1]

سوال اگر بھول کر وِتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قُنوت پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قُنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے۔[2]

سوال عشاء سے پہلے وِتر پڑھ لیے تو کس صورت میں ہو جائیں گے؟

جواب عشاء سے پہلے وِتر پڑھے تو نہیں ہوں گے، ہاں اگر بھول کر وِتر پہلے پڑھ لیے تو ہو گئے۔[3]

سنتیں اور نوافل

سوال سنتِ مؤکّدہ سے کیا مراد ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب جن سنتوں پر شریعت میں تاکید آئی ہے انہیں سنتِ مؤکّدہ کہتے ہیں، جو بغیر عذر ایک بار بھی ترک کرے وہ ملامت کا مستحق ہے اور ترک کی عادت بنائے تو فاسق ہے، اُس کی گواہی قبول نہیں اور وہ جہنم کا حق دار ہے اور بعض علما کے نزدیک گمراہ اور گنہگار ہے، اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے۔ تلویح میں ہے کہ اس کا ترک حرام کے قریب ہے اور ترک کرنے والا اِس کا مستحق ہے کہ مَعَاذَاللّٰہ! شفاعت سے محروم ہو جائے کیونکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو میری سنّت کو ترک کرے گا اسے

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۳۳۔

2 . . . غنیۃ المتملی، صلاۃ الوتر، ص ۴۲۴۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۲۳۔

میری شفاعت نہ ملے گی۔" سنّتِ مؤکّدہ کو سُنَنُ الْھُدیٰ بھی کہتے ہیں۔[1]

سوال تاکید کے اعتبار سے سنتِ مؤکّدہ کے درجات بیان کیجئے؟

جواب سب سنتوں میں قوی تر سنّتِ فجر ہے، یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔ سنتِ فجر کے بعد مغرب کی سُنّتوں کا درجہ ہے، پھر ظہر کے بعد کی، پھر عشا کے بعد کی، پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں ہیں اور زیادہ صحیح قول کے مطابق سُنّتِ فجر کے بعد ظُہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا کہ جو ان کو ترک کرے گا اُسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔[2]

سوال فجر کی سنتوں میں کونسی سورتیں پڑھنا سُنّت ہے؟

جواب سُنَّتِ فجر کی پہلی رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (سورۂ کافِرون) اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا سُنّت ہے۔[3]

سوال ظہر کی سنتیں اور نوافِل ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار (رکعات) پر مُحافَظَت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوزخ پر حرام فرمادے گا۔[4] حضرت سَیِّدُنا علامہ ابنِ عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: ایسے شخص کے لیے

---

1 . . . ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۶۲۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۴۸۔
فتاوی ھندیة، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، ۱/ ۱۱۲، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۶۳ ملخصًا۔

3 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتی سنة الفجر۔۔۔الخ، ص ۳۸۶، حدیث: ۱۶۹۰۔

4 . . . نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النھار، باب الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد، ص ۳۱۰، حدیث: ۱۸۱۳۔

خوشخبری ہے کہ اس کا خاتمہ سعادت پر ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔[1]

سوال کونسی چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں ثنا اور تَعَوُّذ پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب فرض اور ظہر و جمعہ کی پہلی اور بعد کی چار رکعت والی سُنّت کے علاوہ ہر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں ثنا اور تَعَوُّذ پڑھنے کا حکم ہے۔[2]

سوال صَلٰوۃُ الْاَوَّابین کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں 12 سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔[3] اور ایک حدیث شریف میں ہے: جو بعدِ مغرب چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔[4]

سوال سورج گہن کی نماز کا حکم بتایئے اور اِس کی جماعت کی کیا شرائط ہیں؟

جواب سورج گہن کی نماز سُنّتِ مؤکَّدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا مستحب ہے، اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائطِ جُمُعَہ اس کے لیے شرط ہیں، وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جُمُعَہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ۲/۵۴۷۔

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/۵۵۲۔

3 . . . ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاۃ، باب ماجاء فی الست رکعات بعد المغرب، ۲/۴۵، حدیث: ۱۱۶۷۔

4 . . . معجم اوسط، ۵/۲۵۵، حدیث: ۷۲۴۵۔

تنہا گھر میں یا مسجد میں پڑھیں۔[1]

سوال سورج گہن کی نماز کس وقت پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اُس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر اَبْر (یعنی بادل) آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔[2]

سوال صَلٰوۃُ التَّسْبِیح کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب صَدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس نماز میں بے اِنتہا ثواب ہے، بعض محققین فرماتے ہیں: اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ حضور تاجدارِ خَتمِ نَبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ”اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں، تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالٰی تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا پچھلا پُرانا نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر۔ اس کے بعد صلٰوۃُ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا:

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الکسوف، ۳/ ۷۷ - ۷۹۔

2 . . . جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الکسوف، ص ۱۲۳۔

اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھو۔[1]

سوال: صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اِس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے، پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَر، پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رُکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رُکوع کرے اور رُکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِيْم تین بار پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر رُکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کے بعد پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر سجدے میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدے سے سر اُٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے، پھر دوسرے سجدے میں جائے اور پہلے کی طرح سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار پڑھ کر یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھے، اسی طرح چار رَکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رَکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہو گی۔[2]

---

1 - - - ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب ماجاء فی صلاة التسبيح، ۲/ ۱۵۸، حديث: ۱۳۸۷۔
غنية المتملی، صلاة التسبيح، ص ۴۳۱، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۸۳۔

2 - - - ترمذی، كتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاة التسبيح، ۲/ ۲۴، حديث: ۴۸۱، غنية المتملی، صلاة التسبيح، ص ۴۳۱۔

سوال: کب کب نوافل پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: جب تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے بارِش برسے یا بکثرت اَولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دَہشت ناک اَمر پایا جائے ان سب کے لیے دو رَکعت نَماز مُستَحَب ہے۔[1]

سوال: کونسے اوقات میں نوافل پڑھنا منع ہے؟

جواب: بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے: (1) طُلوعِ فجر سے طلوع آفتاب تک (2) اپنے مذہب (مثلاً فقہِ حنفی والوں) کی جماعت کے لیے اِقامت ہوئی تو اِقامت سے ختمِ جماعت تک [البتہ اگر نمازِ فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سُنّت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہو گی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنتِ فجر پڑھ کر شریکِ جماعت ہو] (3) نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک (4) غُروبِ آفتاب سے فرضِ مغرب تک (5) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جُمُعَہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرضِ جُمُعَہ ختم ہونے تک (6) عین خطبہ کے وقت اگرچہ جمعہ کا ہو یا خطبۂ عِیدَین یا کُسُوف واِستِسقا وحج و نکاح کا (7) نمازِ عِیدَین سے پہلے (8) نمازِ عِیدَین کے بعد جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں (9) عَرَفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان اور بعد میں بھی (10) مُزدَلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کیے جاتے

---

[1] ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن عشر فی صلاۃ الکسوف، ۱ / ۱۵۳۔

ہیں، فقط ان کے درمیان، بعد میں مکروہ نہیں (11) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سُنّتِ فجر و ظہر مکروہ ہے (12) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے، کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خُشُوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[1]

تراویح

سوال کیسے حافظ صاحب کو امام بنانا چاہیے؟

جواب خوش خوان (یعنی محض اچھی آواز والے) کو امام نہ بنانا چاہیے بلکہ درست خوان (صحیح پڑھنے والے) کو بنائیں۔[2] افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حُفّاظ کی حالت نہایت ناگُفتہ بِہ ہے، اکثر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا الفاظ و حروف کھا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں اُنہیں دیکھیے تو حروف صحیح نہیں ادا کرتے ہمزہ، الف، عین اور ذ، ز، ظ اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہ حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی۔[3]

سوال تراویح میں امام صاحب کو کس طرح تلاوت کرنی چاہیے؟

جواب تراویح میں مُتوسِّط انداز پر قراءت کرے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آ سکے یعنی

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، ۱/ ۵۲، ۵۳۔

درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۴۶۔ ۵۰، بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۵ ۔ ۴۵۷۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی تراویح، ۱/ ۱۱۶۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۹۱۔

کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ تَرتِیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔ آج کل کے اکثر حُفّاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیحِ حُروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخُر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآنِ مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔(1)

سوال: ستائیسویں شب کو ختمِ قرآن کے لیے ہر رکعت میں کتنی تلاوت کی جائے؟

جواب: مُجَدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: رُکوع جاری ہوئے آٹھ سو برس ہوئے۔ مشائخِ کرام نے اَلْحَمْد شریف کے بعد پانچ سو چالیس (رکوع) رکھے کہ تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھے تو ستائیسویں شب میں کہ شبِ قدر ہے ختم ہو۔(2)

سوال: ختمِ قرآن میں سورۂ بقرہ کی ابتدائی پانچ آیات کیوں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے محبوب عمل کیا ہے؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: منزل پر پہنچنا اور کوچ کرنا۔ عرض کی: منزل پر پہنچنا اور کوچ کرنا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ بندہ قرآنِ کریم کو شروع سے آخر تک پڑھے اور ہر بار ختم کرتے ہی پھر شروع کر دے۔(3)

---

1. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۳۲۰، بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۴۷۔
2. . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۴۹۔
3. . . ترمذی، کتاب القراءات، باب ۱۱، ۴/ ۴۳۷، حدیث: ۲۹۵۷۔

سَیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: جب وہ ایک پارہ پڑھ چکتا ہے شیطان کہتا ہے اب شاید رک جائے نہ پڑھے۔ جب دوسرا پارہ ختم کرتا ہے تو کہتا ہے اب شاید نہ پڑھے۔ اسی طرح ہر پارہ پر کہتا ہے، یہاں تک کہ جب تیسوں پارے ختم ہو جاتے ہیں کہتا ہے اب نہ پڑھے گا اب ختم کر چکا۔ پھر "اَلْمُفْلِحُوْنَ" تک پڑھتا ہے۔ کہتا ہے: یہ نہ مانے گا پڑھتا ہی رہے گا۔ مایوس ہو جاتا ہے، اس کی امید ٹوٹ جاتی ہے۔[1]

سوال ایک ہی حافظ صاحب کا دو مسجدوں میں تراویح پڑھانا کیسا ہے؟

جواب ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔[2]

سوال امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اُس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اُس کے قول پر اعتبار کرے۔ اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رَکعت تنہا تنہا پڑھیں۔[3]

سوال قعدہ میں سو گیا اور امام اگلی دو رکعتوں کے قعدہ میں پہنچ گیا تو اب کیا حکم ہے؟

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۲۵۔

2 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی تراویح، ۱/ ۱۱۶۔

3 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی تراویح، ۱/ ۱۱۷۔

جواب: قعدہ میں مُقتَدِی سو گیا، امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہو گیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔[1]

سوال: کیا مُقتَدا شخص تنہا تراویح کی نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔[2]

سوال: تراویح کی 20 رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: تراویح کی 20 رکعتیں دس سلام کے ساتھ پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے 20 پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔[3]

سوال: اگر تراویح فوت ہو گئی تو اس کی قضا کب کرے؟

جواب: تراویح اگر وقت میں نہ پڑھی اور فوت ہو گئی تو اس کی قضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جداگانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلق نہ ہو گا۔[4]

---

1 . . . فتاوی هندية، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في تراويح، ۱/ ۱۱۹۔

2 . . . فتاوی هندية، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في تراويح، ۱/ ۱۱۶۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۹۹۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۹۸۔

سوال: نمازِ تراویح فاسد ہو جانے پر اُس میں کی گئی تلاوت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی وجہ سے نمازِ تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اُسے دوبارہ پڑھا جائے تاکہ ختمِ قرآن میں کمی نہ رہے۔[1]

سوال: مُرَوَّجہ شبینہ کے بارے میں صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: شبینہ کہ ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے، جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے، کچھ لوگ لیٹے ہیں، کچھ لوگ چائے پینے میں مشغول ہیں، کچھ لوگ مسجد کے باہر حُقّہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔[2]

قضا نمازیں

سوال: ادا اور قضا کی تعریف بیان کیجئے؟

جواب: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا کہلاتا ہے۔[3]

سوال: غزوۂ خندق میں کتنی نمازوں کی قضا ادا کی گئی؟

جواب: غزوۂ خندق میں حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا، حضرت بلال رَضِیَ

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، فصل فی تراویح، ۱/ ۱۱۸۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۹۵۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۲۷، ۶۳۲۔

اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکم فرمایا، انہوں نے اذان و اقامت کہی، حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی تو عصر پڑھی، پھر اقامت کہی تو مغرب پڑھی، پھر اقامت کہی تو عشا پڑھی۔[1]

سوال: قضا نمازوں کے گناہ سے توبہ کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب: بہار شریعت، جلد ا، صفحہ ۷۰۰ پر مذکور حکم کا خلاصہ ہے: توبہ اسی وقت صحیح ہے جب قضا بھی پڑھ لے۔ قضا نمازوں کو تو ادا نہ کرے فقط توبہ کئے جائے تو یہ توبہ نہیں ہے کیونکہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے۔ جب گناہ سے ہی باز نہ آیا تو پھر توبہ کہاں ہوئی۔[2]

سوال: کون سی نمازوں میں وقت کے اندر اندر سلام پھیرلینا ضروری ہے؟

جواب: فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں سلام سے پہلے اگر وقت نکل گیا تو نماز نہ ہوگی ان کے علاوہ نمازوں میں اگر وقت میں تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔[3]

سوال: کس صورت میں سوئے ہوئے شخص کو جگا دینا واجب ہے؟

جواب: کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔[4] (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد

---

1 . . . سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب الاذان والاقامۃ للجمع۔۔۔الخ، ۱/۵۹۲، حدیث: ۱۸۹۲۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۷۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/۶۲۸، ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۱۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۱۔

رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وقت واجب ہو گا جبکہ ظنِّ غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔[1]

سوال جس شخص کے ذمے بہت زیادہ نمازیں ہوں شریعت مطہرہ میں اس کیلئے کوئی آسانی کی صورت ہو تو بتایئے؟

جواب جس پر بکثرت قضا نمازیں ہوں وہ آسانی کے لیے ہر رکوع اور سجدہ میں "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" اور "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" صرف ایک بار کہے اور فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کی جگہ فقط "سُبْحٰنَ الله" تین بار کہہ کر رکوع کرلے، تیسری تخفیف یہ کہ قعدۂ اخیرہ میں اَلتَّحِیَّات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ" کہہ کر سلام پھیر دے چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ فقط ایک یا تین بار "رَبِّ اغْفِرْلِیْ" کہے۔[2]

سوال اگر فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو ان کو کب پڑھا جائے؟

جواب فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ طلوعِ آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔[3] اور طلوع سے پیشتر (یعنی سورج نکلنے سے پہلے) بالاتفاق ممنوع ہے۔[4] آج کل اکثر

---

1 . . . نماز کے احکام، ص ۳۳۲۔

2 . . . نماز کے احکام، ص ۳۳۸-۳۳۹، ملتقطاً۔

3 . . . غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، ص ۳۹۷۔

4 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۵۰۔

عوام فرض کے بعد فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔[1]

سوال سفر میں چار رکعت والی نماز قضا ہوئی تو اقامت میں کتنی رکعت ادا کرے؟

جواب جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالتِ اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔[2]

سوال کیا قضا نماز باجماعت پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب اگر کسی امرِ عام کی وجہ سے جماعت بھر کی نماز قضا ہوگئی تو جماعت سے پڑھیں، یہی افضل و مسنون ہے اور مسجد میں بھی پڑھ سکتے ہیں، اور جہری نمازوں میں امام پر جہر واجب ہے اگرچہ قضا ہو اور اگر کسی خاص وجہ سے بعض افراد کی نماز جاتی رہی تو گھر میں تنہا پڑھیں کہ معصیت کا اظہار بھی معصیت ہے۔[3]

سوال کیا جمعۃ الوداع میں باجماعت قضائے عمری پڑھنے سے عمر بھر کی قضا ادا ہو جاتی ہے؟

جواب نہیں، رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں بعض لوگ باجماعت قضائے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔[4]

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۶۵، ۶۶۴۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ۱/ ۱۲۱۔

3 . . . فتاوی رضویہ، ۸/ ۱۶۲۔

4 . . . نماز کے احکام، ص ۳۳۶۔

سوال پاگل پن یا بیہوشی کی حالت میں رہ جانے والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔[1]

سوال نمازوں میں ترتیب سے کیا مراد ہے اور ترتیب کس پر فرض ہے کس پر نہیں؟

جواب پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر پڑھ لی تو ناجائز ہے۔[2] البتہ جس کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں، اب اگرچہ وقت میں گنجائش ہو اور وہ پچھلی نماز ادا کئے بغیر وقتی نماز پڑھے تو ہو جائے گی۔[3]

سجدۂ تلاوت، سجدۂ شکر

سوال کس صورت میں آیتِ سجدہ پڑھے اور سنے بغیر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے؟

جواب امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس صورت میں اگرچہ مقتدی نے آیتِ سجدہ نہ پڑھی اور نہ سنی مگر امام کے ساتھ اس پر بھی سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔[4]

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، ۲/ ۶۹۲۔

2 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ۱/ ۱۲۱۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۳۷۔

4 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/ ۱۳۳۔

سوال: سجدۂ تلاوت میں دو سنت اور دو مستحب کون سے ہیں؟

جواب: سجدۂ تلاوت سے پہلے اور بعد دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔(1)

سوال: وہ کیا صورت ہے کہ آیتِ سجدہ سنی اور سجدہ کئے بغیر اس کا سجدہ ہو گیا؟

جواب: اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس کے لیے بھی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔(2)

سوال: نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنے میں کتنی تاخیر کرنے سے گنہگار ہو گا؟

جواب: تین آیت سے زیادہ دیر لگانا گناہ ہے۔ تراویح یا کسی بھی نماز میں اگر آیتِ سجدہ پڑھے تو فوراً سجدہ واجب ہے۔(3)

سوال: کیا نماز کے علاوہ آیتِ سجدہ پڑھتے ہی فوراً سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

آیتِ سجدہ بیرونِ نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں، ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔(4)

سوال: نماز میں سجدۂ تلاوت کے بعد کھڑے ہو کر بغیر کچھ تلاوت کئے رکوع کرنا کیسا؟

جواب: ایسی صورت میں سجدہ ادا تو ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(5)

---

1. ۔۔۔ فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ۱/ ۱۳۵۔
2. ۔۔۔ درمختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ۲/ ۶۹۶، بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۲۸۔
3. ۔۔۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۲۳۹۔
4. ۔۔۔ درمختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ۲/ ۷۰۳۔
5. ۔۔۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۲۳۵۔

سوال اگر کسی پر بہت سے سجدۂ تلاوت ہوں اور وہ انہیں ادا کئے بغیر مر جائے یا ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو اس کی سبکدوشی کی کیا صورت ہو گی؟

جواب شریعت میں سجدۂ تلاوت کا کوئی بدل یا فدیہ نہیں ہے اسی لئے جو ادا نہ کر سکا اس پر مرتے وقت اس بارے میں کوئی وصیت کرنا لازم نہیں۔ یا تو ادا کر لے اور ادا کرنے سے عاجز ہو تو توبہ۔ اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں۔[1]

سوال کیا سجدۂ تلاوت میں "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کے علاوہ بھی کچھ پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب فرض نماز میں سجدۂ تلاوت کیا تو "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے یا اور دُعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے[2]۔[3]

سوال اگر آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے والا فوراً سجدہ نہ کر سکے تو اسے کیا کہہ لینا چاہیے؟

جواب اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مستحب ہے "سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ"۔[4]

سوال سجدۂ شکر کسے کہتے ہیں؟

جواب حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: دینی یا دنیوی خوشی کی

---

1 ... ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۸/ ۲۳۸۔

2 ... مثلاً یہ دعا پڑھے: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (ترجمہ: میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کے لیے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔) یا یہ کہہ لے: سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا (ترجمہ: پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ ہو کر رہے گا۔) (بہار شریعت، ۱/ ۷۳۲)

3 ... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/ ۷۰۰۔

4 ... فتاوی تاتارخانیۃ، کتاب الصلاۃ، الفصل الحادی والعشرون فی سجدۃ التلاوۃ، ۱/ ۷۸۹۔

خبر سن کر سجدہ کرنے کو سجدۂ شکر کہا جاتا ہے۔[1]

سوال کن مواقع پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے؟

جواب اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا الغرض کسی بھی نعمت کے حصول پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے۔[2]

سوال حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس کے قتل کا سنا تو سجدۂ شکر ادا کیا؟

جواب حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابو جہل کے قتل کی خبر سن کر سجدۂ شکر ادا کیا۔[3]

جُمُعَہ

سوال نمازِ جُمُعَہ ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وُضُو کیا پھر جُمُعَہ پڑھنے کے لیے آیا، (خطبہ) سنا اور چُپ رہا تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس جُمُعَہ اور دوسرے جُمُعَہ کے درمیان ہیں اور تین دن مزید اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا۔[4]

سوال نمازِ جُمُعَہ کے لئے غسل کرنے اور خوشبو لگانے والے کے لئے کیا انعام ہے؟

---

1. ...ماخوذ از مرآۃ المناجیح، ۲ / ۳۸۸۔
2. ...فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱ / ۱۳۶۔
3. ...اشعۃ اللمعات، کتاب الصلاۃ، باب فی سجود الشکر، ۱ / ۶۶۳۔
4. ...مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبۃ، ص ۳۳۲، حدیث: ۱۹۸۸۔

جواب حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جُمُعَہ کے دن نہائے، جس طَہارت کی اِستطاعت ہو کرے، تیل لگائے، گھر میں جو خوشبو ہو مَلے پھر نماز کے لیے نکلے، دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے)، جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے اِس جُمُعَہ اور دوسرے جُمُعَہ کے درمیان ہونے والے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1]

سوال نمازِ جُمُعَہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

جواب حدیثِ مبارک میں ہے کہ جس نے جُمُعَہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنّم کی طرف پُل بنایا[2]۔[3]

سوال کونسے مریض اور تیمار دار پر جُمُعَہ فرض نہیں؟

جواب مریض پر جُمُعَہ فرض نہیں، مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا۔[4] جو شخص مریض کا

---

1 ۔ ۔ ۔ بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الدھن للجمعۃ، ۱/ ۳۰۶، حدیث: ۸۸۳۔

2 ۔ ۔ ۔ حدیث میں لفظ اتَّخَذَ جِسْرًا واقع ہوا ہے اس کو معروف و مجہول (یعنی اِتَّخَذَ اور اُتُّخِذَ) دونوں طرح پڑھتے ہیں اور یہ ترجمہ معروف کا ہے اور مجہول پڑھیں تو مطلب یہ ہو گا کہ خود پُل بنادیا جائے گا یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں، اس کو قیامت کے دن جہنّم میں جانے کا پُل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۶۱)

3 ۔ ۔ ۔ ترمذی، کتاب الجمعۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ التخطی یوم الجمعۃ، ۲/ ۴۸، حدیث: ۵۱۳۔

4 ۔ ۔ ۔ غنیۃ المتملی، فصل فی صلاۃ الجمعۃ، ص ۵۴۸۔

تیمار دار ہو، (اگر وہ) جانتا ہے کہ جُمُعَہ کو جائے گا تو مریض دِقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پُرسانِ حال نہ ہو گا تو اُس تیمار دار پر جُمُعَہ فرض نہیں۔[1]

سوال کس نابینا پر جُمُعَہ فرض ہے اور کس پر نہیں؟

جواب وہ نابینا جو خود مسجدِ جُمُعَہ تک بلا تکلّف نہ جا سکتا ہو اس پر جُمُعَہ فرض نہیں۔ بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بِلا پُوچھے جا سکتے ہیں ان پر جُمُعَہ فرض ہے۔[2]

سوال جُمُعَہ فرض نہ ہونے کے باوجود پڑھ لینا کیسا ہے؟

جواب جُمُعَہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں[3] ان میں سے ایک بھی نہ پائی جائے تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جُمُعَہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل اور نابالغ نے جُمُعَہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔[4]

سوال خطبہ سننے والوں کے لیے کیا احکام و آداب ہیں؟

جواب سننے والا اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور دہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مُڑ جائے، امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے، البتہ اگر امام ابھی خطبہ

---

1. . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۳۱، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۷۰۔
2. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب فی شروط وجوب الجمعۃ، ۳/ ۳۲۔
3. . . جمعہ واجب ہونے کی یہ شرائط دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بہار شریعت جلد اول، صفحہ 770 تا 772 پر اور "دلچسپ معلومات" حصہ اول، صفحہ 84 پر ملاحظہ فرمائیے۔
4. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب فی شروط وجوب الجمعۃ، ۳/ ۳۰، ۳۲۔

کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے اور خطبہ سننے کی حالت میں دو زانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔[1]

سوال جس پر جُمُعَہ فرض ہے اگر اس نے جُمُعَہ کی نماز سے پہلے ظُہر کی نماز پڑھ لی تو کیا جُمُعَہ کی نماز اسے پڑھنی ہوگی یا نہیں؟

جواب جس پر جُمُعَہ فرض ہے اسے شہر میں جُمُعَہ ہو جانے سے پہلے ظُہر پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے بلکہ امام ابنِ ہُمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جُمُعَہ کے لیے جانا فرض ہے اور جُمُعَہ ہو جانے کے بعد ظُہر پڑھنے میں کراہت نہیں، بلکہ اگر جُمُعَہ دوسری جگہ نہ مل سکے تو ظُہر ہی پڑھنا فرض ہے مگر جُمُعَہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔[2]

سوال نمازِ جُمُعَہ کے لیے جاتے ہوئے خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع (خرید و فروخت) وغیرہ اُن چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے۔[3]

سوال دورانِ خطبہ نامِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آنے پر دُرود کا کیا حکم ہے؟

جواب حُضُورِ اَقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل

---

1 . . . غنیۃ المتملی، فصل فی صلاۃ الجمعۃ، ص ۵۶۵، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۶۷ ملخصاً۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، مطلب فی شروط وجوب الجمعۃ، ۳/ ۳۳، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۷۳۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۴۲۔

میں دُرُود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اُس وقت اجازت نہیں۔[1] یونہی صحابۂ کرام کے ذکر پر اس وقت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔[2]

سوال: جُمُعَہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی کیا فضیلت ہے اور زیادہ بہتر کس وقت ہے؟

جواب: جُمُعَہ کے دن یا رات میں سورۂ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بُزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جو شخص جُمُعَہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے اس کیلئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہو گا۔[3] نیز ارشاد فرمایا: جو جُمُعَہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہو گا جو قیامت میں اس کے لیے روشن ہو گا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔[4]

سوال: جُمُعَۃُ المبارک کے دن فوت ہونے والے کیلئے حدیث میں کیا بشارت ہے؟

جواب: حُضُور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو روزِ جُمُعَہ یا شبِ جُمُعَہ مرے گا عذابِ قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مُہر ہو گی۔[5]

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۴۰۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۷۵۔

3 . . . سنن صغری، کتاب الصلاۃ، باب فضل الجمعۃ، ۱/ ۲۱۰، حدیث: ۶۰۸۔

4 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الجمعۃ، الترغیب فی قراءۃ سورۃ الکہف۔۔۔الخ، ۱/ ۲۹۸، حدیث: ۲۔

5 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعۃ، ۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۶۔

مسند فردوس، ۲/ ۲۴۷، حدیث: ۵۹۶۸۔

عیدین

سوال بقرہ عید کے دن کونسی نیکی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟

جواب حُضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی (اور اُس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی) اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے لہٰذا قُربانی خوش دِلی سے کرو۔[1]

سوال باجماعت پڑھی جانے والی کونسی نمازوں کے لیے اذان واِقَامَت نہیں؟

جواب وہ عِیدُ الفطر، بقر عید اور جنازہ وغیرہ کی نمازیں ہیں کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز میں اذان واِقَامَت نہیں۔[2]

سوال عِیدَین کی نماز کا مستحب وقت بتایئے؟

جواب ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے (یعنی طلوعِ آفتاب کے بیس منٹ بعد) سے ضحوۂ کُبریٰ یعنی نِصفُ النہار شرعی تک ہے۔[3] مگر عِیدُ الفطر میں دیر کرنا اور عِیدُ الاَضحیٰ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔[4]

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/ ۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸۔

2 ۔۔۔ فتاوی خانیہ، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ۱/ ۳۸۔

3 ۔۔۔ تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ۱/ ۵۴۰۔

4 ۔۔۔ خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلاۃ، الفصل الرابع والعشرون فی صلاۃ العیدین، ۱/ ۲۱۴۔

سوال نمازِ عید کی نیت کس طرح کرے؟

جواب میں نیت کرتا ہوں دو رَکعت نَماز عِیدُ الفطر (یا عِیدُ الاَضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اِس امام کے۔[1]

سوال عِیدَین کی نماز کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب (امام صاحب جب اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں تو) کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر حَسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثَناء پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں۔[2] پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر اَلْحَمْد شریف اور سورت جہر (یعنی بُلند آواز) کے ساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعت میں پہلے اَلْحَمْد شریف اور سُورت جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع میں جایئے اور نَماز مکمَّل کر لیجئے۔[3]

---

1 . . . نماز کے احکام، ص۴۳۹۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/۶۶۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ۱/۱۵۰۔

سوال مقتدی رُکوع میں زائد تکبیریں پوری نہیں کر سکا یا پھر قَوْمَہ میں شامل ہوا تو اب تکبیریں کب کہے گا؟

جواب اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے۔[1]

سوال امام صاحب نے چھ سے زیادہ تکبیریں کہہ دیں تو مقتدی کیا کرے گا؟

جواب امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں (کی جائے گی کہ عیدین میں تیرہ تک تکبیریں مشروع ہیں)۔[2]

سوال وہ کون سی نماز ہے جس میں رُکوع کی تکبیر کہنا واجب ہے؟

جواب عیدین میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر کہنا واجب ہے۔[3]

سوال پہلی رکعت میں امام صاحِب نے تکبیروں سے پہلے قِراءَت شروع کر دی تو کیا حکم ہے؟

جواب پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قِراءَت شروع کر دی تو قِراءَت کے

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ۱/ ۱۵۱۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/ ۶۳، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۸۲۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۲۰۰۔

بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قِراءَت کا اعادہ نہ کرے۔[1]

سوال جس شخص کی نمازِ عید کی جماعت نکل جائے کیا وہ اپنے طور پر پڑھ سکتا ہے؟

جواب امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔[2]

سوال امام کا خطبۂ عید سے پہلے اور بعد میں تکبیر کہنے کا حکم بیان کیجئے؟

جواب نمازِ عید میں پہلے خطبہ سے قبل نو بار اور دوسرے سے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے سے پہلے چودہ بار اللہ اَکْبَر کہنا سنت ہے۔[3]

سوال کیا نمازِ عید دوسرے دن بھی پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہوسکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہوسکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہوچکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہوسکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نِصْفُ النہار شرعی تک اور بلا عذر عِیدُ الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔[4]

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر۔۔۔الخ، ۱/ ۱۵۱، غنیۃ المتملی، فصل فی صلاۃ العید، ص ۵۷۲۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/ ۶۷۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/ ۶۷۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ۱/ ۱۵۱، بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۸۴۔

بیماری اور علاج

سوال: حدیث پاک میں بخار کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب: تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ بندۂ مومن کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کا زنگ صاف کر دیتی ہے۔[1]

سوال: حدیثِ پاک میں مرضِ طاعون کا سبب کسے فرمایا گیا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: طاعون تمہارے دشمن جنات کے نیزے کا زخم ہے۔[2]

سوال: ''طاعون'' کا مرض عذاب ہے یا رحمت؟

جواب: ''طاعون'' بنی اسرائیل کے حق میں عذاب تھا مگر اُمتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حق میں یہ مرض رحمت ہے۔[3] کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہوتا ہے۔[4]

سوال: کونسی بیماریوں کو ناپسند کرنا منع ہے؟

جواب: (1) آشوبِ چشم (2) زُکام (3) کھانسی اور (4) کھجلی۔[5]

سوال: حدیثِ پاک کی روشنی میں رات کا کھانا چھوڑ دینے کا نقصان بتایئے؟

---

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ... الخ، ص ۱۰۶۸، حدیث: ۶۵۷۰۔

2 . . . مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/ ۱۳۱، حدیث: ۱۹۵۴۵۔

3 . . . تفسیر صاوی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۹، ۱/ ۶۸۔

4 . . . بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الشہادۃ سبع سوی القتل، ۲/ ۲۶۳، حدیث: ۲۸۲۹۔

5 . . . شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، ۶/ ۵۴۱، حدیث: ۹۲۱۲۔

جواب میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحّت نشان ہے: رات کا کھانا نہ چھوڑو چاہے ایک مُٹّھی کھجور ہی کیوں نہ ہو کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا آدمی کو ضعیف کر دیتا ہے۔[1]

سوال "اُمُّ الصِّبْیان" کس بیماری کو کہتے ہیں نیز اس سے حفاظت کا طریقہ بتائیں؟

جواب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: "مرگی بہت خبیث بلا ہے اور اسی کو "اُمُّ الصِّبْیان" کہتے ہیں۔" مزید فرماتے ہیں: "اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان واقامت بچے کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَآءَ الله عمر بھر مرگی سے محفوظی ہے۔"

سوال قے کے فوائد و نقصانات کے حوالے سے کچھ مدنی پھول ارشاد فرمایئے؟

جواب (1) قے سے مِعدہ کی صفائی ہوتی ہے۔ (2) زیادہ قے آنا نقصان دہ ہے کہ اس سے سینے اور مِعدہ میں درد پیدا ہوتا ہے (3) جب قے آنے لگے تو اُس کو زبردستی نہ روکا جائے کہ سخت اَمراض پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔[2]

سوال خود ڈاکٹر نہ ہونے کے باوجود کلینک کھول کر لوگوں کا علاج کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب بعض لوگ حقیقی معنوں میں باقاعِدہ ڈاکٹر یا حکیم نہ ہونے کے باوُجود کلینک یا مَطَب کھول کر مریضوں کا علاج شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کرنا قانوناً جُرم ہونے کے ساتھ ساتھ شرعاً بھی ممنوع ہے۔ یاد رکھئے! جو ماہِر طبیب نہ ہو اُس کو مریض کے علاج میں ہاتھ ڈالنا کارِ ثواب نہیں بلکہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام

---

1 . . . ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب ترک العشاء، ۴/۵۰، حدیث: ۳۳۵۵۔

2 . . . گھریلو علاج، ص ۹۲ ملتقطاً۔

ہے۔ اگر کوئی ایسا غیر ماہر طبیب کلینک یا دواخانہ کھول کر مریضوں کا علاج کرنے بیٹھ گیا ہو تو فوراً یہ ناجائز کام بند کرنا فرض ہے اور توبہ کے تقاضے بھی پورے کرنے ہوں گے۔[1]

سوال بعض اوقات دوائیں لینے کے باوجود بھی شفا حاصل نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بیمار کی شِفا نہیں چاہتا تو دواء اور مَرَض کے درمیان ایک فِرشتے کے ذَرِیعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دواء مَرَض تک نہیں پہنچتی، جب شِفا کا اِرادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دواء مرض تک پہنچ جاتی ہے اور شِفاء مل جاتی ہے۔[2]

سوال ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کتاب میں مذکور کینسر کے دو گھریلو علاج بیان کیجئے؟

جواب (1) پِسا ہوا کالا زِیرہ تین تین گرام دن میں تین مرتبہ پانی سے استعمال کیجئے۔

(2) روزانہ چٹکی بھر پسی ہوئی خالص ہلدی کھانے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی کینسر نہیں ہو گا۔[3]

سوال گردے میں پتھری کا دیسی علاج بتایئے؟

جواب ہم وَزن مُولی اور آلو بھون کر حسبِ ضَرورت سَونف، نمک اور کالی مِرچ شامل کر کے اِستِعمال کرنا گُردے کے دَرْد اور پتھری کیلئے مفید ہے۔[4]

سوال جسم میں کسی جگہ درد ہو تو اس کا روحانی علاج بیان کیجئے؟

---

1. ... گھریلو علاج، ص ۱۳ ملتقطاً۔
2. ... مرقاۃ المفاتیح، ۸/ ۲۸۹، تحت الحدیث: ۴۵۱۵۔
3. ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۳۔
4. ... گھریلو علاج، ص ۵۵۔

جواب بدن میں درد یا کسی چیز کی شکایت ہو تو تکلیف کی جگہ پر سیدھا ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللہ تین بار اور پھر سات مرتبہ یہ دعاء پڑھیے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔[1] پڑھ کر دم کرنا ضروری نہیں۔

عیادت اور موت

سوال مسلمان کی بیمار پُرسی کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک اُس کے لیے 70 ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت میں اُس کے لیے ایک باغ ہو گا۔[2]

سوال بیماری اور تکلیف میں مبتلا شخص کو کونسے دینی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جب بھی مؤمن کی کوئی رگ چڑھ جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک گناہ مٹاتا، ایک نیکی لکھتا اور ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔[3] (2) جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے وہ اَعمال بھی لکھے جاتے ہیں جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔[4]

سوال کس صورت میں مریض کی عیادت (بیمار پُرسی) نہیں کرنی چاہیے؟

---

1. ... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جسے میں پاتا ہوں اور جس سے آئندہ خوف کرتا ہوں۔ (الحصن الحصین، ص ۱۰۹)
2. ... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، ۲/ ۲۹۰، حدیث: ۹۷۱۔
3. ... مستدرک حاکم، کتاب الجنائز، باب قصۃ اعرابی لم تأخذہ الحمی ۔۔۔ الخ، ۱/ ۶۶۸، حدیث: ۱۳۲۴۔
4. ... مسند امام احمد، ۷/ ۱۶۱، حدیث: ۱۹۶۹۹۔

جواب: مریض کی عیادت کرنا سنت ہے، لیکن اگر معلوم ہے کہ عیادت کرنے جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا (یعنی ناگوار و تکلیف دہ ہوگا) تو ایسی حالت میں عیادت نہ کرے۔[1]

سوال: عیادت کے وقت کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

جواب: عیادت کرنے جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے، اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو اچھی معلوم ہوں، اس کی مزاج پرسی کرے، اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔[2]

سوال: یہ دعا "اَسْئَلُ اللهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ"[3] کس وقت پڑھی جاتی ہے اور اِس کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: یہ دُعا عیادت کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو پس عیادت کرنے والا سات بار یہ دعا پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس مرض سے شفا عطا فرمادے گا۔[4]

سوال: جن مسلمانوں کے نابالغ بچے فوت ہو جائیں اُن کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب: حضور رحمت عالم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جن مسلمان والدین

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۴۰۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۴۰۔

3 . . . ترجمہ: میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

4 . . . ابوداود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، ۳/ ۲۵۱، حدیث: ۳۱۰۶۔

کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان والدین کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: اگر دو بچے فوت ہوں تو؟ ارشاد فرمایا: دو ہوں تب بھی یہی فضیلت ہے۔ عرض کی: اگر ایک بچہ ہو تو؟ ارشاد فرمایا: ایک ہو پھر بھی یہی فضیلت ہے۔[1]

سوال اچانک آنے والی موت کے متعلق حدیثِ پاک میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اچانک موت مؤمن کے لیے راحت اور فاجر (کافر و فاسق) کے لیے پکڑ ہے۔[2]

سوال کون سا شخص جنت میں جا کر بھی دنیا میں واپسی کی تمنا کرے گا؟

جواب حدیث شریف میں ہے کہ شہید اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ پھر لوٹ کر دنیا میں جائے اور دس مرتبہ راہِ خدا میں قتل ہو کر شہید ہو۔[3]

سوال حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت کعب اَحبار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جب موت کی سختیوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! موت ایک ایسی کانٹے دار ٹہنی کی طرح ہے جسے کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور اس کا ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے، پھر کوئی طاقتور شخص اس ٹہنی کو اپنی پوری قوت سے کھینچے تو اس ٹہنی کی زد میں آنے والی ہر چیز

---

1 ... مسند امام احمد، مسند معاذ بن جبل، ۸/ ۲۵۴، حدیث: ۲۲۱۵۱۔

2 ... شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی النھی عن شق الثوب ولطم الوجه، ۷/ ۲۵۵، حدیث: ۱۰۲۱۸۔

3 ... بخاری، کتاب الجهاد، باب تمنی المجاهد ان یرجع الی الدنیا، ۲/ ۲۵۹، حدیث: ۲۸۱۷۔

کٹ جائے اور جو زد میں نہ آئے وہ بچ جائے۔[1]

سوال: کسی کی حالتِ نزع میں کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں، تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسے وقت نیک اور پرہیز گار لوگوں کا اُس کے پاس ہونا بہت اچھا ہے اور اس وقت وہاں سورۂ یٰس شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب ہے، مثلاً لوبان یا اگر کی بتیاں سلگا دیں۔ مکان میں کوئی تصویر یا کُتّا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دُعائے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔[2]

سوال: میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَآئِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ اور رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ملّت پر۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اس کے کام کو اس پر آسان فرما، اس کے بعد والے معاملے کو اس پر آسان بنا، اپنی ملاقات سے اسے نیک بخت بنا اور جس (آخرت) کی طرف یہ گیا ہے اس کو اِس (دنیا) سے بہتر کر جس سے نکلا ہے۔[3]

---

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثالث، ۵/۲۱۰۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/۱۵۷، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۰۸۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۹۷۔

سوال کیا موت کو بھی موت آئے گی؟

جواب جی ہاں! جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اس وقت موت کو جنت اور جہنم کے درمیان مینڈھے کی شکل میں لاکر ذبح کر دیا جائے گا۔(1)

میت کا غسل اور کفن

سوال میّت کو غسل دینے کے لیے مشرق و مغرب کی سمت لِٹائیں یا شمال و جنوب؟

جواب ہر طرح درست ہے، اَصَحّ مذہب کے مطابق اس بارے میں کوئی تعیین و قید نہیں لہٰذا جو صورت میسّر ہو اُس پر عمل کریں۔(2)

سوال میت کو غسل دیتے وقت کلی کس طرح کروائی جائے؟

جواب میت کو غسل دیتے وقت نہ کلی کروائی جائے اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالا جائے۔ ہاں کوئی کپڑا یا روئی بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔(3)

سوال میت کے بال کاٹنا یا کنگھی کرنا کیسا؟

جواب میّت کی داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا، کترنا یا اُکھاڑنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔(4)

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب وانذرھم یوم الحسرۃ، ۳/ ۲۷۱، حدیث: ۴۷۳۰۔

2 ۔۔۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۹۱۔

3 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۵۸۔

4 ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۵۸۔

ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی القراءۃ عند المیت، ۳/ ۱۰۴۔

سوال کیا شوہر اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے؟

جواب شوہر کا اپنی فوت شدہ بیوی کو غسل دینا ناجائز ہے۔[1]

سوال کیا بیوی اپنے فوت شدہ شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب اگر شوہر مر گیا اور عورت عدّتِ وفات میں ہے یا شوہر نے طلاقِ رجعی دی تھی اور ابھی عدت باقی تھی کہ اس کا انتقال ہو گیا تو ان صورتوں میں عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ ابھی وہ شوہر کی زوجیّت میں ہے۔[2]

سوال بعدِ غسل، میت کے جسم سے نجاست نکلی تو کیا غسل دوبارہ دیا جائے گا؟

جواب نہیں دیا جائے گا۔ دوبارہ غسل دینے کی مطلقاً کسی حال میں حاجت نہیں، اگر نجاست نکلے تو وہ دھو دی جائے۔[3]

سوال میت کے چھوڑے ہوئے مال میں تقسیم کی کیا ترتیب ہے؟

جواب سب سے پہلے کفن پھر قرض پھر وصیت اور اس کے بعد میراث۔[4]

سوال مرد کے کفن میں جو تین کپڑے ہیں ان کی مقدار بیان کیجئے؟

جواب (1) لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میّت کے قد سے اتنا زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور (2) اِزار یعنی تہبند سر کی چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ کا جتنا حصہ باندھنے کے لیے زائد تھا یہ اتنا حصہ کم ہو اور (3) قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں

---

1. . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۰۵۔
2. . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی حدیث کل سبب۔۔۔الخ، ۳/۱۰۶۔
3. . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/۱۵۸۔
4. . . جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۴۔

گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں۔[1]

سوال کیا میت کو زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن پہنایا جاسکتا ہے؟

جواب زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اُس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز اُس کا کفن بھی ناجائز۔[2]

سوال کیا میت کو پرانے کپڑے کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

جواب پُرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے، مگر پُرانا ہو تو دُھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔[3]

سوال حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے کفن کے لیے کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب جب حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے وصیت فرمائی کہ اُنہیں اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں عطا فرمائی تھی اور یہ ان کے جسم سے متّصل رکھی جائے نیز آپ کے پاس حضور رحمت دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ناخن پاک کے کچھ تراشے بھی تھے ان کے متعلق وصیت فرمائی کہ باریک کرکے ان کی آنکھوں اور منہ میں رکھ دیئے جائیں۔ فرمایا: یہ کام انجام دینا اور مجھے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن کے سپرد کردینا۔[4]

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ۱/ ۱۶۰، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۱۸۔

2 . . . جوهرة نيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۴، فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ۱/ ۱۶۱۔

3 . . . جوهرة النيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۵۔

4 . . . اسد الغابة، رقم ۴۹۷۷، معاوية بن ابی سفيان، ۵/ ۲۲۳۔

سوال حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ کون سے تبرکات رکھے گئے ؟

جواب حضرت سیدنا ثابت بنانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک حضور سیّدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا اور وہ یوں ہی دفن کئے گئے۔[1] نیز حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس حضور تاجدارِ دوجہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک چھڑی تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے اُن کے ساتھ دفن کی گئی۔[2]

نمازِ جنازہ

سوال مرنے کے بعد مومن کو سب سے پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے ؟

جواب حضور سرورِ کونین، شہنشاہِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مَغفِرت کردی جاتی ہے۔[3]

سوال جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے کِن اُمور کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے ؟

جواب جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا چاہیے۔ موت، قبر کے حالات اور ہولناکیوں کو پیش نظر رکھیں، دنیا کی باتیں کریں نہ ہنسیں اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں۔ اب حالاتِ زمانہ کے پیشِ نظر علمائے کرام نے ذِکر بِالجہر (بآوازِ

---

1 - - - الاصابۃ، رقم ۲۷۷، انس بن مالک، ۱ / ۲۷۶۔

2 - - - تاریخ ابن عساکر، رقم ۹۸۲، انس بن مالک، ۹ / ۳۷۸۔

3 - - - نوادر الاصول، الاصل الرابع والخمسون، ۱ / ۲۲۹، حدیث: ۳۴۲۔

بلند ذکر و درود اور نعت خوانی وغیرہ) کی بھی اجازت دی ہے۔[1]

سوال: نماز جنازہ پڑھنے والے کے لیے کیا شرائط ہیں؟

جواب: (1) نمازی کا نجاست حُکمِیَّہ و حَقِیقِیَّہ[2] سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا (2) سترِ عورت (3) قبلہ رخ ہونا (4) نیت۔[3]

سوال: نمازِ جنازہ کے لیے میت میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب: (1) میّت کا مسلمان ہونا (2) میّت کے بدن اور کفن کا پاک ہونا (3) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی (میت کے جسم کا) کُل یا اکثر یا نصف حصہ سر سمیت موجود ہونا (4) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو (5) جنازہ نمازی کے آگے قبلہ کی طرف ہونا (6) میّت کے بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کا چُھپا ہوا ہونا (7) میّت امام کے مُحاذِی ہو یعنی اس کے بدن کا کوئی حصہ امام کے سامنے ہو۔[4]

سوال: کیا خود کشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: اگرچہ خود کشی بہت بڑا گناہ ہے لیکن خود کشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔[5]

سوال: کن لوگوں کی نمازِ جنازہ پڑھنا منع ہے؟

جواب: (1) باغی جو امامِ برحق پر ناحق خُرُوج کرے اور اُسی بَغاوَت میں مارا جائے (2) وہ

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی حمل المیت، ۳/ ۱۶۳۔

2 . . . ان کی تعریفات اور تفصیل جاننے کے لیے اِسی کتاب کا صفحہ 60 ملاحظہ کیجئے۔

3 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۱۔

4 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۱ تا ۱۲۳۔

5 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۷۔

ڈاکو جو ڈاکے میں مارا گیا (3) جو لوگ اپنی قوم کی ناحق حمایت کرتے ہوئے لڑیں اور مر جائیں (4) جس نے کئی لوگ گلا گھونٹ کر مار ڈالے (5) جو شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں (6) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا (7) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا۔[1]

سوال نمازِ جنازہ کی امامت کا حق کس کو ہے؟

جواب نمازِ جنازہ میں امامت کا حق بادشاہِ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امامِ جمعہ، پھر امامِ محلہ اور پھر (میت کے) ولی کو۔ ولی سے پہلے امامِ محلہ کو حق ہونا بطورِ استحباب ہے اور یہ بھی اُس وقت ہے جب محلے کا امام ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔[2]

سوال نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا کب جائز ہے؟

جواب نمازِ جنازہ میں حمد و ثناء کی نیّت سے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے۔[3]

سوال جو شخص چوتھی تکبیر کے بعد جنازہ میں شامل ہوا وہ کیا کرے؟

جواب جو شخص چوتھی تکبیر کے بعد آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا ہو شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اَللہُ اَکْبَر کہہ لے۔[4]

سوال جب کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ نماز پڑھی جائے یا الگ الگ؟

جواب کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب ھل یسقط فرض... الخ، ۳/۱۲۵ تا ۱۲۸۔
فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/۱۶۳۔

2 . . . غنیۃ المتملی، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۴، بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۳۶۔

3 . . . عمدۃ الرعایۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ۱/ ۲۵۳۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ۳/۱۳۶۔

میں سب کی نیّت کرلے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ اگر سب کی ایک ساتھ پڑھیں تو اس بات کا اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مُقابِل ہو یا برابر برابر رکھیں یعنی ایک کے پاؤں کی طرف دوسرے کا سر ہو اور دوسرے کے پاؤں کی طرف تیسرے کا سر ہو۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اُس کے بعد جو افضل ہو۔(1)

سوال کیا ایک مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب اگر ولی نمازِ جنازہ پڑھ چکا یا اس کی اجازت سے ایک بار نماز ہوچکی تو اب دوسروں کو مطلقاً جائز نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ اُن کو جو باقی رہے۔(2) مگر جب ولی کے سوا کسی ایسے شخص نے نماز پڑھائی جو ولی پر مُقَدَّم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کرسکتا ہے لیکن اس دوسری نماز میں وہی لوگ جنازہ پڑھ سکتے ہیں جنہوں نے پہلے نہ پڑھی ہو، جو پہلے شریک تھے اب ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے اور اگر ایسے شخص نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہِ اسلام یا قاضی یا محلے کا وہ امام جو ولی سے افضل ہو تو اب ولی بھی نماز کا اعادہ نہیں کرسکتا۔(3)

سوال اگر میت کو غسل دیئے بغیر نمازِ جنازہ پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ۳/۱۳۸۔

2 . . . فتاوٰی رضویہ، ۹/ ۳۱۸۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب تعظیم اولی الامر واجب، ۳/ ۱۴۴۔

فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۳۔

جواب غسل کے بغیر نماز پڑھی گئی تو نہیں ہو گی لہٰذا میت کو غسل دے کر دوبارہ نماز پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر ابھی مٹی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی ڈال چکے تو اب نہیں نکال سکتے لہٰذا اب اُس کی قبر پر نماز پڑھیں کیونکہ غسل نہ ہونے کی وجہ سے پہلی نماز ہوئی ہی نہیں تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔[1]

قبر و دفن

سوال مَیِّت کو تابوت میں رکھ کر دَفن کرنا کیسا ہے؟

جواب تابُوت کہ مَیِّت کو کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے، مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مَصارِف (یعنی اخراجات) اس مال میں سے لیے جائیں جو مَیِّت نے چھوڑا ہے۔[2]

سوال تابوت میں رکھ کر دفن کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سُنّت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں اور دائیں بائیں کچی اینٹیں لگا دیں اور اوپر مٹی کی لِپائی کر دیں، غرض یہ کہ اندر کا حصہ لَحد کی طرح ہو جائے۔[3]

سوال مَیِّت کی تدفین کہاں مستحب ہے اور قَبْر کس جگہ بنانی بہتر ہے؟

جواب جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۱۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۳۔

3 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۶۵ ملخصاً۔

ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ ہو بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرِستان میں دفن کریں۔[1] ایسی جگہ دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔[2]

سوال کن جگہوں پر مُردہ دفن کرنا حرام ہے۔

جواب مالک کی اجازت کے بغیر اس کی زمین میں نیز اور جگہ ہوتے ہوئے پُرانی قبر میں مردہ دفن کرنا حرام ہے۔یونہی مسجد تعمیر ہونے کے بعد مسجد کے صحن میں بھی مردہ کو دفن کرنا حرام ہے۔[3]

سوال قبر میں اُترنے والے افراد کتنے اور کیسے ہوں؟

جواب قبر میں اترنے والے دو تین جو مناسب ہوں، کوئی تعداد اس میں خاص نہیں اور بہتر یہ کہ قوی ونیک واَمین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔[4]

سوال قبر میں شجرہ وعَہْد نامہ رکھنا کیسا نیز کفن پر لکھنے کی کیا برکت ہے؟

جواب شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ دُرِّ مُختار میں کَفَن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور مَیّت کے

---

1. ... بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۶-۸۴۷۔
2. ... جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الجزء الاول، ص ۱۴۱۔
3. ... فتاوی رضویہ، ۹/ ۳۷۹، ۳۸۵، ۴۰۷ ماخوذاً۔
4. ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۶، بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۳-۸۴۴۔

سینہ اور پیشانی پر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ الله شریف لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر (یعنی پہلے)، کلمہ کی انگلی سے لکھیں، روشنائی سے نہ لکھیں۔[1]

سوال: مَیِّت کو قبر میں اُتارتے وقت کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ۔[2] اور ایک روایت میں بِسْمِ اللهِ کے بعد وَفِیْ سَبِیْلِ اللهِ بھی آیا ہے۔[3]

سوال: مَیِّت کو مٹی دینے کا مستحب طریقہ بتایئے نیز اُس وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری بار: وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹائیں گے) اور تیسری بار: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے) (پھر) باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔[4]

سوال: بعدِ تدفین مَیِّت کے سِرہانے اور پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر کیا پڑھا جائے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھیں، سرہانے الٓمّٓ

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۸۵-۱۸۶ ملتقطا، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۸ ملتقطا۔

2 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول اذا ادخل المیّت القبر، ۲/ ۳۲۷، حدیث: ۱۰۴۸۔

3 . . . ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ادخال المیت القبر، ۲/ ۲۴۱، حدیث: ۱۵۵۰۔

4 . . . جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الجزء الاول، ص ۱۴۱، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۵ ملتقطا۔

سے مُفْلِحُوْنَ تک اور پائنتی (پاؤں کی جانب) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختمِ سورت تک پڑھیں۔[1]

سوال: دفن کے بعد قبر کے پاس اذان دینے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: دفن کے بعد قبر کے پاس اذان دینے سے مُردہ کو منکَر ونکِیر کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہوتی ہے نیز مُردہ کی وحشت اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔[2]

سوال: تَدفین کے بعد قبر کے پاس کتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے؟

جواب: دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذَبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے مَیِّت کو اُنس ہو گا اور نکیرَین کا جواب دینے میں وَحشت نہ ہو گی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور مَیِّت کے لیے دُعا واِستغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سوالاتِ نکیرَین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔[3]

سوال: رشتہ دار کی قبر پر جانے کے لیے قبروں پر گزرنا اور قبرستان میں جوتے پہننا کیسا؟

جواب: اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے، دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے، قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔[4] ایک شخص کو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جوتے پہنے دیکھا

---

1 ... جوہرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، الجزء الاول، ص ۱۴۱، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۶ ماخوذاً۔

2 ... فتاوی رضویہ، ۵/ ۶۷۲ ماخوذاً۔

3 ... جوہرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، الجزء الاول، ص ۱۴۱، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۶۔

4 ... بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۸۔

تو فرمایا: جوتے اُتار دے۔ [1]

زکوٰۃ

سوال: زکوٰۃ کو ظاہر کرکے دینا مستحب ہے مگر کس صورت میں چُھپا کر دینا مستحب ہے؟

جواب: جب مال کی زیادتی ظاہر ہونے سے ظالموں کا خوف ہو تو اس صورت میں زکوٰۃ کو چھپا کر دینا مستحب ہے۔ [2]

سوال: زکوٰۃ کو ظاہر کرکے دینا افضل کیوں ہے؟

جواب: زکوٰۃ میں اعلان اس وجہ سے ہے کہ چُھپا کر دینے میں لوگوں کو تہمت اور بدگمانی کا موقع ملے گا، نیز اعلان اوروں کے لیے باعثِ ترغیب ہے کہ اس کو دیکھ کر اور لوگ بھی دیں گے مگر یہ ضرور (یعنی لازمی) ہے کہ رِیا نہ آنے پائے کہ ثواب جاتا رہے گا بلکہ گناہ واِستحقاقِ عذاب ہے۔ [3]

سوال: حاجتِ اَصلیّہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: حاجَتِ اصلیّہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے اس میں زکوٰۃ واجب نہیں، جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، آلاتِ حَرْب، پیشہ وَروں کے اَوزار، اہلِ علم کے لیے حاجت کی کتابیں، کھانے کے لیے غلّہ۔ [4]

---

1. . . . نوادرالاصول، الاصل الحادی عشر والمائتان، ۲/۷۷۵، حدیث: ۱۰۷۱۔
2. . . . الاشباہ والنظائر، الفن الرابع، کتاب الزکاۃ، ص ۳۴۲۔
3. . . . بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۹۰۔
4. . . . بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۸۰-۸۸۱، ملتقطاً۔

سوال کیا حاجتِ اصلیہ پوری کرنے کے لیے جمع کی گئی رقم پر بھی زکوٰۃ ہے؟

جواب حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپے رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا کیا اور جو باقی رہے اگر بقدرِ نصاب ہیں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے، اگرچہ اسی نیّت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجتِ اصلیہ ہی میں صَرف ہوں گے اور اگر سال تمام (یعنی سال مکمل ہونے) کے وقت حاجتِ اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔[1]

سوال کس صورت میں زکوٰۃ دیتے وقت نیّت نہ ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب (1) ایک شخص کو وکیل بنایا اُسے دیتے وقت تو نیّتِ زکوٰۃ نہ کی، مگر جب وکیل نے فقیر کو دیا اُس وقت مُؤکِّل نے نیّت کرلی، ہو گئی۔[2] (2) دیتے وقت نیّت نہیں کی تھی، بعد میں کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اُس کی مِلک میں ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔[3]

سوال کیا ایڈوانس زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے لیکن اس کے لئے تین شرائط ہیں: (1) زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس مال پر سال شروع ہو چکا ہو (2) جس نصاب کی زکوٰۃ ادا کی وہ نصاب سال کے آخر میں کامل طور پر پایا جائے (3) زکوٰۃ ادا کرنے اور سال پورا ہونے کے درمیان وہ مال ہلاک نہ ہو۔[4] اگر سال پورا ہونے سے پہلے

---

1. ۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب فی زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ۳/ ۲۱۳ ملخصا، بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۸۱۔
2. ۔۔۔ جوھرۃ نیرۃ، کتاب الزکاۃ، الجزء الاول، ص ۱۴۹۔
3. ۔۔۔ درمختار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۲۲۲، بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۸۶ ماخوذاً۔
4. ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرھا وصفتھا وشرائطھا، ۱/ ۱۷۶۔

آخری دو شرطیں نہیں پائی گئیں تو دی ہوئی زکوٰۃ نفلی صَدَقہ شمار ہوگی۔[1]

سوال کیا مستحق کو زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کہہ کر دینا ضروری ہے؟

جواب زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے، بلکہ صرف نیّتِ زکوٰۃ کافی ہے یہاں تک کہ اگر ہِبَہ یا قرض کہہ کر دے اور نیّت زکوٰۃ کی ہو ادا ہو گئی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لینا چاہتے، انہیں زکوٰۃ کہہ کر دیا جائے گا تو نہیں لیں گے لہٰذا زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔[2]

سوال کیا زکوٰۃ کی نیت سے کسی شرعی فقیر کو کھانا کھلانے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی مثلاً فقیر کو بہ نیّتِ زکوٰۃ کھانا کھلا دیا زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا، ہاں اگر کھانا دے دیا کہ چاہے کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی۔ یونہی بہ نیّتِ زکوٰۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔[3]

سوال کوئی شے گِروی رکھوائی تو اُس کی زکوٰۃ کون ادا کرے گا؟

جواب جو چیز گِروی رکھوائی گئی ہے اس کی زکوٰۃ نہ گِروی رکھوانے والے پر لازم ہے اور نہ ہی جس کے پاس گِروی رکھوائی گئی ہے اُس پر لازم ہے کیونکہ جس کے پاس وہ چیز گروی ہے وہ اس کا مالک نہیں اور گروی رکھوانے والے کی بھی ملکیت کامل نہیں کیونکہ وہ چیز اب اس کے قبضے میں ہی نہیں اور جب وہ چیز گروی رکھوانے والے کے قبضہ میں آئے گی تو جتنی مُدّت وہ چیز گروی تھی اس

---

1. . . . فتاویٰ اہلسنت، احکام زکاۃ، ص۱۶۵۔
2. . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرھا۔۔۔الخ، ۱/۱۷۱، بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۹۰ ملتقطاً۔
3. . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۲۰۴ ملخصا، بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۷۴۔

کے قبضے میں نہیں تھی اس پر اتنے عرصہ کی زکوٰۃ بھی لازم نہیں۔[1]

سوال کیا سال بھر صدقہ و خیرات کرنے کے بعد اُس میں نیتِ زکوٰۃ ہو سکتی ہے؟

جواب سال بھر تک خیرات کرتا رہا، اب نیّت کی کہ جو کچھ دیا ہے زکوٰۃ ہے تو ادا نہ ہوئی۔ زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت نیتِ زکوٰۃ شرط ہے۔ نیّت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تأمُّل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔[2]

سوال کیا مسجد کی تعمیر یا مَیّت کی تجہیز و تکفین میں زکوٰۃ کی رقم لگائی جا سکتی ہے؟

جواب زکوٰۃ کا روپیہ مُردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں نہیں صرف کر سکتے کہ تملیکِ فقیر نہیں پائی گئی اور ان اُمور میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ صَرف (یعنی خرچ) کرے اور ثواب دونوں کو ہو گا۔[3]

سوال کیا ایسا مقروض جو شرعی فقیر بھی ہو اس کو قرض معاف کر دینے سے قرض خواہ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب کسی کا فقیر پر قرض ہے اور وہ اس قرض کو اپنے مال کی زکوٰۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ قرض فقیر کو معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکوٰۃ ہو جائے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے اُسے زکوٰۃ کا مال دے پھر وہی مال اپنے قرض کے طور پر اس سے واپس لے لے، اب اگر وہ دینے سے انکار کرے تو چھین بھی سکتا ہے۔[4]

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب فی زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ۳/ ۲۱۴، بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۷۷ ملخصاً۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرھا وصفتھا وشرائطھا، ۱/ ۱۷۰۔

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۲۲۷، بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۹۰ ملتقطاً۔

4 . . . درمختار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۲۲۶، بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۸۹۰ ملخصاً۔

صدقہ

سوال آدمی کا کون سا عمل بروزِ قیامت اس کے لئے سایہ بنے گا؟

جواب وہ عمل صَدَقہ ہے ۔ حضور نبی مکرّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے، اور بِلاشُبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہو گا۔[1]

سوال عام مسکین پر صَدَقہ کرنے اور رشتہ دار پر صَدَقہ کرنے میں کیا فرق ہے؟

جواب حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رشتہ دار کو صَدَقہ دینے میں دو ثواب ہیں ایک صَدَقہ کرنے کا اور دوسرا صِلَہ رحمی کرنے کا۔[2]

سوال صدقۂ نافِلہ دیتے وقت کیا نیّت ہونی چاہئے؟

جواب جو شخص نفلی صدقہ دے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ تمام اہلِ ایمان کو ثواب پہنچانے کی نیت کرے اس طرح انھیں بھی ثواب پہنچے گا اور اس کا ثواب بھی کم نہ ہو گا۔[3]

سوال چُھپا کر صدقہ کرنے کی کوئی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب حضورِ پُر نور، شَافِعِ یَوْمُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سات شخص ہیں جن پر **اللہ** تعالیٰ اُس دن سایہ کرے گا جس دن اُس کے (عرش کے)

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷۔

2 . . . ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ، ۲/۱۴۲، حدیث: ۶۵۸۔

3 . . . ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغیر، ۴/۱۳۔

سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (اُن میں سے ایک) وہ شخص ہے جس نے کچھ صدقہ کیا اور اِسے اتنا چُھپایا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں نے کیا خرچ کیا۔[1]

سوال آدمی کا اپنے نفس پر صدقہ کیا ہے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو (اپنے) شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صَدَقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کروگے۔[2]

سوال صَدَقہ وصول کرنے والے کے لیے کیا چیز سنّت ہے؟

جواب صَدَقہ وصول کرنے والے کے لیے سُنّت یہ ہے کہ صَدَقہ دینے والے کو دعائے خیر سے نوازے۔[3]

سوال قرآنِ مجید میں صَدَقہ کرنے والے کو کن دو چیزوں سے منع کیا گیا؟

جواب احسان جتلانے اور ایذا دینے سے منع کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

سوال دعا سے پہلے کونسا عمل کیا جائے تو وہ اسے قبولیّت کے زیادہ قریب کر دیتا ہے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةًؕ﴾ (پ۲۸،

---

1 ... بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ... الخ، ۱/ ۲۳۶، حدیث: ۶۶۰۔

2 ... بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰، حدیث: ۲۵۱۸۔

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۹۹، ۴/ ۲۱۶۔

المجادلۃ: ۱۲) ترجمۂ کنز الایمان: تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔ امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: صَدَقہ خصوصاً پوشیدہ اس امر میں اثرِ تمام رکھتا ہے (یعنی دعا کی قبولیت میں بہت مؤثّر ہے)۔[1]

سوال: صَدَقہ کرنے والے کو کتنے شیطان صدقے سے روکتے ہیں؟

جواب: اُسے 70 شیطان روکتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ زمین پر جو بھی صَدَقہ دیا جاتا ہے وہ 70 شیطانوں کے جبڑوں سے چُھڑا کر دیا جاتا ہے وہ سب بندے کو صَدَقہ دینے سے روکتے ہیں۔[2]

سوال: مالی صَدَقات کے علاوہ اور کونسی چیزیں صَدَقہ میں شامل ہیں؟

جواب: (1) اچھی بات کہنا (2) راستے سے تکلیف دہ چیز دور کرنا (3) دو لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنا (4) سواری پر سوار ہونے میں کسی کی مدد کرنا (5) نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم[3] (6) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا (7) مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا (8) بھٹکے ہوئے کو راستہ دِکھانا[4] (9) لوگوں پر مہربانی کرنا[5] (10) علم سیکھ کر دوسروں کو سکھانا۔[6] وغیرہ۔

سوال: برائی کے 70 دروازے بند کرنے والا عمل کون سا ہے؟

---

1. ۔۔۔ فضائل دعا، ص۵۹۔
2. ۔۔۔ کتاب الزھد، باب الصدقۃ، ص ۲۲۸، حدیث: ۶۲۹۔
3. ۔۔۔ بخاری، کتاب الجھاد، باب من اخذ بالرکاب ونحوہ، ۲/ ۳۰۶، حدیث: ۲۹۸۹۔
4. ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ۳/ ۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۳۔
5. ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم والتؤدۃ، ۶/ ۳۴۳، حدیث: ۸۴۴۵۔
6. ۔۔۔ ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب ثواب معلم الناس الخیر، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۲۴۳۔

جواب حضورِ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: صَدَقہ برائی کے 70 دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔[1] اور ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ صَدَقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صَدَقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔[2]

سوال کسی بھوکے مسلمان کو کِھلانے اور پِلانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: جس نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کِھلایا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جنّتی پھل کِھلائے گا اور جس نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پِلایا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے رَحیقِ مَخْتُوم (یعنی مہر لگی ہوئی پاکیزہ شراب) پِلائے گا۔[3]

روزہ

سوال کس صورت میں بلا عُذرِ شرعی جان بوجھ کر روزہ توڑنے میں کفارہ نہیں؟

جواب رمضان شریف کے علاوہ کسی دوسرے روزہ کے توڑنے میں کفارہ نہیں اگرچہ بلا عذرِ شرعی اور جان بوجھ کر ہو۔[4] لیکن نفلی روزہ جان بُوجھ کر شروع کر دینے سے اس کو پورا کرنا واجب ہے اگر توڑے گا تو قضاء واجب ہو گی۔ یاد رہے نفلی روزہ بلا عذر توڑنا ناجائز ہے۔[5]

سوال کس روزے کا توڑنا واجب ہے اور قصداً توڑنے پر قضا بھی نہیں؟

---

1 . . . معجم کبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲۔

2 . . . معجم اوسط، ۴/۱۸۰، حدیث: ۵۶۴۳۔

3 . . . ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۲۔

4 . . . قدوری، کتاب الصوم، ص ۹۴۔

5 . . . درمختار، کتاب الصوم، ۳/ ۴۱۱، ۴۱۳، مُلتقطاً۔

جواب عید، بقر عید یا ایّامِ تشریق میں نفلی روزہ رکھ کر قصداً توڑنے سے اس کی قضاء واجب نہیں ہوتی بلکہ اس روزہ کا توڑ دینا واجب ہے۔[1]

سوال وہ کون ہے جسے ماہِ رمضان میں رمضان کے علاوہ دوسرا روزہ رکھنا صحیح ہے؟

جواب مسافر اور مریض کو ماہِ رمضان میں رمضان کے علاوہ دوسرا روزہ رکھنا صحیح ہے۔[2]

سوال روزے کی حالت میں ناک میں اسپرے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب اگر اپنا روزہ دار ہونا معلوم ہونے کے باوجود اس نے ایسا کیا تو اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر اس روزہ کی قضا یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک اور روزہ لازم ہو گا۔[3]

سوال حدیثِ پاک میں کن چیزوں سے روزہ افطار کرنے کی ترغیب آئی ہے؟

جواب حضور تاجدارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی روزہ اِفطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے اِفطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ مِلے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔[4]

سوال کس شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور اسے فِدیہ دینے کا حکم ہے؟

جواب وہ بوڑھے افراد جن کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب وہ روز بروز کمزور ہی ہوتے جائیں گے، جب ان میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے اور نہ انہیں آئندہ روزے کی

---

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، فصل فی العوارض، ۳/ ۴۷۴۔

2 . . . فتاوی خانیہ، کتاب الصوم، الفصل الثانی فی النیۃ، ۱/ ۹۷ ماخوذاً۔

3 . . . فتاوی اہلسنت، قسط ۹، ص ۱۸-۱۹ ملخصاً۔

4 . . . ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء مایستحب علیہ الافطار، ۲/ ۱۶۲، حدیث: ۶۵۸۔

طاقت آنے کی امید ہو تو اب انہیں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، لہٰذا ہر روزے کے بدلے میں ”فدیہ“ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا اُس پر واجب ہے یا ہر روزے کے بدلے ایک صدقۂ فطر کی مقدار مِسکین کو دے دیں۔ (1)

سوال کن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے اور یہ کیوں منع ہے؟

جواب پانچ دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے، چار دن عید الاضحیٰ کے (10 سے 13 ذی الحجہ) اور ایک دن عید الفطر کا۔ کیونکہ یہ دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔ (2)

سوال جس دن سفر پر روانہ ہونا ہے کیا اس دن روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب اگر سفر کا آغاز دن میں کرنا ہے تو اس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں البتہ اگر دورانِ سفر روزہ توڑ دیا تو کَفّارہ لازِم نہیں آئے گا مگر گناہ ضرور ہو گا اور روزہ قَضا کرنا فرض رہے گا۔ (3)

سوال کسی نے غروبِ آفتاب سے پہلے کل کے روزے کی نیّت کی پھر بے ہوش ہو گیا اور ضحوۂ کُبریٰ کے بعد ہوش آیا تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب نہیں ہو گا کیونکہ ادائے روزۂ رمضان، نذرِ مُعَیَّن اور نفلی روزوں کے لیے نیّت کا وقت غروبِ آفتاب سے ضحوۂ کُبریٰ تک ہے اس وقت کے اندر جب بھی

---

1. . . درمختار، کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالا یفسدہ، فصل فی العوارض، ۳/ ۴۷۱۔
2. . . فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۳۵۱ ماخوذاً۔
3. . . فتاوی هندیة، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ۱/ ۲۰۶، فیضان رمضان، ص۱۴۴۔

نیّت کرلے روزہ ہو جائے گا جبکہ اس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے نیّت کی تھی لہٰذا یہ روزہ نہ ہوا اگر آفتاب ڈوبنے کے بعد نیّت کرتا تو ہو جاتا۔[1]

سوال: اگر کسی شخص نے ایک ملک میں روزہ شروع کیا اور اِفطار سے پہلے کسی دوسرے ملک پہنچ گیا تو وہ افطار کب کرے گا؟

جواب: اس صورت میں وہ شخص جس ملک میں موجود ہے اسی کے وقت کے حساب سے افطار کرے گا۔[2]

سوال: اگر آنسو منہ میں چلے گئے اور انہیں نگل لیا تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ ٹوٹا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ پَسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔[3]

سوال: کیا شوگر کا مریض روزے کی حالت میں انسولین کا اِنجکشن لگوا سکتا ہے؟

جواب: حالتِ روزہ میں انسولین کا انجکشن لگانا جائز ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (یونہی عام انجکشن چاہے رَگ میں لگایا جائے یا گوشت میں اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا) کیونکہ عمومی طور پر انجکشن کی سوئی جوف (معدہ یا معدہ تک جانے والے راستوں کے اندرونی حصے) یا دماغ تک نہیں پہنچائی جاتی لہٰذا یہ انجکشن روزہ ٹوٹنے کا سبب نہیں۔[4]

---

1. . . فتاوی خانیہ، کتاب الصوم، الفصل الثانی فی النیۃ، ۱/ ۹۷، بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۶۷۔
2. . . فتاوی اہلسنت، قسط ۹، ص ۲۱ ماخوذاً۔
3. . . خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصوم، الفصل الثالث فیما یفسد الصوم وفیما لا یفسد، ۱/ ۲۵۳۔
4. . . فتاویٰ اہلسنت، قسط ۹، ص ۱۰۔

حج و عمرہ

سوال: سفرِ حج کے دوران موت آنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضورِ اکرم، شفیعِ معظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لیے حج کا ثواب لکھا جائے گا۔[1]

سوال: حجِ مَبْرُوْر کسے کہتے ہیں اور اس کا ثواب کیا ہے؟

جواب: وہ حج جس میں ریاکاری اور ناموری کا کوئی شائبہ بھی نہ ہو اور نہ ہی کوئی فحش کلامی ہو اور نہ کوئی گناہ اور وہ حج مالِ حلال سے ہو۔[2] حدیثِ پاک میں ہے: حجِ مَبْرُوْر کا ثواب جنت ہی ہے۔[3]

سوال: مِیقات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: مِیقات پانچ ہیں: (1) ذُوالْحُلَیْفَہ: یہ مدینہ طیبہ سے مکۂ مکرمہ آنے والوں کیلئے مِیقات ہے (2) ذاتِ عِرْق: یہ عراق والوں کیلئے میقات ہے (3) جُحْفَہ: یہ اہل شام کیلئے میقات ہے (4) قَرْنُ الْمَنَازِل: یہ نجد (ریاض) سے آنے والوں کیلئے میقات ہے (5) یَلَمْلَمْ: یہ اہل یمن کیلئے میقات ہے۔[4]

سوال: حج کے ارکان کتنے اور کون کونسے ہیں نیز اِس کا رکن اعظم کونسا ہے؟

جواب: حج کے دو رکن ہیں: (1) طوافُ الزِّیارۃ۔ (2) وُقُوفِ عَرَفہ۔[5] 9 ذوالحجّہ کو وقوفِ

---

1 - - - مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث: ۶۳۲۷۔

2 - - - شرح المؤطا للزرقانی، کتاب الحج، باب جامع ماجاء فی العمرۃ، ۲/۳۷۶، تحت الحدیث: ۷۸۳۔

3 - - - بخاری، کتاب العمرۃ، باب العمرۃ۔۔۔الخ، ۱/۵۸۶، حدیث: ۱۷۷۳۔

4 - - - مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج والعمرۃ، ص۶۶۴، حدیث: ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، رفیق الحرمین، ۶۳-۶۴۔

5 - - - درمختار، کتاب الحج، ۳/۵۳۷۔

عرفہ حج کا رُکنِ اعظم ہے۔[1]

سوال: کعبہ مشرّفہ پر جب پہلی نظر پڑے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جوں ہی پہلی نظر پڑے تین بار "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر" کہیے اور دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگیے کہ کَعْبَۃُ اللہ شریف پر پہلی نظر جب پڑتی ہے اُس وقت مانگی ہوئی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔[2]

سوال: دورانِ طواف سینہ یا پیٹھ کعبے کی طرف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھیڑ کے سبب یا بے خیالی میں کسی طَواف کے دَوران تھوڑی دیر کے لیے اگر سینہ یا پیٹھ کعبے کی طرف ہو جائے تو طَواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصِلہ طے کیا ہو اُتنے فاصلے کا اِعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) واجِب ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا ہی نئے سرے سے کر لیا جائے۔[3]

سوال: طواف و سَعی میں کون سے سات کام جائز ہیں؟

جواب: (1) سلام کرنا (2) جواب دینا (3) ضرورت کے وقت بات کرنا (4) پانی پینا (سَعْی میں کھا بھی سکتے ہیں) (5) حمد و نعت یا مَنقبت کے اَشعار آہِستہ آہستہ پڑھنا (6) دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا کہ طواف بھی نماز ہی کی طرح ہے مگر سعی کے دوران گزرنا جائز نہیں (7) فتویٰ پوچھنا یا فتویٰ دینا۔[4]

---

1 . . . رفیق الحرمین، ص۱۵۹، ۱۶۰۔

2 . . . رفیق المعتمرین، ص۴۰۔

3 . . . رفیق المعتمرین، ص۱۳۹۔

4 . . . المسلک المتقسط، باب دخول مکۃ، فصل فی مباحاتہ، ص ۱۶۲-۱۶۴، فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۴۵۔

سوال بحالتِ اِحرام اگر وُضو کرنے میں بال جھڑیں تو کیا اِس پر بھی کفّارہ ہے؟

جواب وُضو کرنے میں، کُھجانے میں یا کنگھا کرنے میں اگر دو یا تین بال گرے تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مُٹّھی اَناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چُھوارا خیرات کریں اور تین سے زِیادہ گرے تو صَدَقہ دینا ہو گا۔[1]

سوال احرام میں خوشبو لگالی اور کفارہ بھی دے دیا تو اب لگی رہنے دیں یا کیا کریں؟

جواب خوشبو لگانا جب جُرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دُور کرنا واجِب ہے اور کفّارہ دینے کے بعد اگر زائل (یعنی دُور) نہ کیا تو پھر دَم وغیرہ واجِب ہو گا۔[2]

سوال مُحرِم نے اگر بھول کر سِلا ہوا لباس پہن لیا اور یاد آتے ہی اُتار دیا تو کوئی کفّارہ وغیرہ ہے یا نہیں؟

جواب کفّارہ ہے! اگرچہ ایک لمحے کے لیے پہنا ہو۔ جان بوجھ کر پہنا ہو یا بُھولے سے "صَدَقہ" واجِب ہو گیا اور اگر چار پَہر یا اس سے زیادہ چاہے لگاتار کئی دِن تک پہنے رہا "دَم" واجِب ہو گا۔[3]

سوال رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے عمرے اور فرضیتِ حج کے بعد کتنے حج کیے؟

جواب مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعد فرضیتِ حج صرف ایک حج کیا، عمرے کل چار کیے۔[4]

---

1 . . . المسلک المتقسط، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص ۳۲۷۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، ۱/ ۲۴۱۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، ۱/ ۲۴۲۔

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۸۔

سوال عُمرے کے طواف کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب عُمرے کا طَواف فرض ہے، اِس کا اگر ایک پھیرا بھی چھوٹ گیا تو دَم واجِب ہے، اگر بالکل طَواف نہ کیا یا اکثر (یعنی چار پھیرے) تَرک کیے تو کفّارہ نہیں بلکہ ان کا ادا کرنا لازِم ہے۔[1]

قسم

سوال قسم کھا کر توڑ دی تو اس کا کَفّارہ کیا ہے؟

جواب قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا ان کو مُتَوَسِّط درجے کے کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا انھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے۔ اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے درپے (یعنی لگاتار) تین روزے رکھے[2]۔[3]

سوال قسم کا کفارہ لازم ہونے کی شرائط بیان کیجئے؟

جواب قسم کے لیے چند شرطیں ہیں کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا (1) مسلمان (2) عاقل (3) بالغ ہو (4) جس کی قسم کھائی وہ چیز عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہو اگرچہ مُحالِ عادی ہو اور (5) قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو، درمیان میں فاصلہ ہو گا تو قسم نہ ہو گی مثلاً کسی نے اس سے

---

1 ... المسلک المتقسط، باب الجنایات، فصل فی الجنایۃ فی طواف العمرۃ، ص ۳۵۳۔

2 ... قسم کے کفارے کے مسائل کی معلومات کیلئے بہارِ شریعت جلد ۲، حصہ ۹ کا مطالعہ کیجئے۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ۹، ۲ / ۳۰۵، ۳۰۹ ملتقطاً۔

کہلایا کہ کہو: خدا کی قسم۔ اس نے کہا: خدا کی قسم۔ اُس نے کہا کہو: فلاں کام کروں گا۔ اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔[1]

سوال کس طرح کی قسم کو پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضروری ہے۔ مثلاً خدا کی قسم! ظہر پڑھوں گا یا چوری یا بدکاری نہ کروں گا۔[2]

سوال وہ کونسی قسم ہے جس کا توڑنا ضروری ہے؟

جواب گناہ کرنے یا فرائض وواجبات نہ ادا کرنے کی قسم کھائی مثلاً قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا۔ یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو اس طرح کی قسم توڑنا شرعاً ضروری ہے مگر اس صورت میں بھی کفارہ لازم ہو گا۔[3]

سوال ”یَمِیْنِ فَوْر“ کی تعریف اور اس کا حکم بیان کیجئے؟

جواب اگر کسی خاص وجہ سے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اُس کام کا فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے اُس کو یَمِیْنِ فَوْر کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر فوراً وہ بات ہو گئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ دیر کے بعد ہو تو اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً کسی نے اس کو ناشتہ کے لیے کہا کہ میرے ساتھ ناشتہ کرلو۔ اُس نے کہا: خدا

---

1. فتاوی ھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الاول۔۔۔الخ، ۲/ ۵۱، ملتقطا، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۰-۳۰۱ ماخوذا۔
2. المبسوط، کتاب الایمان، الجزء: ۸، ۴/ ۱۳۲، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۹ ملتقطا۔
3. المبسوط، کتاب الایمان، الجزء: ۸، ۴/ ۱۳۲، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۹ ملتقطا۔

کی قسم! ناشتہ نہیں کروں گا۔ اور اُس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جاکر اُسی روز ناشتہ کیا ہو۔[1]

سوال "یَمِیْنِ مُوَقَّت" کونسی قسم کو کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب جس کے لیے کوئی وقت، ایک دن دو دن یا کم و بیش مقرر کر دیا اس میں اگر وقتِ مُعَیَّن کے اندر قسم کے خلاف کیا تو (قسم) ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اسے آج پیوں گا اور آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہو گا اور پی لیا تو قسم پوری ہو گئی۔[2]

سوال ایسا کہنا کیسا کہ "اگر میں ایسا کروں تو مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔"؟

جواب یہ (یعنی درج ذیل) الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہو گا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا غضب ہو، اُس کی لعنت ہو، اُس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے، مجھ پر آسمان پھٹ پڑے، مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو، خدا کی پھٹکار ہو، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت نہ ملے، مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو، مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔[3]

سوال اگر یہ کہا کہ " خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں! میں یہ کام نہیں کروں گا۔" کیا اس صورت میں قسم ہو جائے گی؟

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰ ملتقطاً۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۰۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۱-۳۰۲۔

جواب اگر کہا: خدا کی قسم کہ اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اُس کے نام سے بزرگ کوئی نام نہیں یا اُس سے بڑھ کر کوئی نہیں! میں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہو گئی۔[1]

سوال اگر کوئی شخص کسی حلال چیز یا کام کو اپنے اوپر حرام کر لے تو کیا حکم ہے؟

جواب جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہو گی کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے جس چیز کو حلال کیا اُسے کون حرام کر سکے مگر اُس کے برتنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ بھی قسم ہے۔[2] (اسی طرح اگر کسی نے یہ کہا کہ) تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین (یعنی قسم) ہے بات کرے گا تو کفارہ لازم ہو گا۔[3]

سوال اگر کسی کام کے لیے چند قسمیں کھائیں تو توڑنے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اُس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اُتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا: میں یہ نہیں کروں گا خدا کی قسم، پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کے بارے میں قسم کھائی کہ "میں اسے کبھی نہ کروں گا۔" پھر دوبارہ اُسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ "میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا۔" پھر اُس کام کو کیا تو دو کفارے لازم ہونگے۔[4]

---

1. . . فتاوی ھندیة، کتاب الایمان، الباب الثانی فیمایکون یمینا۔۔۔الخ، ۱/ ۵۷، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۲۔
2. . . تبیین الحقائق، کتاب الایمان، ۳/ ۴۳۶ ملتقطاً، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۲۔
3. . . فتاوی ھندیة، کتاب الایمان، الباب الثانی فیمایکون یمینا۔۔۔الخ، ۱/ ۵۸، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۲ ملتقطا۔
4. . . فتاوی ھندیة، کتاب الایمان، الباب الثانی فیمایکون یمینا۔۔۔الخ، ۱/ ۵۸ ملتقطا، بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۳ ماخوذا۔

سوال اگر کہا کہ ”میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہیں کروں گا۔“ تو کیا حکم ہے؟

جواب اگر کہا: ”میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا۔“ اور واقعی قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں، جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا۔[1]

سوال کسی نے دوسرے سے دو مرتبہ کہا: خدا کی قسم! تمہیں یہ کام کرنا ہوگا۔ اور دوسرے نے ”ہاں“ کہا تو یہ قسم کس کی طرف سے ہوگی؟

جواب اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ”ہاں“ کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہوگئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کِھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ”ہاں“ کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ وعدہ کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔[2]

لُقَطہ

سوال مسلمان بھائی کی گری ہوئی چیز بَدنِیَّتی سے اٹھانے پر کیا وعید ہے؟

جواب حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کی چنگاری ہے۔[3] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس کی شرح میں فرماتے ہیں: جو مسلمان کی گمی چیز بَدنِیَّتی سے اٹھائے کہ مالک کو پہنچانے کا ارادہ نہ ہو خیانت کی نیت ہو وہ دوزخی ہے

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی فیمایکون یمینا. . . الخ، ۱/ ۵۷، بہار شریعت، حصہ۹، ۲/ ۳۰۲ماخوذاً۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الایمان، الباب الثانی فیمایکون یمینا. . . الخ، ۱/ ۶۰، بہار شریعت، حصہ۹، ۲/ ۳۰۴، ملتقطاً۔

3 . . . دارمی، کتاب البیوع، باب فی الضالۃ، ۲/ ۳۴۴، حدیث: ۲۶۰۲۔

اگرچہ ذِمّی کافر کا لُقطہ بھی کھانا جائز نہیں مگر مسلمان کے لقطہ میں ڈبل عذاب ہے اس لیے خصوصیّت سے اس کا ذکر ہوا۔[1]

سوال جس کی کوئی چیز گم ہوئی اس نے تلاش کرنے والے کیلئے رقم کا اعلان کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہے اُس نے اعلان کیا کہ جو اُس کا پتا بتائے گا اُس کو اتنا مال دوں گا تو تلاش کرنے والے کو بطورِ اجرت نہیں دے سکتا البتہ اگر بطورِ انعام دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔[2]

سوال اگر لقطہ (گری پڑی شے) کی تشہیر کے باوجود مالک نہ ملے تو کیا کیا جائے؟

جواب اگر بازاروں، عام شاہراہوں اور مساجد میں اعلان کرتا رہا اور یہ گمان غالب ہو گیا کہ اب مالک اسے تلاش نہیں کرتا ہوگا تو اَب اسے اختیار ہے کہ چاہے تو لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین پر صدقہ کر دے۔[3] نیز مَصارفِ خَیر مثلاً مَساجِد، مَدارِس واہلِ سنّت کے طباعتی اداروں وغیرہ میں بھی صَرف کر سکتا ہے۔[4] اور اگر اُٹھانے والا خود فقیر ہے تو مذکورہ مدت تک اعلان کے بعد اپنے استعمال میں بھی لا سکتا ہے۔[5]

سوال اگر مسکین کو دینے کے بعد لقطہ کا مالک آجائے تو کیا حکم ہے؟

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۴/ ۳۶۵۔

2 ... البحر الرائق مع منحۃ الخالق، کتاب اللقطۃ، ۵/ ۲۵۹، بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۸۳ ملخصاً۔

3 ... مجمع البحرین، کتاب اللقطۃ، ص ۴۹۱ ماخوذاً، بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۵ ملخصاً۔

4 ... فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۵۶۳ ماخوذاً۔

5 ... فتاوی تاتارخانیہ، کتاب اللقطۃ، الفصل الثانی فی تعریف اللقطۃ... الخ، ۵/ ۵۹۲۔

جواب اب مالک کو اختیار ہے چاہے تو اس صدقہ کو جائز کر دے یعنی مسکین سے واپس نہ لے اس صورت میں وہ ثواب پائے گا اور اگر وہ اس صدقہ کو جائز نہیں کرنا چاہتا تو اپنی چیز واپس لے لے۔ پھر اگر وہ چیز خرچ ہو چکی یا ہلاک ہو گئی تو اب مسکین یا لقطہ اٹھانے والے میں سے جس سے چاہے تاوان لے اور جس سے بھی تاوان کا مطالبہ کیا جائے وہ دوسرے سے رجوع نہیں کر سکتا۔[1]

سوال اگر بچہ باہر سے کوئی چیز اُٹھا کر لے آئے تو کیا حکم ہے؟

جواب بچے کو کوئی چیز پڑی ہوئی ملی اور وہ اُٹھا لایا تو اُس کا سرپرست تشہیر کرے، اگر مالک کا پتہ نہ چلے اور وہ بچہ خود فقیر ہے تو سرپرست اس بچے پر صدقہ کر سکتا ہے اور بعد میں مالک آیا اور صدقہ جائز نہ کیا تو سرپرست کو تاوان دینا ہو گا۔[2]

سوال اگر لقطہ اُٹھانے والا تشہیر نہیں کر سکتا مثلاً وہ بوڑھا یا مریض ہے تو کیا کرے؟

جواب اگر ایسا ہے تو وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے جو اعلان و تشہیر کرے لیکن نائب کو دینے کے بعد اس سے واپس نہیں لے سکتا اور نائب کے پاس سے وہ چیز ضائع ہو گئی تو اُس سے تاوان بھی نہیں لے سکتا۔[3]

سوال پھل اور کھانے کی اشیاء کی کب تک تشہیر کی جائے؟

جواب جو چیزیں خراب ہو جانے والی ہیں جیسے پھل اور کھانا ان کا اعلان صرف اتنے وقت تک کرنا لازم ہے کہ خراب نہ ہوں اور خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو

---

1. ۔۔۔فتاوی قاضی خان، کتاب اللقطۃ، ۲/ ۳۵۶ ملتقطاً۔
2. ۔۔۔البحر الرائق، کتاب اللقطۃ، ۵/ ۲۵۵-۲۵۶ ملخصاً۔
3. ۔۔۔البحر الرائق ومنحۃ الخالق، کتاب اللقطۃ، ۵/ ۲۵۶ ملتقطاً۔

مسکین کو دے دے۔[1]

سوال کوئی مکان خریدا اس کے بعد اس کی دیوار میں سے کچھ رقم ملی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب مکان خریدا اور اُس کی دیوار وغیرہ میں روپے ملے اگر بائع (یعنی مکان فروخت کرنے والا) کہتا ہے یہ میرے ہیں تو اُسے دے دے ورنہ لقطہ ہے۔[2]

سوال اجتماع یا مسجد میں جوتے تبدیل ہو گئے تو انہیں استعمال کرنا کیسا؟

جواب مجمعوں یا مساجد میں اکثر جُوتے بدل جاتے ہیں ان کو کام میں لانا جائز نہیں ہاں اگر یہ کسی فقیر کو اگرچہ اپنی اولاد کو تَصَدُّق کر دے پھر وہ اِسے ہِبَہ کر دے تو تَصَرُّف میں لا سکتا ہے یا اِس کا اچھا جُوتا کوئی اُٹھا لے گیا اور اپنا خراب چھوڑ گیا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے اُس نے قصداً ایسا کیا ہے دھوکے سے نہیں ہوا ہے تو جب یہ شخص خراب جوڑا اُٹھا لایا اِس کو پہن سکتا ہے کہ یہ اُس کا عِوَض ہے۔[3]

سوال راستے میں کوئی چیز دیکھی اور دوسرے سے اسے اٹھا کر لانے کا کہا وہ اپنے لئے لے آیا تو اس صورت میں لقطہ کے احکام کس پر لاگو ہونگے؟

جواب دونوں جا رہے تھے ایک نے کوئی چیز دیکھی اس نے دوسرے سے کہا: اُٹھا لاؤ۔ اُس نے اپنے لیے اُٹھائی تو یہ ذمہ دار ہے اور لقطہ کے احکام اِس پر ہیں حکم دینے والے پر نہیں۔[4]

---

1. . . . درمختار، کتاب اللقطة، ۶/۴۲۵، بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۶۔
2. . . . بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۸۳۔
3. . . . البحر الرائق، کتاب اللقطة، ۵/۲۶۵، بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۸۲۔
4. . . . بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۵۔

سوال سوتے ہوئے شخص کے ہاتھ میں کوئی پیسے رکھ کر چلا جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب یہ پیسے اس کے ہیں اپنے خرچ میں لا سکتا ہے۔[1]

سوال مچھلی کے پیٹ سے موتی نکلا تو وہ کس کا ہے ؟

جواب اگر یہ موتی سیپ کے اندر ہے تو مچھلی والا اس کا مالک ہے۔ اگر شکاری نے مچھلی بیچ ڈالی تو وہ موتی خریدنے والے کا ہے اور اگر موتی سیپ میں نہیں ہے تو خریدار کو چاہئے کہ شکاری کو دے دے کیونکہ یہ لقطہ ہے اور اس پر لقطہ کے تمام احکام جاری ہوں گے۔[2]

مساجد

سوال حدیثِ پاک میں جنت کی کیاریاں کسے فرمایا گیا ہے ؟

جواب حضور نبیِّ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدوں کو جنت کی کیاریاں فرمایا ہے۔[3]

سوال حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا گھر کونسی جگہ کو قرار دیا؟

جواب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میرا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کی : اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! آپ کا گھر کہاں ہے؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مسجدیں میری قیام گاہ ہیں۔[4]

---

1 . . . فتاوی تاتارخانیہ، کتاب اللقطۃ، الفصل الثانی فی تعریف اللقطۃ۔۔۔الخ، ۵/ ۵۹۴، بہارِ شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۸۳۔

2 . . . فتاوی قاضی خان، کتاب البیع، فصل فیما یدخل فی بیع المنقول من غیر ذکر، ۱/ ۳۹۰ ماخوذاً۔

3 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۲، ۵/ ۳۰۴، حدیث: ۳۵۲۰۔

4 . . . عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والتسعون من نصائح عیسی علیہ السلام، ص ۱۱۹۔

سوال آخرت کا بازار کسے کہتے ہیں؟

جواب حضرت سَیِّدُنا عطا بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو مسجد میں کچھ بیچتے دیکھا تو اُسے بُلا کر فرمایا: یہ آخرت کا بازار ہے، تو اگر کچھ بیچنا چاہتا ہے تو دنیا کے بازار میں چلا جا۔[1]

سوال زمین پر سب سے پہلے بنائی جانے والی مساجد کے نام بتائیے؟

جواب حضور نبی غیب دان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمین پر سب سے پہلے مسجدِ حرام بنائی گئی، پھر مسجدِ اَقصٰی اور ان دونوں کے درمیان 40 سال کا عرصہ تھا[2]۔[3]

سوال قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری کا مُژدہ کن افراد کو سنایا گیا ہے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اندھیریوں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت ہے۔[4]

---

1 . . . الزھد لامام احمد، زھد محمد بن سیرین، ص ۳۲۰، رقم: ۱۸۴۶۔

2 . . . خیال رہے کہ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانہ کعبہ کی اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بیت المقدس کی بنیاد نہ رکھی بلکہ پہلی بنیادوں پر عمارتیں بنائیں۔ ان دو پیغمبروں کے درمیان ایک ہزار سال سے زیادہ فاصلہ ہے۔ اس حدیث میں یا تو ان دونوں مسجدوں کی بنیادوں کا ذکر ہے کہ آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے توبہ قبول ہوتے ہی کعبۃ اللہ کی بنیاد ڈالی، پھر چالیس سال کے بعد جب آپ کی اولاد بہت ہوگئی اور پھیل گئی تو ان میں سے کسی نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی۔ بعض روایات میں ہے کہ خود آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ہی کعبہ کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی یا کوئی خاص تعمیر مراد ہے، جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے تعمیر کعبہ کے چالیس سال بعد یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے بیت المقدس کی تعمیر کی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۴۶۴)

3 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۱۱، ۲/۴۲۷، حدیث: ۳۳۶۶۔

4 . . . ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلام، ۱/۲۳۲، حدیث: ۵۶۱۔

سوال حدیث میں مسجد میں بیٹھنے والے کی کتنی اور کون کونسی خَصلتیں بیان ہوئی ہیں؟

جواب حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والے میں تین خصلتیں ہوتی ہیں: (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے یا (2) وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے یا (3) رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔[1]

سوال مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مَساجِد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان سے کچھ کام نہیں۔[2]

سوال حدیثِ مبارکہ میں بدترین مجلس اور بہترین مجلس کسے قرار دیا گیا ہے؟

جواب حدیث شریف میں فرمایا گیا: بدترین مجلس راستے کے بازار ہیں اور بہترین مجلس مساجد ہیں پس اگر تو مسجد میں نہ بیٹھے تو اپنے گھر کو لازم کر۔[3]

سوال کیا مختلف مساجد میں نماز پڑھنے سے ثواب میں کمی زیادتی ہوتی ہے؟

جواب جی ہاں! حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کا ثواب ہے، محلّے کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کا ثواب ہے، جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازوں کا ثواب ہے، مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے، میری مسجد میں نماز

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۳۹۹، حدیث: ۹۴۲۵۔

2 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲۔

3 ... معجم کبیر، ۲۲/۶۰، حدیث: ۱۴۲۔

پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے اور اُس کا مسجدِ حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔[1]

سوال حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے مساجد آباد کرنے کی کیا کیا صورتیں بیان فرمائی ہیں؟

جواب (1) مسجد تعمیر کرنا (2) اس میں اضافہ کرنا (3) اسے وسیع کرنا (4) اس کی مَرمَّت کرنا (5) اس میں چٹائیاں، فرش فروش بچھانا (6) اس کی قلعی چونا کرنا (7) اس میں روشنی وزینت کرنا (8) اس میں نماز و تلاوتِ قرآن کرنا (9) اس میں دینی مدارس قائم کرنا (10) وہاں داخل ہونا، وہاں اکثر جانا آنا، رہنا (11) وہاں اذان و تکبیر کہنا، اِمامت کرنا۔[2]

سوال مساجد آباد کرنا کس کی علامت ہے اور اُسے اس کی کیا برکت حاصل ہو گی؟

جواب حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مسجد بنانے یا اسے آباد کرنے یا وہاں با جماعت نماز ادا کرنے کا شوق صحیح مومن ہونے کی علامت ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[3]

سوال محلّے کی مسجد میں نماز افضل ہے یا جامع مسجد میں؟

جواب مسجدِ محلہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجدِ محلّہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، ۲/۱۷۶، حدیث: ۱۴۱۳۔

2 . . . تفسیر نعیمی، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۰/ ۲۰۱۔

3 . . . تفسیر نعیمی، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۸، ۱۰/ ۲۰۴۔

اور اذان و اِقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجدِ جامع کی جماعت سے افضل ہے۔[1]

کَسْب اور تجارت

سوال رزقِ حلال کے لیے جائز پیشہ اختیار کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب **(1)** حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے، پھر کوئی اسے دے یا کوئی منع کر دے۔[2] **(2)** حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِ رحمت، شَفِیْعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی پیشے کے ذریعے طَلَبِ مَعَاش میں مشغول مومن کو محبوب رکھتا ہے۔[3]

سوال کون سا عمل وہ گناہ مٹاتا ہے جنہیں نماز، روزے اور حج نہیں مٹاتے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں نماز مٹاتی ہے نہ روزہ اور نہ ہی حج و عمرہ مٹاتے ہیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر کون سی چیز ان گناہوں کو مٹاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: تلاشِ رزق میں غمزدہ ہونا۔[4]

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/۶۵۰۔

2 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، ۲/۱۱، حدیث: ۲۰۷۴۔

3 . . . معجم اوسط، ۶/۳۲۷، حدیث: ۸۹۳۴۔

4 . . . معجم اوسط، ۱/۴۲، حدیث: ۱۰۲۔

سوال عیب ظاہر کئے بغیر شے کو فروخت کر دینے پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب (1) حضور نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے عیب بیان کئے بغیر عیب دار چیز فروخت کی وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔[1] (2) اور ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غَلّہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈال دیا، آپ کی انگلیوں نے اس میں تری پائی تو ارشاد فرمایا: اے غلہ والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تو نے گیلا غلہ اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ اُسے دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔[2]

سوال بیچتے وقت وزن پورا کرنے کا شرعی حکم اور صحیح ناپ تول کے فوائد بتائیے؟

جواب دیتے وقت ناپ تول پورا کرنا فرض ہے بلکہ کچھ نیچا تول دینا یعنی بڑھا کر دینا مستحب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود اس کی فضیلت بیان فرمائی کہ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا ہے، آخرت میں تو یقیناً اچھا ہی انجام ہے، دنیا میں بھی اس کا انجام اچھا ہوتا ہے کہ لوگوں میں نیک نامی ہوتی ہے جس سے تجارت چمکتی ہے۔ آج دنیا بھر میں لوگ ان ممالک سے خریدنے میں دلچسپی لیتے ہیں جہاں سے صحیح مال صحیح وزن سے ملتا ہے اور جہاں سیب کی پیٹیوں کے نیچے آلو پیاز

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب التجارات، باب من باع عيبا فليبينه، ۳/ ۵۹، حديث: ۲۲۴۷۔

2 . . . مسلم، كتاب الايمان، باب قول النبی صلی الله عليه وسلم من غشنا فليس منا، ص ۶۴، حديث: ۲۸۴۔

نکلیں یا پہلی تہ اعلیٰ درجے کی نکلنے کے بعد نیچے سڑا ہوا مال نکلے وہاں کا جو انجام ہوتا ہے وہ سب سمجھ سکتے ہیں۔[1]

سوال قسمیں کھا کر چیز فروخت کرنے کا کیا نقصان ہے؟

جواب مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قسم سامان بِکوا دیتی ہے اور برکت مٹا دیتی ہے۔[2] حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کے تحت فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ یہاں قسم سے مراد جھوٹی قسم ہو (اور) برکت (مٹنے) سے مراد آئندہ کاروبار بند ہو جانا ہو یا کیے ہوئے بیوپار میں گھاٹا پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو جھوٹی قسم کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکہ کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا یا جو رقم تم نے اس سے حاصل کر لی اس میں برکت نہ ہوگی کہ حرام میں بے برکتی ہے۔[3]

سوال بھیک مانگنا اور بھکاریوں کو دینا کیسا ہے؟

جواب اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: گدائی (بھیک مانگنا) تین قسم ہے: ایک غنی مالدار جیسے اکثر جوگی اور سادھو بچّے، انہیں سوال کرنا حرام اور انہیں دینا حرام اور اُن کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ دوسرے وہ کہ واقع میں فقیر ہیں، قدرِ نصاب کے مالک نہیں مگر قوی و تندرست، کمانے پر قادر ہیں اور سوال کسی ایسی ضرورت کے لئے نہیں

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۳۵، ۵/ ۴۶۰۔

2 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب یمحق اللہ الربا ...الخ، ۲/ ۱۵، حدیث: ۲۰۸۷۔

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۴۴۔

جو اُن کے کسب و کمائی سے باہر ہو، کوئی مزدوری نہیں کی جاتی، مفت کا کھانا کھانے کے عادی ہیں اور اس کے لئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں انہیں سوال کرنا حرام اور جو کچھ اُنہیں اِس سے ملے وہ ان کے حق میں خبیث، انہیں بھیک دینا منع ہے کہ گناہ پر مدد ہے، لوگ اگر نہ دیں تو مجبور ہوں، کچھ محنت مزدوری کریں مگر ان کو دینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی جبکہ اور کوئی شرعی رُکاوٹ نہ ہو۔ تیسرے وہ عاجز ناتواں (بے بس وکمزور) کہ نہ مال رکھتے ہیں نہ کسب پر قدرت یا جتنے کی حاجت ہے اتنا کمانے پر قادر نہیں، انہیں بقدرِ حاجت سوال حلال اور اس سے جو کچھ ملے ان کے لیے طیب اور یہ عمدہ مَصارِفِ زکوۃ سے ہیں اور انہیں دینا باعثِ اجرِ عظیم، یہی ہیں وہ جنہیں جھڑکنا حرام ہے۔[1]

سوال کاروبار میں بڑوں سے مشورہ کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب دنیاوی کاروبار میں بزرگوں سے مشورہ کرنا سنتِ صحابہ ہے، اس سے تجارت میں بزرگوں کا فیض بھی شامل ہو جاتا ہے۔[2]

سوال کیا خرید و فروخت ہو جانے کے بعد اور قیمت کی ادائیگی سے پہلے کرنسی ریٹ زیادہ یا کم ہو جائے تو خریدنے یا بیچنے والا اس معاہدۂ تجارت کو ختم کر سکتا ہے؟

جواب نہیں کر سکتا۔ اگر وہ کرنسی بند نہیں ہوئی صرف اس کی قیمت ہی کم ہوئی ہے تو یہ خرید و فروخت بدستور برقرار رہے گی اور بیچنے والا اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر کرنسی کی قیمت زیادہ ہو گئی ہو تو خریدار کو وہ تجارتی معاہدہ ختم

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۲۵۳ ماخوذاً۔

2 ... مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۴۰۔

کرنے کا اختیار نہیں اور جتنی قیمت پہلے طے ہوئی تھی دونوں صورتوں میں وہی ادا کی جائے گی۔[1]

سوال تجارت کے وقت تاجر کو کیا کیا اچھی نیتیں کرنی چاہئیں؟

جواب (1) بازار اس لئے جاتا ہوں تاکہ حلال کمائی سے اپنے اہل و عیال کی شِکم پروری کروں اور وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائیں اور (2) مجھے اتنی فراغت مل جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا رہوں اور راہِ آخرت پر گامزن رہوں۔ (3) میں مخلوق کے ساتھ شفقت، خلوص اور امانت داری کروں گا، (4) نیکی کا حکم دوں گا، (5) برائی سے منع کروں گا اور (6) خِیانت کرنے والے سے باز پُرس کروں گا[2]۔[3]

سوال تجارت کے کچھ آداب بیان کیجئے؟

جواب (1) تجارت کرنے والا جَعلی اور اصلی نوٹوں کو پہچاننے کا طریقہ سیکھے اور نہ خود جعلی نوٹ لے نہ کسی اور کو دے۔ (2) اگر کوئی جعلی نوٹ دے جائے تو یہ کسی اور کو نہیں دے سکتا بلکہ پھاڑ کے پھینک دے تاکہ وہ کسی اور کو دھوکہ نہ دے سکے۔ (3) اپنے مال کی حد سے زیادہ تعریف نہ کرے۔ (4) عیب دار مال خریدے ہی نہیں اگر خریدے تو دل میں یہ عہد کرے کہ میں خریدار کو تمام عیب بتا دوں گا اور اگر کسی نے مجھے دھوکہ دیا تو اس نقصان کو اپنی ذات تک

---

1 . . . درمختار، کتاب البیوع، باب الصرف، ۷/ ۵۷۱۔

2 . . . مختلف چیزوں کی خریداری، بازار جانے اور تجارت کی مزید نیتیں جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "بہارِ نیت" کے صفحہ 117-130-134-135 اور 136 کا مطالعہ فرمائیے۔

3 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۲۹، ۲/ ۱۸۴۔

محدود رکھوں گا دوسروں پر نہ ڈالوں گا۔ (5) اگر اپنے پاس موجود صحیح مال میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اسے گاہک سے نہ چھپائے ورنہ ظالم اور گناہگار ہو گا۔ (6) وزن کرنے اور ناپنے میں فریب نہ کرے بلکہ پورا تولے اور پورا ناپے۔ (7) اصل قیمت کو چھپا کر کسی آدمی کو قیمت میں دھوکہ نہ دے۔ (8) بہت زیادہ نفع نہ لے اگرچہ خریدار کسی مجبوری کی وجہ سے اس زیادتی پر راضی ہو۔ (9) محتاجوں کا مال زیادہ قیمت سے خریدے تاکہ انہیں بھی مَسَرَّت نصیب ہو۔ (10) قرض خواہ کے تقاضے سے پہلے قرض ادا کر دے اور اپنے پاس بلا کر دینے کے بجائے اس کے پاس جا کر دے۔ (11) جس شخص سے معاملہ کرے اگر وہ معاملہ کے بعد پریشان ہو تو اس سے معاملہ فسخ کر دے۔ (12) دنیا کا بازار اسے آخرت کے بازار سے نہ روکے اور آخرت کا بازار مساجد ہیں۔ (13) بازار میں زیادہ دیر رہنے کی کوشش نہ کرے۔[1]

سوال سچا تاجر زیادہ پسندیدہ ہے یا خود کو عبادت کے لئے فارغ رکھنے والا؟

جواب حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن یزید نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے پوچھا گیا: آپ کے نزدیک سچا تاجر زیادہ پسندیدہ ہے یا پھر وہ شخص جس نے خود کو عبادت کے لئے فارغ کر رکھا ہے؟ ارشاد فرمایا: میرے نزدیک سچا تاجر زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ وہ جہاد کر رہا ہوتا ہے کہ ناپ تول اور لین دین کے راستے میں اس کے پاس شیطان آتا ہے تو یوں وہ اس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔[2]

---

1 . . . کیمیائے سعادت، رکن دوم درمعاملات، اصل سوم آداب کسب، ۱/ ۳۲۶ تا ۳۴۰ مُلتقطاً۔

2 . . . احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الاول فی فضل الکسب والحث علیہ، ۲/ ۸۰۔

سوال قبیلۂ قریش کے خوشحال اور مالدار ہونے کا راز کیا تھا؟

جواب قریش سال میں دو مرتبہ تجارتی سفر کرتے تھے، جاڑے کے موسم میں یمن اور گرمی کے موسم میں شام کا سفر کیا کرتے تھے، ہر جگہ کے لوگ ان کے ساتھ تجارتیں کرتے تھے اور قریش ان تجارتوں میں خوب نفع اٹھاتے تھے۔ (1)

قرض اور سود

سوال کس طرح کی چیزیں قرض لی اور دی جاسکتی ہیں؟

جواب جو چیز قرض دی جائے لی جائے اُس کا مِثلی ہونا ضروری ہے یعنی ماپ کی چیز ہو یا تول کی ہو یا گنتی کی ہو مگر گنتی کی چیز میں شرط یہ ہے کہ اُس کے افراد میں زیادہ تفاوُت (یعنی فرق) نہ ہو، جیسے انڈے، اخروٹ، بادام اور اگر گنتی کی چیز میں تفاوُت زیادہ ہو جس کی وجہ سے قیمت میں اختلاف ہو جیسے آم، امرود، ان کو قرض نہیں دے سکتے۔ یونہی ہر قیمی چیز جیسے جانور، مکان، زمین، ان کا قرض دینا صحیح نہیں۔ (2)

سوال قرض کا لین دین کرتے وقت حکمِ قرآنی کیا ہے؟

جواب ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ (پ ۳، البقرۃ: ۲۸۲) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو۔" تفسیر صراط الجنان میں ہے: جب اُدھار کا کوئی معاملہ ہو، خواہ قرض کا لین دین ہو یا خرید و فروخت کا، رقم پہلے دی ہو

---

1 . . . خزائن العرفان، پ ۳۰، قریش، تحت الآیۃ: ۱، ص ۱۱۲۱ ماخوذاً۔

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب البیوع، فصل فی القرض، ۷/ ۴۰۷، بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۷۵۵۔

اور مال بعد میں لینا ہے یا مال اُدھار پر دیدیا اور رقم بعد میں وصول کرنی ہے، یونہی دکان یا مکان کرایہ پر لیتے ہوئے ایڈوانس یا کرایہ کا معاملہ ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں مُعاہَدہ لکھ لینا چاہئے۔ یہ حکم واجب نہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت سی تکالیف سے بچاتا ہے۔[1]

سوال قرض کی ادائیگی کا کوئی وظیفہ بتائیے؟

جواب یہ دعا ”اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ترجمہ: اے اللہ مجھے حلال چیزوں میں کفایت کر، حرام چیزوں سے دور رکھ اور تیرے ماسوا سے مجھے اپنے فضل سے غنی کردے۔“ ہر نماز کے بعد ۱۱، ۱۱ بار اور صبح وشام سو، سو بار روزانہ اوّل و آخر درود شریف۔ اِسی دعا کی نسبت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ اگر تجھ پر مِثْل پہاڑ کے بھی قرض ہو گا تو اسے ادا کردے گا۔[2]

سوال کن کاموں میں جلد بازی شیطان کی طرف سے نہیں؟

جواب منقول ہے کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے مگر اِن چھ کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے نہیں: (1) جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس میں جلدی کرنا (2) مہمان آئے تو اس کی مہمان نوازی کرنا (3) کسی کے مرنے پر اس کی تجہیز و تکفین کرنا (4) بچی کے بالغ ہونے پر اس کی شادی کرنا (5) قرض کی ادائیگی کا وقت آجائے تو اُسے جلد ادا کرنا اور (6) کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنا۔[3]

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۸۲، ۱/ ۴۲۲۔

2 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۱۰، ۵/ ۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۴، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۳۹۔

3 . . . الروض الفائق، المجلس الثالث عشر فی ذکر جھنم، باب صفۃ الفقیر، ص۸۶۔

سوال اپنے مسلمان بھائی کا قرض ادا کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اس پر دَین (قرض) ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: دَین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: اس کا دَین میرے ذمہ ہے۔ تب حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ اِس موقع پر فرمایا: اللہ تعالٰی تمہارے نفس کو آگ سے آزاد کرے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی جان چُھڑائی، جو مسلمان اپنے بھائی کا دَین ادا کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اُس کی جان کو چھوڑ دے گا۔[1]

سوال قرض کی وصولی میں نرمی کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلام سے کہا کرتا تھا کہ جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اس سے نرمی کیا کرو شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر نَرمی فرمائے۔ (مرنے کے بعد) جب وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے بخش دیا۔[2]

سوال ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لینے پر کیا وعیدیں آئی ہیں؟

---

1. ۔۔۔ شرح السنۃ، کتاب البیوع، باب ضمان الدین، ۴/ ۶۰ ۳، حدیث: ۲۱۴۸۔

2. ۔۔۔ مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، ص ۶۵۰، حدیث: ۳۹۹۸۔

جواب (1) حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ادا نہ کرنے کے ارادے سے قرض لیا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے ارشاد فرمائے گا: تو نے یہ گمان کیا کہ میں اپنے بندے کو کسی دوسرے کے حق کی وجہ سے نہیں پکڑوں گا۔ پس اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور دوسرے کی نیکیوں میں ڈال دی جائیں گی اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو دوسرے کے گناہ لے کر اُس پر ڈالے جائیں گے۔[1] (2) حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو آدمی اس عَزْم سے قرض لیتا ہے کہ ادا نہ کرے گا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے چور بن کر ملے گا۔[2]

سوال سود کی حُرمَت کب نازِل ہوئی؟

جواب سود کی حُرمَت ۹ ہجری میں نازل ہوئی اور اس کے ایک سال بعد ۱۰ ہجری میں "حِجَّةُ الْوَداع" کے موقع پر اپنے خُطبوں میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا خوب خوب اعلان فرمایا۔[3]

سوال سود کو کس لئے حرام قرار دیا گیا؟

جواب سود کو حرام فرمانے میں بہت سی حکمتیں ہیں اِن میں سے بعض یہ ہیں: (1) سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ مالی معاوضے والی چیزوں میں بغیر کسی عوض کے مال لیا جاتا ہے اور یہ صریح ناانصافی ہے۔ (2) سود کا رَواج تجارتوں کو خراب کرتا

---

1 . . . معجم کبیر، ۸/ ۲۴۳، حدیث: ۷۹۴۹۔

2 . . . ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب من ادان دیناً لم ینو قضاءہ، ۳/ ۱۴۳، حدیث: ۲۴۱۰۔

3 . . . سیرت مصطفٰی، ص ۵۰۴۔

ہے کہ سود خور کو بے محنت مال کا حاصل ہونا، تجارت کی مَشقّتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی مُعاشَرت کو ضَرَر پہنچاتی ہے۔(3)سود کے رَواج سے باہمی محبت کے سُلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرضِ حَسَن سے اِمداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔(4)سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خور اپنے مقروض کی تباہی وبربادی کا خواہش مند رہتا ہے۔[1]

سوال سود کے معاشرتی زندگی پر کیا نقصانات مُرتَّب ہوتے ہیں؟

جواب سود والا بے رحم ہوجاتا ہے، وہ مفت میں کسی کو رقم دینے کا تصوّر نہیں کرتا، انسانی ہمدردی اس سے رُخصت ہوجاتی ہے، قرض لینے والا ڈوبے، مرے، تباہ ہو یہ بَہر صورت اُسے نچوڑنے پر تُلا رہتا ہے۔[2]

سوال سود کے مَعاشی نقصان بتایئے؟

جواب سود کے سبب ملک سے تجارت کا دیوالیہ نکل جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دولت چند اداروں ہی میں محدود ہو کر رہ جاتی ہے اور یہ دولت(Wealth) کہ جس کے ذریعے تجارت (Trade) ہوتی ہے جب چند اداروں ہی تک مَحْدُود ہوجائے گی تو مَعِیْشَت کی گاڑی کا پہیّا بھی رک جائے گا۔[3]

سوال سود کھانے والا بروزِ قیامت کس حال میں ہو گا؟

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۷۵، ۱/ ۴۱۲۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۷۵، ۱/ ۴۱۳۔

3 ... سود اور اس کا علاج، ص۴۰ ماخوذاً۔

جواب ان کے پیٹ ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مکان اور شیشے کی طرح چمکیں گے کہ لوگوں کو ان کی حالت نظر آئے، ان میں سانپ اور بچھو بھرے ہوں گے۔[1]

ذبح

سوال ذَبح کرتے وقت کونسے الفاظ کہنا مستحب ہیں اور کیا احتیاط ضروری ہے؟

جواب مستحب یہ ہے کہ ذَبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہے یعنی بِسْمِ اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کے درمیان واوٗ نہ لائے اور بِسْمِ اللّٰہِ کی "ہ" کو ظاہر کرنا چاہیے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اس کا تلفظ اس طرح کرتے ہیں کہ "ہ" ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام ذکر کرنا ہے تو جانور حلال ہے اور اگر یہ مقصود نہ ہو اور "ہ" کا چھوڑنا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں۔[2]

سوال گائے، بکری وغیرہ کو کس جگہ سے ذبح کیا جائے؟

جواب ذَبح کی جگہ حَلْق اور لَبَّہ کے مابین ہے۔[3] لَبَّہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔ لہٰذا گلے کے بالائی، درمیانی یا نچلے جس جگہ سے بھی ذبح کیا جائے گا جانور حلال ہو گا۔[4]

سوال نَحْر کا مطلب بتایئے اور کیا اونٹ کو بجائے نَحْر کے ذَبح کیا جاسکتا ہے؟

جواب حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نَحْر کہتے ہیں۔

---

1 - - - ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۱، حدیث: ۲۲۷۳، مفہوماً۔

2 - - - درمختار مع ردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۳۔

3 - - - بخاری، کتاب الذبائح، باب النحر والذبائح، ۳/ ۵۶۲۔

4 - - - درمختار مع ردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/ ۴۹۱۔

اونٹ کو نَحْر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذَبح کرنا سنت ہے اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذَبح کیا اور گائے وغیرہ کو نَحْر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔[1]

سوال اونٹ کو تین جگہ سے نحر کرنا کیسا ہے؟

جواب عوام میں یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ ذبح کیا جاتا ہے غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔[2]

سوال ذبح کرتے ہوئے جانور کا سر ہی الگ کر دیا تو جانور حلال ہو گا یا نہیں؟

جواب اس طرح ذبح کرنا کہ چُھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے مگر وہ ذَبِیحہ کھایا جائے گا یعنی کَراہت اُس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں۔[3] عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ذبح کرنے میں اگر سَر جدا ہو جائے تو اس سر کا کھانا مکروہ ہے یہ کتبِ فقہ میں نظر سے نہیں گزرا بلکہ فُقَہا کا یہ ارشاد کہ ذبیحہ کھایا جائے گا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سر بھی کھایا جائے گا۔[4]

سوال جانور کو بلا وجہ تکلیف پہنچانا کیسا ہے؟

جواب ہر وہ فعل جس سے جانور کو بِلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہو ٹھنڈا ہونے سے پہلے اُس کی کھال اُتارنا، اُس کے اعضا کاٹنا یا ذبح

---

1. . . . فتاوی ھندیة، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنه ــــ الخ، ۵/ ۲۸۵۔
2. . . . بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۱۲۔
3. . . . ھدایة، کتاب الذبائح، ۲/ ۳۵۰۔
4. . . . بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۱۵۔

سے پہلے اُس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا، یونہی جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔[1]

سوال: کس صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیے بغیر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے؟

جواب: بھول کر ”بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر“ کہے بغیر جانور ذبح کر دیا تو اس صورت میں اس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے۔[2]

سوال: کیا بِسْمِ اللہ پڑھ کر ذبح کرنے کے باوجود بھی جانور حرام ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ بِسْمِ اللہ کسی دوسرے مقصد سے پڑھی اور جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حَلال نہیں اور اگر زبان سے بِسْمِ اللہ کہی اور دل میں یہ نیت حاضر نہیں کہ جانور ذبح کرنے کے لیے بِسْمِ اللہ کہتا ہوں تو جانور حلال ہے۔[3]

سوال: بِسْمِ اللہ کہہ کر پانی پیا یا چھری تیز کی پھر ذبح کیا تو کیا جانور حلال ہو جائے گا؟

جواب: بِسْمِ اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور مجلس بدلنے نہ پائے اگر مجلس بدل گئی اور عملِ کثیر بیچ میں پایا گیا تو جانور حلال نہ ہوا۔ ایک لقمہ کھایا یا ذرا سا پانی پیا یا چُھری تیز کر لی یہ عملِ قلیل ہے جانور اس صورت میں حَلال ہے۔[4]

---

1 ۔ ۔ ۔ هداية، کتاب الذبائح، ۲/ ۳۵۰، بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۱۵۔

2 ۔ ۔ ۔ هداية، کتاب الذبائح، ۲/ ۳۴۷۔

3 ۔ ۔ ۔ درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۴۔

4 ۔ ۔ ۔ درمختار مع ردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۴۔

سوال کیا دو بکریوں کو ایک ساتھ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر ذبح کیا جاسکتا ہے؟

جواب دو بکریوں کو نیچے اوپر لِٹا کر دونوں کو ایک ساتھ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر ذَبح کر دیا دونوں حلال ہیں اور اگر ایک کو ذبح کرکے فوراً دوسری کو ذبح کرنا چاہتا ہے تو اُس کو پھر بِسْمِ اللّٰہ پڑھنی ہوگی پہلے جو پڑھ چکا ہے وہ دوسری کے لیے کافی نہیں۔[1]

سوال جانور کو ذبح کیلئے لِٹایا، بِسْمِ اللّٰہ پڑھی تھی کہ جانور بھاگا پھر اسے پکڑ کر لایا تو دوبارہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھنی ہوگی یا پہلے جو پڑھی تھی وہ کافی ہوگی؟

جواب بکری ذبح کے لیے لِٹائی تھی بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر ذبح کرنا چاہتا تھا کہ وہ اٹھ کر بھاگ گئی پھر اُسے پکڑ کے لایا اور لٹایا تو اب دوبارہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھے کیونکہ پہلے کا پڑھنا ختم ہو گیا۔[2] اسی طرح بکریوں کا ریوڑ دیکھا اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر اُن میں سے ایک بکری پکڑ لایا اور ذبح کر دی اور اس وقت جان بوجھ کر یہ سوچ کر بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھی کہ پہلے پڑھ چکا ہے ایسی صورت میں وہ بکری حرام ہو گئی۔[3]

سوال گائے یا اونٹ وغیرہ ذبح کے وقت بھاگ جائیں اور پکڑ میں نہ آئیں تو کیا کریں؟

جواب پالا ہوا جانور اگر بھاگ جائے اور پکڑنے میں نہ آئے تو اس کے لیے ذبح اِضْطِراری جائز ہے یعنی تیر یا نیزہ وغیرہ سے بہ نیتِ ذبح بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر ماریں اور اس کے لیے گردن میں ہی ذبح کرنا ضروری نہیں بلکہ جس جگہ بھی زخمی کر دیا جائے کافی ہے۔[4] گائے، بیل، اونٹ اگر بھاگ جائیں اور پکڑ میں نہ آئیں

---

1 . . . درمختار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۴۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنہ۔۔۔الخ، ۵/ ۲۸۹۔

3 . . . بدائع الصنائع، کتاب الذبائح والصیود، باب مایرجع الی محل الذکاۃ، ۴/ ۱۷۳۔

4 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۵۔

تو ان کے لئے بھی ذبح اِضطِراری ہو سکتا ہے۔[1]

قربانی

سوال قربانی کی فضیلت اور باوجودِ اِستِطاعت نہ کرنے کی کیا وعید ہے؟

جواب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتشِ جہنّم سے حِجاب (یعنی روک) ہو جائے گی۔[2] نیز فرمایا: اے فاطمہ ! اپنی قربانی کے پاس حاضر رہو کیونکہ اِس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[3] اور اِستطاعت کے باوجود نہ کرنے والوں کے مُتعلق فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسعَت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔[4]

سوال قربانی کے وقت کیا نیّت ہونی چاہئے؟

جواب ذَبح کرتے وَقت یا اپنی قُربانی ہو رہی ہو اُس کے پاس حاضِر رہتے وَقت ادائے سنّت کی نیّت ہونی چاہئے اور ساتھ ہی یہ بھی نیّت کرے کہ میں جس طرح آج راہِ خدا میں جانور قربان کر رہا ہوں، بوقتِ ضَرورت اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی جان بھی قربان کر دوں گا نیز یہ بھی نیّت ہو کہ جانور ذَبح کر کے اپنے نفسِ اَمّارہ

---

1 . . . ھدایۃ، کتاب الذبائح، ۲/ ۳۵۰۔

2 . . . معجم کبیر، ۳/ ۸۴، حدیث: ۲۷۳۶۔

3 . . . سنن کبری للبیھقی، کتاب الضحایا، باب ما یستحب للمرء ـــ الخ، ۹/ ۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱۔

4 . . . ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ام لا، ۳/ ۵۲۹، حدیث: ۳۱۲۳۔

کو بھی ذبح کر رہا ہوں اور آئندہ گناہوں سے بچوں گا۔[1]

سوال: قربانی کی استطاعت نہ رکھنے والا شخص قربانی کا ثواب کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: جو قربانی نہ کر سکے وہ بھی اس عَشَرہ (ذوالحجۃ الحرام کے ابتِدائی دس ایام) میں حجامت نہ کرائے (بال و ناخن نہ کاٹے)، بقرہ عید کے دن بعدِ نمازِ عید حجامت کرائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (قربانی کا) ثواب پائے گا۔[2]

سوال: کیا قربانی کے بجائے اُس کی رقم صدقہ کر دینا کافی ہو گا؟

جواب: قربانی کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کر دی جائے یہ ناکافی ہے۔[3]

سوال: چاند نظر آنے سے قربانی کرنے تک ناخن اور بال نہ کاٹنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: جو امیر وُجُوباً یا فقیر نَفلاً قُربانی کا ارادہ کرے وہ ذوالحجۃ الحرام کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخُن بال اور (اپنے بدن کی) مُردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تاکہ حاجیوں سے قَدْرے (یعنی تھوڑی) مُشابہَت ہو جائے کہ وہ لوگ اِحرام میں حجامت نہیں کرا سکتے اور تاکہ قربانی ہر بال، ناخُن (کے لیے جہنم سے آزادی) کا فِدیہ بن جائے۔ یہ حکم اِستِحبابی ہے وُجُوبی نہیں (یعنی واجِب نہیں،

---

1. ... ابلق گھوڑے سوار، ص ۱۷۔
2. ... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۷۰۔
3. ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی تفسیرھا...الخ، ۵/ ۲۹۳۔

مُستَحَب ہے)۔[1]

سوال: صاحبِ نصاب نہ ہونے کے باوجود کس شخص پر قربانی واجب ہے؟

جواب: جو شخص مالکِ نصاب نہیں ہے اس نے قربانی کی مَنّت مانی تو اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہے یا اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خریدا تو اس جانور کی قربانی واجب ہے۔[2]

سوال: کس صورت میں مالدار مالکِ نِصاب پر قربانی واجب نہیں؟

جواب: مالدار مالکِ نِصاب اگر مسافر ہے تو اس صورت میں اس پر قربانی واجب نہیں کیونکہ قربانی واجب ہونے کے لئے مُقیم ہونا شرط ہے۔[3]

سوال: ابتدائے وقت میں وجوبِ قربانی کی شرائط نہیں پائی گئیں اور آخر وقت میں پائی گئیں تو قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ ضَرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وَقْت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وَقت میں اس کا اَہْل نہ تھا وُجُوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وَقْت میں (یعنی 12 ذُوالحِجّہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اَہْل ہو گیا یعنی وُجُوب کے شرائط پائے گئے تو اُس پر واجِب ہو گئی اور اگر ابتدائے وَقْت میں واجِب تھی اور ابھی (قربانی) کی نہیں اور آخِر وَقْت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجِب نہ رہی۔[4]

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۷۰۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی تفسیرھا و رکنھا۔۔۔الخ، ۵/ ۲۹۱۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی تفسیرھا و رکنھا۔۔۔الخ، ۵/ ۲۹۲۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب الاول فی تفسیرھا۔۔۔الخ، ۵/ ۲۹۳۔

سوال کیا پورے گھر کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی کفایت کر سکتی ہے ؟

جواب نہیں کر سکتی۔ بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قربان کرتے ہیں حالانکہ بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہوسکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہو سکتا ہے۔[1]

سوال کس صورت میں عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے ؟

جواب قربانی کرتے وَقْت جانور اُچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا یہ عیب مُضِر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اُچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر لایا گیا اور ذَبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔[2]

سوال کس صورت میں قربانی کرنے والا قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا؟

جواب قربانی اگر مَنّت کی ہے تو اُس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اَغْنِیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دینا واجب ہے، وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[3] یونہی اگر میّت نے قربانی کی وصیّت کی تھی تو اَب بھی

---

1 . . . ابلق گھوڑے سوار، ص۸۔

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۳۹ ، بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۲۔

3 . . . تبیین الحقائق، کتاب الاضحیۃ، ۶/ ۴۸۶۔

اس میں سے نہ کھائے بلکہ سارا گوشت صدقہ کردے۔[1]

سوال اپنی قربانی کی کھال بیچنا کیسا ہے؟

جواب یہاں نیّت کا اعتِبار ہے۔ اگر اپنی قربانی کی کھال اپنی ذات کے لیے رقم کے عِوَض بیچی تو یوں بیچنا بھی ناجائز ہے اور یہ رقم اِس شخص کے حق میں مالِ خَبیث ہے اوراِس کا صَدَقہ کرنا واجِب ہے لہٰذا کسی شَرعی فقیر کو دیدے اور توبہ بھی کرے اور اگر کسی کارِ خیر کے لیے مَثَلاً مسجد میں دینے ہی کی نیّت سے بیچی تو بیچنا بھی جائز ہے اوراب مسجِد میں دینے میں کوئی حَرَج (بھی) نہیں۔[2]

کھانا

سوال "فیضانِ سنّت" میں دی گئی کھانے کی 43 نیتوں میں سے کوئی 6 بیان کیجئے؟

جواب (1، 2) کھانے سے قبل اور بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ، مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) (3) عبادت پر قوت حاصل کروں گا (4) اِتّباعِ سنّت میں دستر خوان پر کھاؤں گا (5) کھانے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھوں گا (6) سنت کے مطابق بیٹھ کر کھاؤں گا (7) تین انگلیوں سے کھاؤں گا (8) جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھا لوں گا (9) کھانے کے بعد بمع اول و آخر دُرود شریف مسنون دعائیں پڑھوں گا (10) خلال کروں گا۔[3]

سوال وہ کونسے بزرگ ہیں جو بھوکا رہنے پر بہت زور دیا کرتے اور اس کی کیا وجہ بیان

---

1. . . ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۴۲۔
2. . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، الباب السادس فی بیان مایستحب۔۔۔الخ، ۵/ ۳۰۱، ابلق گھوڑے سوار، ص ۲۸۔
3. . . فیضانِ سنّت، ص ۱۸۲، ماخوذاً۔

فرماتے تھے؟

جواب حضرت سیدنا بایزید بسطامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے بھوکا رہنے پر بہت زیادہ زور دینے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر فرعون بھوکا ہوتا تو کبھی خدائی کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر قارون بھوکا ہوتا تو کبھی بَغاوت نہ کرتا۔(مطلب یہ کہ ان لوگوں پر مال کی فراوانی ہوئی تو سرکش ہوگئے)[1]

سوال کھانے سے پہلے کی دعا اور اس کی برکت بیان کیجئے؟

جواب ”بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“ اس کی برکت یہ ہے کہ اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اثر نہیں کرے گا۔[2]

سوال حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے کا فائدہ بتائیے؟

جواب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کھانے سے پہلے اور بعد وُضو (یعنی ہاتھ منہ دھونا) رزق میں کُشادگی کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔[3]

سوال پیٹ بھر کر کھانے سے متعلق امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ”ایک بار کے علاوہ میں

---

1 . . . کشف المحجوب، باب آدابھم فی الاکل، ص ۳۹۰۔

2 . . . مسند الفردوس، ۱/ ۱۶۸، حدیث: ۱۱۱۳۔

3 . . . کنز العمال، ۸/ ۱۰۶، حدیث: ۴۰۷۵۵۔

نے 16 سال سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کیونکہ شِکم سَیری بدن کو بھاری، دل کو سخت اور عقل کو زائل کرتی ہے نیز نیند لاتی اور عبادت میں کمزوری کا باعث ہے۔"[1]

سوال کھڑے ہو کر کھانے کا طِبّی نقصان کیا ہے؟

جواب اِٹلی کے ایک ماہرِ اَغذِیہ ڈاکٹر کا کہنا ہے: کھڑے ہو کر کھانا کھانے سے تِلّی اور دل کی بیماریاں نیز نفسیاتی اَمراض پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات انسان ایسا پاگل ہو جاتا ہے کہ اپنوں تک کو پہچان نہیں پاتا۔[2]

سوال کھانے کی پانچ سنتیں اور آداب بیان کیجئے؟

جواب (1) اپنے آگے سے کھائے (2) کوئی ساتھ کھا رہا ہو اُس کے آگے سے نہ کھائے (3) رِکابی کے درمِیان سے نہ کھائے (4) پہلے دستر خوان اُٹھایا جائے اِس کے بعد کھانے والے اٹھیں۔ (افسوس! آج کل عُموماً الٹا انداز ہے یعنی پہلے کھانے والے اُٹھتے ہیں اِس کے بعد دستر خوان اُٹھایا جاتا ہے) (5) دوسرے بھی کھانے میں شامل ہوں تو اُس وَقْت تک ہاتھ نہ روکے جب تک سارے فارِغ نہ ہو جائیں۔[3]

سوال ٹیک لگا کر کھانے کے طِبّی نقصانات کیا ہیں؟

جواب (1) کھانا اچّھی طرح چبایا نہیں جا سکے گا اور اس میں لُعاب جس مقدار میں ملنا چاہئے اُتنا نہیں ملے گا جو کہ مِعدے میں جا کر نَشاستہ دار غذاؤں کو ہَضم کر سکے

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/۱۳۵، رقم: ۱۳۳۸۲۔

2 . . . فیضانِ سنّت، ص ۲۳۰۔

3 . . . فیضانِ سنّت، ص ۲۴۱۔

اور یوں نِظامِ اِنْہِضام (یعنی ہاضِمہ) مُتأثِّر ہو گا (2) ٹیک لگا کر بیٹھنے سے مِعدہ پھیل جاتا ہے لہٰذا اس طرح غیر ضَروری خوراک مِعدے میں چلی جائے گی اور ہاضِمہ خراب ہو گا (3) ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔ [1]

سوال "فیضانِ سنت" میں بیان کردہ تنگدستی کے اسباب میں سے 9 اسباب بیان کیجئے؟

جواب (1) بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا (2) میّت کے قریب بیٹھ کر کھانا (3) نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر کرنا (4) جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُسی میں ہاتھ دھونا (5) خِلال کرتے وَقت جو ریشہ نکلے اسے پھر منہ میں رکھ لینا (6) زیادہ سونے کی عادت (7) رات کو جھاڑو دینا (8) والدین کو اُن کے نام سے پکارنا (9) نماز میں سستی کرنا۔ [2]

سوال کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کی ترتیب بیان کیجئے؟

جواب حضرت سیِّدُنا کَعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انگوٹھا، شہادت والی اور درمِیانی انگلی ملا کر تین اُنگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں پُونچھنے سے پہلے چاٹ لیا، سب سے پہلے درمیانی پھر شہادت والی اور پھر انگوٹھا شریف چاٹا۔ [3]

سوال کھانے کے بعد برتن چاٹنے کی حکمت بتائیے؟

---

1 . . . فیضانِ سنّت، ص ۲۵۳۔

2 . . . فیضانِ سنّت، ص ۲۶۴۔

3 . . . معجم اوسط، ۱/۴۴۸، حدیث: ۱۶۴۹۔

جواب حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: برتن چاٹنے میں کھانے کا ادب ہے، اِس کو بربادی سے بچانا ہے، برتن یوں ہی چھوڑ دینے سے اِس پر مکّھیاں بِھنبِھناتی ہیں، برتن میں لگے ہوئے کھانے کے اَجزاء مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ نالیوں، گندگیوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں، جس سے اُس کی سخت بے اَدَبی ہوتی ہے۔ اگر ایک وقت میں ہر فرد چند دانے بھی برتن میں چھوڑ کر ضائع کر دے تو روزانہ کئی من کھانا برباد ہو گا۔ غرض یہ کہ برتن چاٹنے میں کئی حکمتیں ہیں۔ [1]

سوال روٹی کا کنارہ توڑ کر الگ کر لینا اور صرف درمیان کا حصہ کھالینا کیسا ہے؟

جواب روٹی کا کَنارا توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کا حصہ کھالینا اِسراف ہے۔ ہاں اگر کَنارے کچّے رہ گئے ہیں، اِس کے کھانے سے نقصان ہو گا تو توڑ سکتا ہے، اِسی طرح یہ معلوم ہے کہ روٹی کے کَنارے دوسرے لوگ کھالیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں، یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصہ پھولا ہوا ہے اُسے کھالیتا ہے باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔ [2]

لباس انگوٹھی اور زیور

سوال حضور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کونسی چادر بہت پسند تھی؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حِبَرَہ (یعنی دھاری دار یمنی چادر) بہت پسند تھی۔ [3]

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۷۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۳۷۷ ماخوذاً۔

3 . . . بخاری، کتاب اللباس، باب البرود ۔۔۔ الخ، ۴/ ۵۴، حدیث: ۵۸۱۲، فیض القدیر، ۵/ ۱۰۵، تحت الحدیث: ۶۵۰۴۔

سوال کیا مرد ایسا لباس پہن سکتا ہے جس کے کناروں پر ریشم لگا ہوا ہو؟

جواب مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار اُنگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار اُنگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔[1]

سوال لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں اور حدیثِ پاک میں اس پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب لباسِ شُہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبّر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص دَرْوِیش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علما کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔[2] سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے (دُنیا میں) شُہرت کا لِباس پہنا قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔[3]

سوال عُلَماء اور فُقَہاء کو کس طرح کا لباس پہننا چاہیے؟

جواب عُلَماء اور فُقَہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے مسائل پوچھنے اور دِینی معلومات حاصل کرنے کا موقع ملے اور علمِ دِین کی عزّت و

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۸۱ ماخوذا۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۰۴۔

3 . . . ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب من لبس شهرة من الثیاب، ۴/ ۱۶۳، حدیث: ۳۶۰۶۔

وَقعت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔[1]

سوال خاص مواقع پر عمدہ کپڑے پہننا کیسا؟

جواب خاص موقع پر مثلاً جُمُعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا مباح (جائز) ہے۔اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اِترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہٰذا اِس سے بچنا ہی چاہئے۔[2]

سوال سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے باریک دوپٹہ اوڑھنے والی کے ساتھ کیا کیا؟

جواب اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن کا باریک دوپٹّہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا۔[3]

سوال نیا کپڑا پہننے کا آغاز کس دن سے کرنا چاہئے؟

جواب نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا شروع کریں کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام طور پر نیا کپڑا جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔[4]

سوال غم دور کرنے اور عقل بڑھانے کا کوئی نسخہ بتائیے؟

جواب حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: جو اپنا لباس صاف رکھے اس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہو گا۔[5]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۸۶، ماخوذاً۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۰۹۔

3 . . . موطا امام مالک، کتاب اللباس، باب مایکرہ للنساء لبسہ من الثیاب، ۲/ ۴۱۰، حدیث: ۱۷۳۹۔

4 . . . اخلاق النبی وادابہ، ذکر وقت لباسہ اذا استجدہ، ص ۱۲۱، حدیث: ۲۵۰۔

5 . . . احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الخامس فی فضل الجمعۃ۔۔۔الخ، بیان آداب الجمعۃ۔۔۔الخ، ۱/ ۲۴۴۔

سوال کیا تعویذ چاندی کی ڈبیہ میں ڈال کر پہنا جاسکتا ہے؟

جواب سونے یا چاندی یا کسی بھی دھات کی ڈِبیہ میں تعویذ پہننا مرد کو جائز نہیں۔ اِسی طرح کسی بھی دھات کی زنجیر خواہ اُس میں تعویذ ہو یا نہ ہو مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ اِسی طرح سونے، چاندی اور اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی تختی یا کَڑا جس پر کچھ لکھا ہوا ہو یا نہ لکھا ہوا ہو اگرچِہ اللہ کا مبارک نام یا کلمۂ طیِّبہ وغیرہ کُھدائی کیا ہوا ہو اُس کا پہننا مرد کے لیے ناجائز ہے۔ عورت سونے چاندی کی ڈِبیہ میں تعویذ پہن سکتی ہے۔ (1)

سوال حدیث میں سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینکے جانے کا کیا واقعہ آیا ہے؟

جواب حضور مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے تو کسی نے اُن صاحب سے کہا: اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور کسی کام میں لانا۔ تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں اسے کبھی نہ لوں گا جبکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے پھینک دیا۔ (2)

سوال پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگوٹھی میں کیا نقش تھا؟

جواب حضور نبیِ مکرّم، رسولِ مُحترم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاندی کی انگوٹھی میں ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ“ نقش تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

---

1. . . . اَحکامِ تعویذات، ص۱۶۶، ۱۷۱ ملتقطاً، فیضانِ سنت، ص۶۹۔
2. . . . مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی طرح خاتم الذہب، ص ۸۹۱، حدیث: ۵۴۷۲۔

کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نَقْش کے مُوافِق اپنی انگوٹھی میں نَقْش کَنْدَہ نہ کرائے۔[1]

سوال اگر اپنا نام انگوٹھی میں کَنْدَہ (یعنی لکھا ہوا) ہو تو بیتُ الْخَلاء میں جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب نام اگر ایسا زیادہ مُعَظَّم (یعنی تعظیم والا) نہ ہو جب بھی حَرفوں کی تعظیم تو چاہیے اور اگر مُتَبَرَّک نام ہو تو پہن کر جانا ناجائز ہے، ہاں! جیب میں رکھ لے تو حرج نہیں۔[2]

زِینت کا بیان

سوال قرآنِ کریم میں بنی آدم کو کس وقت زِینت اِختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب مسجد میں جاتے وقت زینت کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ﴾ (پ۸، الاعراف: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

سوال کون سی صورت میں سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

جواب سیاہ سرمہ (یا کاجل) خوبصورتی کے لئے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3]

سوال بالوں کا بکھرا ہوا ہونا کیسا ہے؟

جواب حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو پَرا گندہ سر

---

1 . . . مسلم، کتاب اللباس، باب لبس النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتما۔۔۔الخ، ص ۸۹۲، حدیث: ۵۴۷۷۔

2 . . . ملفوظات اعلٰی حضرت، ص ۳۲۷۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ، ۵/ ۳۵۹۔

دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، ارشاد فرمایا: کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کرلے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھولے۔[1]

سوال سر کے بالوں میں مانگ نکالنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنتِ مَنْسُوْخَہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے۔[2]

سوال کس حالت میں بال مونڈنا یا ناخُن تراشنا مکروہ ہے؟

جواب جَنابَت کی حالت میں نہ بال مونڈائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے۔[3]

سوال مرد کو جسم کے کس حصے میں مہندی لگانا حرام اور کس حصے میں مستحب ہے؟

جواب ہاتھ پاؤں میں مہندی کی رنگت مرد کے لئے حرام ہے جبکہ سر اور داڑھی میں مستحب۔[4]

سوال کیا مردوں کو داڑھی یا سر کے بالوں میں خِضاب لگانا جائز ہے؟

جواب مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر

---

1. ... ابوداود، کتاب اللباس، باب في غسل الثوب وفي الخلقان، ۴/ ۷۲، حدیث: ۴۰۶۲۔
2. ... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۸۷۔
3. ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر في الختان ۔۔۔ الخ، ۵/ ۳۵۸۔
4. ... فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۴۹۰۔

سیاہ خضاب لگانا منع ہے۔[1]

سوال: خوشبو لگانے میں کون کونسی اچھی نیّتیں کی جاسکتی ہیں؟

جواب: خوشبو لگانے میں اتّباعِ سنت اور (مسجد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجد (کی نیت بھی کی جاسکتی ہے)، فرحتِ دماغ (یعنی دماغ کی تازگی) اوراپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دور کرنے کی نیتیں ہوں تو ہر نیت کا الگ ثواب ملے گا۔[2]

سوال: کس انسان کو داڑھی منڈانا مستحب ہے؟

جواب: اگر عورت کو داڑھی نکلے تو اسے منڈانا مستحب ہے۔[3]

سوال: چہرے پر جھنڈا (Flag) پینٹ کروانا کیسا ہے؟

جواب: چہرے پر پینٹ کے ذریعے پرچم یا کوئی اور ڈیزائن بنانے کی جائز و ناجائز دونوں صورتیں ہوسکتی ہیں۔ جن صورتوں میں چہرہ پر پینٹ کی وجہ سے چہرہ بِگڑا ہوا، بدنُما دکھائی دے ان صورتوں میں پینٹ کرنا، کروانا شرعی اعتبار سے مُثلہ یعنی چہرہ بگاڑنے کے حکم میں ہے اور یہ حرام ہے اور جن صورتوں میں پینٹ کی وجہ سے چہرہ خوبصورت لگے یا کم از کم بِگڑا ہوا نہ لگے تو یہ ناجائز و گناہ نہیں۔

سوال: بدن گودوانا یعنی جسم پر ٹیٹو (Tatto) بنوانا کیسا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بدن گودوانا شرعاً حرام ہے۔[4] مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گُدوانے

---

1 ... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۹۶۔

2 ... اشعۃ اللمعات، خطبۃ الکتاب، ۱/ ۳۷۔

3 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۱۵۔

4 ... فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۳۴۳۔

سے مراد سوئی کے ذریعہ نیل یا سرمہ جسم میں لگا کر نقش و نگار کرانا یا اپنا نام لکھوانا یہ دونوں کام ممنوع ہیں، طریقۂ مشرکین ہیں اور طریقہ کفّار وفُجّار۔[1]

سوال صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے پاس تشریف لے جاتے وقت حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح زینت فرماتے؟

جواب سرورِ کونَین، شہنشاہِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے پاس تشریف لے جانا چاہتے تو پانی میں دیکھ کر اپنے مبارک عمامے اور مُقدّس بالوں کو درست فرماتے۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا نے عرض کی: کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں، بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے کہ بندہ اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس جانے کے لیے زِینت اِختیار کرے۔[2]

بیٹھنے، سونے اور چلنے کے آداب

سوال بیٹھتے وقت مُنہ کس سَمت رکھنا سنّت ہے؟

جواب بیٹھتے وقت کَعۡبَۃُ اللہ شریف کی سَمت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔[3]

سوال اِحْتِبا کسے کہتے ہیں اور کیا یہ سنت ہے؟

جواب اِحْتِبا (بیٹھنے کا ایک انداز) کی صورت یہ ہے کہ آدمی سُرین کو زمین پر رکھ دے اور گُھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۳۱۔

2 . . . اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الجاہ والریاء، بیان حقیقۃ الریاء ــــ الخ، ۱۰/ ۹۳۔

3 . . . ابوداود، کتاب الجنائز، باب الجلوس عند القبر، ۳/ ۲۸۶، حدیث: ۳۲۱۲ ماخوذاً۔

سے پکڑ لے اس قِسم کا بیٹھنا تواضع اور اِنکسار میں شمار ہوتا ہے۔[1] حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے اِحتبا کرتے۔[2]

سوال کون سے جانوروں کی کھال پر بیٹھنا منع ہے اور کیوں؟

جواب شیر اور چیتے کی کھال پر بیٹھنا منع ہے کیونکہ اس سے غرور پیدا ہوتا ہے۔[3]

سوال مجلس کے اِختتام پر کون سی دعا پڑھی جاتی ہے اور اس کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چند کلمات ہیں کہ جو شخص مجلس سے فارِغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا تو یہ اُس کے گناہوں کے لیے کفّارہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں ان کو کہے گا تو یہ اُس کے لیے تصدیق کی مُہر ہو جاتے ہیں جس طرح کسی تحریر پر انگوٹھی سے مُہر لگائی جاتی ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔[4]

سوال حدیثِ پاک میں رات کے وقت بَرتن چُھپانے کا کیا حکم ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اس میں وبا اُترتی ہے، اگر وہ ایسی جگہ سے گزرے جہاں کوئی بَرتن چُھپا (ڈھکا) ہوا نہ ہو یا مَشک کا

---

1. ...بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۲۔
2. ...مشكاة المصابيح، كتاب الآداب، باب الجلوس والنوم والمشی، ۲/ ۱۷۴، حديث: ۴۷۱۳۔
3. ...اسلامی زندگی، ص ۸۴۔
4. ...ابوداود، كتاب الادب، باب فی كفارة المجلس، ۴/ ۳۴۷، حديث: ۴۸۵۷۔

منہ بندھا ہوا نہ ہو تو وہ وبا اس میں اُتر جاتی ہے۔[1] اسی لئے فرمایا گیا کہ شام کے وقت بَرتن چُھپا دو اور مُشک کا منہ باندھ دو، اگر کچھ نہ ملے تو بِسْمِ الله کہہ کر ایک لکڑی آڑی کر کے رکھ دے۔[2]

سوال سوتے وقت کون سا عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ایمان پر خاتِمہ ہو گا؟

جواب سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کر لیں، اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[3]

سوال سوتے وقت کون سا عمل کرنے سے ناگہانی آفات سے حفاظت ہوتی ہے؟

جواب اگر سوتے وقت آیۃُ الکُرسی پڑھ لے تو رات بھر وہ مکان چوری، آگ اور ناگَہانی آفات سے محفوظ رہے گا اور پڑھنے والا بد خوابی اور جِنّات کے خَلَل سے بچا رہے گا۔[4]

سوال قرآنِ کریم میں نیک بندوں کے چلنے کا انداز کیا بتایا گیا ہے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۶۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔ یعنی اِطمینان و وقار کے ساتھ مُتَواضِعانہ شان سے نہ کہ متکبِّرانہ طریقہ پر، جُوتے کھٹکھٹاتے، پاؤں زور سے مارتے، اِتراتے کہ یہ متکبِّرین کی شان ہے

---

1 . . . مسلم، کتاب الاشربة، باب الامر بتغطية الاناء۔۔۔الخ، ص ۸۵۹، حدیث: ۵۲۵۵۔

2 . . . مسلم، کتاب الاشربة، باب الامر بتغطية الاناء۔۔۔الخ، ص ۸۵۸، حدیث: ۵۲۴۶۔

3 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۱۔

4 . . . اسلامی زندگی، ص ۱۳۰۔

اور شَرع نے اس کو منع فرمایا۔[1]

سوال: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح چلتے تھے؟

جواب: حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو جُھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔[2]

سوال: چلتے چلتے دو آدمیوں کے بیچ کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملنے پر وہ کیا کریں؟

جواب: راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیا جائے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔[3]

سوال: وہ کون سی زمین ہے جس پر چلنا حرام ہے؟

جواب: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔[4] بلکہ نئے راستے کا صِرف گُمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔[5]

سوال: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کا کیا ثواب ہے؟

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۳، ص۶۷۸۔

2 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، ۴/ ۳۴۹، حدیث: ۴۸۶۳۔

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل۔۔۔الخ، ۴/ ۴۵۰، حدیث: ۵۲۰۰۔

4 . . . ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب القول مرجح علی الفعل، ۱/ ۶۱۲۔

5 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۸۳۔

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی اُس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ایک نیکی لکھ دی گئی تو وہ اُس نیکی کے سبب اُسے جنّت میں داخِل فرمادے گا۔[1] نیز مروی ہے کہ حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا سوائے یہ کہ اس نے راستے سے کانٹے دار شاخ کو ہٹادیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا یہ عمل قبول فرما کر اُسے جنت میں داخل فرمادیا۔[2]

سلام اور مصافحہ

سوال: سب سے پہلے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کے الفاظ کس نے ادا کئے؟

جواب: سب سے پہلے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کے الفاظ حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ادا کئے اور جواب میں فرشتوں نے ''وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ'' کے الفاظ کہے۔[3]

سوال: سلام میں بخل کرنے والے کو حدیث شریف میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔[4]

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کون سے تین افراد کا ضامن ہے؟

---

1 ۔۔۔معجم اوسط، ۱/ ۱۹، حدیث: ۳۲۔

2 ۔۔۔ابوداود، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، ۴/ ۴۶۲، حدیث: ۵۲۴۵۔

3 ۔۔۔بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، ۴/ ۱۶۴، حدیث: ۶۲۲۷۔

4 ۔۔۔معجم صغیر، ۱/ ۱۲۱، حدیث: ۳۳۶۔

جواب حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین اشخاص کا ضامن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے، اگر زندہ رہیں تو رزق دیئے جائیں اور اگر مر جائیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا: (1) جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا ضامن ہے (2) جو مسجد کی طرف چلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا ضامن ہے اور (3) جو راہِ خدا میں نکلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا ضامن ہے۔[1]

سوال حدیثِ پاک کی روشنی میں بتائیے کہ کون کس کو سلام کرے؟

جواب حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے لوگ زیادہ کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔[2] نیز فتاویٰ عالمگیری میں ہے: پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔[3]

سوال ایک جگہ جمع لوگوں کو کسی نے آکر سلام کیا تو کس پر جواب دینا لازم ہو گا؟

جواب لوگ جمع ہوں اور کوئی آکر سلام کرے تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی جواب نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے۔[4]

سوال گھر میں برکت کا کوئی نسخہ بتائیے؟

---

1. ۔۔۔ الاحسان، کتاب البر والاحسان، باب الرحمۃ، ۱/۳۵۹، حدیث: ۴۹۹۔
2. ۔۔۔ مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی۔۔۔ الخ، ص ۹۱۸، حدیث: ۵۶۴۶۔
   بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم القلیل علی الکثیر، ۴/۱۶۶، حدیث: ۶۲۳۱۔
3. ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/۳۲۵۔
4. ۔۔۔ فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ۵/۳۲۵۔

جواب جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کیا کریں اس سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔ مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہو گا۔[1]

سوال کس عمل سے "سلام" کی تکمیل ہوتی ہے؟

جواب سلام کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنے سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ حضور نبیِّ مکرّم، رسولِ مُحتشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مِزاج کیسا ہے؟[2] اور پوری تَحِیَّت (یعنی سلام کی تکمیل) یہ ہے کہ مُصافَحہ بھی کیا جائے۔[3]

سوال سب سے پہلے حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُصافَحہ کا شَرَف کن کو حاصل ہوا؟

جواب وہ یمنی افراد تھے جنہوں نے سب سے پہلے مکی مدنی آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مصافحہ کیا تھا۔ حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ یمن بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیِّ کریم، رءُوف

---

1 . . . ترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، ۴/ ۳۲۰، حدیث: ۲۷۰۷۔

2 . . . مریض کے سر یا پیشانی پر ہاتھ رکھ کر عیادت کرنا اُس وقت ہے جب کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو اور مریض کی خود خواہش ہو ورنہ اُس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے۔ (بہار شریعت، ۳/ ۵۰۵ ماخوذاً)

3 . . . ترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجاء فی المصافحۃ، ۴/ ۳۳۴، حدیث: ۲۷۴۰۔

رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔[1]

سوال مُصَافَحہ کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہو سکے تو یہ دعا بھی پڑھیں: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔[2]

سوال مُصافَحَہ کی برکت سے کونسے باطنی مرض کا خاتمہ ہوتا ہے؟

جواب آپس میں ہاتھ ملانے سے بُغض و کینہ ختم ہوتا ہے۔ حضور تاجدارِ دوجہان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو اس سے کِیْنَہ جاتا رہتا ہے اور تحفہ بھیجو آپس میں محبت ہوگی اور دشمنی جاتی رہے گی۔[3]

سوال خوشی کے موقع پر گلے ملنا کیسا ہے؟

جواب خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنّت ہے۔[4] حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت زید بن حارِثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ طیّبہ آئے تو اُس وقت حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے گھر میں تھے۔ حضرت زید

---

1 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی المصافحۃ، ۴/ ۴۵۳، حدیث: ۵۲۱۳۔

2 . . . سنتیں اور آداب، ص۲۸۔

3 . . . موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المهاجرة، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱۔

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۵۹۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شانۂ رسالت پر حاضر ہوئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھے اور کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے اور اُن سے مُعانَقَہ کیا اور ان کو بوسہ دیا۔[1]

سوال بزرگانِ دین کی دَست بوسی کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب شَیْخُ الْمَشَائِخ حضرت سیدنا بابا فَرِیْدُ الدِّیْن گنج شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔[2]

قرآنِ کریم (فضائل و معلومات)

سوال قرآنِ پاک حفظ کرنے کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مُکَلَّف (یعنی عاقل بالغ) مسلمان پر فرضِ عَیْن ہے اور پورے قرآنِ مجید کا حِفْظ کرنا فرضِ کفایہ ہے (کہ اگر چند مسلمان حفظ کرلیں تو دوسروں کے ذمے زبانی یاد کرنا لازم نہیں رہے گا) اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کی مثل تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا یاد کرنا ہر ایک کیلئے واجب ہے۔[3]

---

1 . . . ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی المعانقۃ والقبلۃ، ۴/۳۳۵، حدیث: ۲۷۴۱۔

2 . . . ہشت بہشت، ص۳۸۲۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/۳۱۵۔

سوال کم عرصہ میں حفظ کرنے والے بعض بزرگوں کے نام بتایئے؟

جواب تھوڑی مدت میں حفظ کرنے والے چند بزرگوں کے نام یہ ہیں: (1) حضرت سیدنا امام محمد بن حسن شَیْبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے سات دن میں حفظ کیا۔[1]

(2) سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے ایک ماہ میں حفظ کیا۔[2]

(3) حضرت سیدنا محمد معصوم نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے 3 مہینے میں حفظ کیا۔[3]

سوال شیطان آدمی کے کس عمل سے روتا ہے؟

جواب جب اولادِ آدم میں سے کوئی شخص تلاوتِ قرآن کرتا ہے اور سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان زار و قطار روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابنِ آدم کو سجدے کا حکم ملا اور اس نے سجدہ کرلیا۔ اس کے لئے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا میرے لیے دوزخ ہے۔[4]

سوال قرآنِ مجید میں کس کی آواز کو سب سے بُرا فرمایا گیا ہے؟

جواب قرآنِ کریم میں گدھے کی آواز کو سب سے برا کہا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اَنۡكَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِيۡرِ﴾ (پ ۲۱، لقمان: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی۔

سوال سات مشہور قاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے نام بتایئے؟

---

1 . . . مناقب امام اعظم للکردری، الامام محمد حفظ القران فی سبعۃ ایام، ۲/ ۱۵۵۔

2 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸۔

3 . . . جامع کرامات اولیاء، محمد معصوم النقشبندی، ۱/ ۳۳۳۔

4 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر۔۔۔ الخ، ص ۵۸، حدیث: ۲۴۴۔

جواب سات مشہور قُرّاء صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے نام یہ ہیں: (1) امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (2) امیر المؤمنین حضرت سیدنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (3) حضرت سیدنا اُبَیِّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (4) حضرت سیدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (5) حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (6) حضرت سیدنا الدرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (7) حضرت سیدنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔[1]

سوال قِراءَتِ سَبْعَہ کے اماموں کے نام کیا ہیں؟

جواب قِراءَتِ سَبْعَہ کے اماموں کے نام یہ ہیں: (1) حضرت سیدنا امام نافع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّافِع۔ (2) حضرت سیدنا امام عبدُ اللہ بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر۔ (3) حضرت سیدنا امام ابو عمرو ذَبّان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ (4) حضرت سیدنا امام عبدُ اللہ ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر۔ (5) حضرت سیدنا امام عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ (6) حضرت سیدنا امام حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ (7) حضرت سیدنا امام کِسائی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی۔[2]

سوال قرآنِ کریم میں لفظ "سورۃ" کتنی بار آیا ہے؟

جواب قرآنِ پاک میں لفظ "سورۃ" 9 بار آیا ہے۔

سوال قرآنِ کریم میں مذکور "اَرْذَلِ الْعُمُر" سے کیا مراد ہے؟

---

1 . . . الاتقان، النوع العشرون فی معرفۃ حفاظہ ورواتہ، فصل فی ذکر المشتہرین بالاقراء، ۱/ ۲۲۸۔

2 . . . الاتقان، النوع العشرون فی معرفۃ حفاظہ ورواتہ، فصل فی ذکر المشتہرین بالاقراء، ۱/ ۲۲۹۔

الکنز فی قراءات العشر، ص ۲۰، ۲۳، مُلتقطاً۔

جواب ﴿ جس کا زمانہ عمرِ انسانی کے مَراتِب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قُوٰی (طاقتیں)اور حَواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے۔[1]

سوال ﴿ وہ کون لوگ ہیں جو ''اَرْذَلِ الْعُمُر'' کی حالت سے محفوظ رہیں گے؟

جواب ﴿ جو قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے اَحکامات پر عمل پیرا ہو، اسی طرح باعمل علمائے کرام ''اَرْذَلِ الْعُمُر'' کی حالت سے محفوظ رہیں گے بلکہ جوں جوں ان کی عمر میں اضافہ ہو گا ان کے علم، ان کی سمجھ اور مَعْرِفَت میں بھی ترقی ہوتی رہے گی۔

سوال ﴿ قرآنِ پاک کی سورۂ قمر میں ''شَقُّ الْقَمَر'' سے کیا مراد ہے؟

جواب ﴿ ''شَقُّ الْقَمَر'' سے مراد حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وہ ''معجزہ'' ہے جس میں آپ نے چاند کو دو حصّے کر کے دکھایا۔[2]

سوال ﴿ قرآنِ پاک میں مذکور ''طورِ سینا'' سے کیا مراد ہے؟

جواب ﴿ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام فرمایا۔[3]

سوال ﴿ قرآنِ کریم میں لفظِ ''قرآن'' کتنی بار آیا ہے؟

جواب ﴿ قرآنِ کریم میں کلمہ ''قرآن'' ستر (70) بار آیا ہے۔

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۷۰، ص ۵۱۲۔

2 . . . خزائن العرفان، پ۲۷، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ص ۹۷۶ ملخصاً۔

3 . . . درمنثور، پ۱۸، المومنون، تحت الآیۃ: ۲۰، ۶/۹۵۔

آیات اور سورتوں کی معلومات

سوال سورۂ آلِ عمران میں مذکور دو مشہور غزوات کے نام بتایئے؟

جواب سورۂ آلِ عمران میں بیان ہونے والے دو مشہور غزوات غزوۂ بدر[1] اور غزوۂ اُحد ہیں۔[2]

سوال کس سورت کے نزول کے وقت 70 ہزار فرشتے اُترے تھے؟

جواب سورۂ انعام کے نزول کے وقت 70 ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے۔[3]

سوال مکّی سورتوں میں سب سے بڑی سورت کون سی ہے؟

جواب سورۂ اَعراف مکی سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے۔[4]

سوال سورۂ یٰسٓ میں کتنے حروف ہیں؟

جواب تین ہزار حروف ہیں۔[5]

سوال سورۂ واقِعہ کی کوئی ایک فضیلت سنایئے؟

جواب حضور سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔[6]

---

1 . . . پ ۳، اٰل عمران: ۱۲۳۔

2 . . . پ ۳، اٰل عمران: ۱۶۸، ۱۷۲۔

3 . . . خزائن العرفان، پ ۷، الانعام، ص ۲۴۵۔

4 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۸، الاعراف، ۳/ ۲۶۳۔

5 . . . خزائن العرفان، پ ۲۲، یٰسٓ، ص ۸۱۴۔

6 . . . مسند حارث، کتاب التفسیر، سورة الواقعة، ۲/ ۷۲۹، حدیث: ۷۲۱۔

سوال دشمن کا خوف ہو تو کون سی سورت پڑھی جائے؟

جواب جب دشمن کا خوف ہو تو سورۂ قریش پڑھ لینے سے ہر بلاء سے امان ملے گی۔[1]

سوال کون سی آیتِ طیبہ تمام آیتوں کی سردار ہے؟

جواب آیۃ الکرسی۔[2]

سوال حضرت سیدنا عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام کے دوبارہ زندہ ہونے کا واقعہ کس سورت میں ہے؟

جواب حضرت سیدنا عُزَیر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سو برس بعد دوبارہ زندہ ہونے کے واقعے کو پارہ 3 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 259 میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال قرآنِ پاک کی وہ کونسی آیت ہے جو توریت کی سب سے پہلی آیت تھی؟

جواب سورۂ اَنْعام کی پہلی آیت۔[3]

سوال بوقتِ ہجرت غارِ ثور میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے درمیان ہونے والی گفتگو کس سورت میں بیان کی گئی؟

جواب یہ مبارک گفتگو پارہ 10 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 40 میں بیان کی گئی۔

سوال سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔[4]

سوال سوتے وقت کون سی سورت پڑھنا شرک سے براءت ہے؟

---

1 . . . الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۰۔

2 . . . ترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ۔۔۔الخ، ۴/۴۰۲، حدیث: ۲۸۸۷۔

3 . . . تفسیر خازن، پ ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۱، ۲/۲۔

4 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل سورۃ الکھف وایۃ الکرسی، ص ۳۱۵، حدیث: ۱۸۸۳۔

جواب وہ سورۂ کافرون ہے، حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" (پوری سورت) پڑھ لیا کرو کہ یہ شرک سے بَراءت ہے۔ (1)

حدیث اور مُحَدِّثِین

سوال حدیثِ مبارکہ لکھتے یا پڑھتے وقت کس چیز کی احتیاط کرنی چاہئے؟

جواب حدیثِ مبارکہ لکھتے یا پڑھتے وقت جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نامِ مبارک آئے وہاں "عَزَّوَجَلَّ" یا "تَعَالٰی" یا "سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی" یا "تَبَارَكَ وَتَعَالٰی" جیسے الفاظ اور جہاں حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ مبارک آئے وہاں درود شریف، اسی طرح جہاں صحابۂ کرام وبزرگانِ دین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا نام مبارک آئے وہاں کلماتِ تَرَضِّی وتَرَحُّم (یعنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) لکھنا اور پڑھنا مستحب ہے۔ (2)

سوال حدیثِ قُدسی کسے کہتے ہیں؟

جواب وہ حدیث شریف جس کے راوی (بات بیان فرمانے والے) حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں اور اس بات کی نسبت اللہ تعالٰی کی طرف ہو۔ (3)

سوال جب حدیثِ قدسی بھی فرمانِ الٰہی ہے تو قرآنِ پاک و حدیثِ قدسی میں کیا

1- - - معجم اوسط، ۱/۲۵۸، حدیث: ۸۸۸۔

2- - - شرح صحیح مسلم للنووی، مقدمۃ الشارح، ۱/۳۹، ملخصاً۔

3- - - تیسیر مصطلح الحدیث، الباب الاول، الفصل الرابع، ص ۹۴۔

فرق ہے؟

جواب: حدیثِ قدسی اور قرآن میں فرق یہ ہے کہ حدیثِ قدسی خواب، اِلہام سے بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ قرآن بیداری ہی میں آئے گا۔ نیز قرآن کے لفظ بھی رب کے ہیں، حدیث کا مضمون رب کا، الفاظ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے۔[1]

سوال: "مُکْثِرِیْن صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ" سے کون مراد ہیں نیز ان میں سے چند کے نام بھی بتایئے؟

جواب: وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ جن سے کثیر تعداد میں احادیث مروی ہیں ان کو "مُکْثِرِیْن صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ" کہا جاتا ہے، یہ وہ حضرات ہیں جن کی مَرْوِیّات (روایت کردہ احادیث) کی تعداد دوہزار سے زائد ہے ان (میں سے چند) کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں: (1) حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، آپ سے 5374 احادیثِ کریمہ مَروِی ہیں۔ (2) حضرت سیدنا عبدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا، آپ سے 2630 احادیثِ کریمہ مروی ہیں۔ (3) حضرت سیدنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، ان سے 2540 احادیثِ طیبہ مروی ہیں۔[2]

سوال: احادیثِ قدسیہ کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: احادیثِ قدسیہ کی تعداد 200 سے زیادہ ہے۔[3]

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۴۲۔

2 ... تیسیر مصطلح الحدیث، الباب الرابع، الفصل الثانی، ص ۱۵۱۔

3 ... تیسیر مصطلح الحدیث، الباب الاول، الفصل الرابع، ص ۹۴۔

سوال حدیثِ پاک یاد کرکے دوسروں تک پہنچانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد کرلیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچادیا۔[1]

سوال اپنے پاس سے حدیث گھڑنے کی کیا وعید ہے؟

جواب حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری حدیث روایت کرنے سے بچو سوا اُن کے جن کو تم جانتے ہو کیونکہ جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[2] حکیمُ الْاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ ہر ایک پر جھوٹ باندھنا بُہتان اور گناہ ہے مگر حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جھوٹ باندھنا بہت گناہ ہے کہ اس سے دِین بگڑتا ہے۔[3]

سوال چالیس احادیث یاد کرنے یا کتابی شکل میں شائع کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضرت سیدنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے حضور تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو میری اُمّت پر چالیس احکامِ دین کی حدیثیں حفظ کرے اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع و گواہ ہوں گا۔[4] حکیمُ الْاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

---

1 . . . ابوداود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ۳/۴۵۰، حدیث: ۳۶۶۰۔

2 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه، ۴/۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰۔

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۲۰۷۔

4 . . . شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم وشرفه، ۲/۲۷۰، حدیث: ۱۷۲۶۔

اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں: اِس حدیث کے بہت پہلو ہیں: چالیس حدیثیں یاد کرکے مسلمان کو سُنانا، چھاپ کر اُن میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کرکے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سُن کر کتابی شکل میں جمع کرنا، سب ہی اس میں داخل ہیں یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری اُمَّت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زُمرے میں ہو گا اور میں اس کی خُصوصی شفاعت اور اُس کے ایمان اور تقوے کی خصوصی گواہی دوں گا ورنہ عُمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہو گی۔ اسی حدیث کی بنا پر قریباً تمام مُحدِّثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہاں علیحدہ چہل حدیث جسے ''اَرْبَعِیْنِیَّه'' کہتے ہیں جمع کیں۔[1]

سوال حدیث پر حضرت سیدنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی کتاب کا نام کیا ہے؟

جواب حدیث پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتاب کا نام ''مُسْنَدِ امام اعظم'' ہے۔[2]

سوال حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل نے اپنی کتاب ''مُسْنَد'' کتنی احادیث سے انتخاب کرکے لکھی؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ساڑھے سات لاکھ سے زائد احادیثِ کریمہ سے منتخب کرکے ''مسندِ احمد بن حنبل'' تصنیف فرمائی۔[3]

سوال صِحَاحِ سِتَّہ سے کون سی کتابیں مراد ہیں نیز ان کے نام بتائیے؟

---

1. ... مرآۃ المناجیح، ۱/۲۲۱۔
2. ... ھدیۃ العارفین، ۲/۴۹۵۔
3. ... طبقات شافعیۃ، رقم ۷، احمد بن محمد بن حنبل، ۲/۳۱۔

جواب حدیث شریف کی چھ مشہور و مُعتَمَد کتابوں کو صِحَاح سِتّہ کہتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں: (1) صحیح بُخارِی (2) صحیح مُسلِم (3) جامع تِرمذی (4) سُنَنِ اَبِی داوٗد (5) سُنَنِ نَسائی اور (6) سُنَنِ اِبنِ ماجہ۔[1]

سوال حضرت سیدنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے کتنے مُحدّثین سے احادیث لیں نیز آپ کے شاگردوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے 18 ہزار مُحدّثین سے احادیث نقل کیں، ایک لاکھ محدثین آپ کے شاگرد ہیں جن میں امام مسلم، (امام) ترمذی، (امام) نسائی (وغیرہ) زیادہ مشہور ہیں۔[2]

حُسنِ اخلاق

سوال فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے پسندیدہ عمل کیا ہے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: فرائض کی ادائیگی کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔[3]

سوال کون سے لوگ روزِ مَحشَر مصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زیادہ قریب اور محبوب ہوں گے؟

جواب حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ خَتمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزِ محشر تم میں میرے نزدیک سب سے

---

1 . . . المقدمة فی الحدیث، الفصل العاشر فی الکتب السّتّة المشهورة، ص ۵۴۔

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۲، ملتقطاً۔

3 . . . معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹۔

زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے اور نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے اُلفت رکھتے ہوں اور لوگ بھی ان سے محبت کرتے ہوں اور قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور میری مجلس میں مجھ سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو فضول گوئی کرنے والے، منہ بھر کر باتیں کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں۔(1)

سوال حضرت سیدنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بارگاہِ رسالت سے حسنِ اخلاق کے متعلق کیا نصیحت فرمائی گئی؟

جواب حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یوں نصیحت فرمائی: جہاں بھی رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ سرزد ہونے کے بعد نیکی کرلیا کرو کہ یہ اُس کو مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔(2)

سوال کونسی باتیں گھروں کو آباد رکھتی اور بندے کی عمر میں اضافہ کرتی ہیں؟

جواب اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے نرمی عطا کی گئی اسے دنیا و آخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور حسنِ اَخلاق گھروں

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، ۳/ ۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵، بتغیر قلیل۔

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴۔

کو آباد رکھتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔[1]

سوال: اپنی زَوجہ کے ساتھ نرمی برتنے والے کو حدیث شریف میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت والا ہے۔[2]

سوال: حضرت سہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس چیز کو سب سے بڑی کرامت فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت سیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ تو اپنے بُرے اخلاق کو اچھے اخلاق سے بدل ڈال۔[3]

سوال: مومن کی نرم مزاجی اور شرافت کی انتہا کیا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: مومن اتنا نرم مزاج اور شریف ہوتا ہے کہ لوگ اُس کی شرافت کی وجہ سے اُسے اَحمق خیال کرتے ہیں۔[4]

سوال: اَخلاق کے کتنے حصے ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے 100 مخلوقات بنائی ہیں اور 17 قسم کے اخلاق پیدا کئے ہیں تو جسے اللہ تعالٰی ان میں

---

1. ۔۔۔مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۵۰۴، حدیث: ۲۵۳۱۴۔
2. ۔۔۔ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق المراۃ علی زوجھا، ۲/ ۳۸۶، حدیث: ۱۱۶۵۔
3. ۔۔۔الروض الفائق، المجلس السابع عشر فی اثبات کرمات الاولیاء، ص ۱۰۲۔
4. ۔۔۔شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی لین الجانب وسلامۃ الصدر، ۶/ ۲۷۲، حدیث: ۸۱۲۷۔

سے ایک سے بھی نوازتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔[1]

سوال: حسنِ اَخلاق کی علامات بیان کیجئے؟

جواب: حسنِ اَخلاق کی علامات کو یوں بیان فرمایا گیا ہے: حسنِ اخلاق کا پیکر وہ ہے جو حد سے زیادہ حیا والا ہو، بہت کم کسی کو اذیت دے، نیکیوں کا جامع ہو، سچ بولے، گفتگو کم اور عمل زیادہ کرے اور وقت بھی کم ضائع کرے نیز بہت کم لَغْزِش کا شکار ہو، وہ نیک، پُرْوَقار، صابِر، قضائے الٰہی پر راضی رہے، شکر گزار، بُردبار، نرم دل، پاکدامن اور شفیق ہو نہ کہ عیب جُو، گالیاں دینے والا، غیبت کرنے والا، جلد باز، کینہ پَرْوَر، بخیل اور حاسد ہو بلکہ ہشاش بشاش رہتا ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت اور بغض رکھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی خاطر کسی سے راضی یا ناراض ہو تو وہی شخص حسنِ اخلاق کا پیکر کہلانے کا حق رکھتا ہے۔[2]

سوال: کونسی تین چیزوں کے نہ ہونے پر ثواب کی امید نہ رکھنے کی وعید آئی ہے؟

جواب: حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مَرْوِی ہے کہ حضور نبیِ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس میں تین باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو وہ اپنے کسی بھی عمل کے ثواب کی امید نہ رکھے: (1) حرام کاموں سے روکنے والا تقویٰ (2) بے وقوفوں سے روکنے والا حِلْم اور (3) ایسا حسنِ اخلاق جس کے ساتھ وہ لوگوں (معاشرے) میں زندگی بسر کرے۔[3]

سوال: بداَخلاقی کے اَعمال پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

---

1 ۔۔۔ مسند طیالسی، مسند عثمان بن عفان، ص ۱۴، حدیث: ۸۴۔

2 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنة، الکبیرة الثامنة والثلاثون، ۱ / ۱۸۴۔

3 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم والتؤدة، ۶ / ۳۴۹، حدیث: ۸۴۲۴۔

جواب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بُرا اخلاق عمل کو اس طرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے۔[1]

سوال آدمی کی عزت، مُرُوَّت اور شرافت کن چیزوں کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور سید العالمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عزت اُس کا دین ہے، اُس کی مروت اس کی عقل ہے اور اُس کی شرافت اس کا اخلاق ہے۔[2]

خوفِ خدا

سوال قرآنِ پاک میں خوفِ خدا والوں کے لیے کونسی عظیم خوشخبریاں ہیں؟

جواب قرآنِ کریم میں خوفِ خدا رکھنے والوں کے لیے بعض عظیم الشان خوشخبریاں یہ ہیں: (1) دو جنتوں کی بشارت[3] (2) آخرت میں بے خوفی[4] (3) اللہ تعالیٰ کی تائید و مدد[5] (4) اعمال کی قبولیت[6] (5) بارگاہِ الٰہی میں سب بڑھ کر عزت[7] (6) جہنم سے دُوری[8] (7) ذریعۂ نجات[9]۔

---

1 . . . معجم اوسط، ۱/۲۴۷، حدیث: ۸۵۰۔

2 . . . مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۲۹۲، حدیث: ۸۷۸۲۔

3 . . . پ ۲۷، الرحمٰن: ۴۶۔

4 . . . پ ۲۵، الدخان: ۵۱۔

5 . . . پ ۱۴، النحل: ۱۲۸۔

6 . . . پ ۶، المائدۃ: ۲۷۔

7 . . . پ ۲۶، الحجرات: ۱۳۔

8 . . . پ ۳۰، اللیل: ۱۷۔

9 . . . پ ۲۸، الطلاق: ۲۔

سوال خوفِ خدا کی اقسام بیان کیجئے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دو طرح کا ہے: (1) عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کر دینا۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں میں سے پرہیز گاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف حضراتِ انبیا و مُرسلین، اولیائے کاملین اور مُقرّب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔[1]

سوال خوفِ خدا کے حصول کا سب سے بڑا سبب کس چیز کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب خوفِ خدا کے حصول اور اس میں اضافہ کا سب سے بڑا ذریعہ علم ہے، جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾ (پ۲۲، فاطر: ۲۸) ترجَمۂ کنزالایمان: "اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔" یہی وجہ ہے کہ علما صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن اور ان کے بعد والے علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی پر خوفِ خدا کا غلبہ رہتا تھا۔[2]

سوال گناہوں سے بچنے کا سب سے بڑا ذریعہ کونسا ہے؟

جواب گناہوں سے روکنے کا سب سے بڑا ذریعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف، اس کے انتقام کا ڈر، اس کے عقاب، غضب اور پکڑ کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ

---

1 ۔۔۔ تفسیر کبیر، پ۹، الانفال، تحت الآیة: ۲، ۵/ ۴۵۰، ملتقطاً۔

2 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمة فی تعریف الکبیرة، ۱/ ۲۸۔

اَلِیْمٌ﴾ (پ۱۸، النور: ٦٣) تَرجَمَۂ کنزالایمان: توڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔[1]

سوال: خوف کے کتنے درجات ہیں اور سب سے بہتر درجہ کون سا ہے؟

جواب: حجۃ الاسلام حضرت سَیِّدُنا اِمام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی تحقیق کی روشنی میں خوف کے تین درجات ہیں: (1) ضعیف: یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو، مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جھرجھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت و مَعْصِیَّت میں گرفتار ہو جانا۔ (2) مُعْتَدَل: یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو، مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لئے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ سے امیدِ رحمت بھی رکھنا۔ (3) قوی: یہ وہ خوف ہے جو انسان کو ناامیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کر دے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مغفرت سے ناامید ہو جانا۔ یاد رہے کہ ان سب میں بہتر درجہ "معتدل" ہے۔[2]

سوال: خوفِ خدا کی علامت کن کن چیزوں میں ظاہر ہوتی ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابو اللیث سمر قندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی علامت سات چیزوں میں ظاہر ہوتی ہے: (1) انسان

---

1 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، ١/ ٣٣۔

2 ... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان درجات الخوف۔۔۔ الخ، ١٩٢/٤، ماخوذا۔

کی زبان میں کہ اسے جھوٹ، غیبت اور فضول گوئی سے بچائے اور ذِکر و تلاوت اور مذاکرۂ علم میں مشغول رکھے (2) اپنے پیٹ کے معاملے میں خوف رکھے کہ اس میں صرف حلال وطیّب کو داخل کرے اور حلال میں سے بقدرِ حاجت کھائے (3) اپنی آنکھ کے معاملے میں خوف رکھے کہ حرام کی طرف نہ دیکھے اور دنیا کی طرف بجائے رغبت کے عبرت کی نظر سے دیکھے (4) اپنے ہاتھ کے معاملے میں خوفِ الٰہی رکھے کہ انہیں حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ اطاعتِ باری تعالیٰ کے کاموں میں لگائے (5) اپنے پاؤں کے معاملے میں ڈرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں نہ چلیں (6) اپنے دل کے معاملے میں خوف رکھے کہ اُس میں سے بغض وعداوت اور حسد نکل جائے اور مسلمانوں کے لیے شفقت ونصیحت پیدا ہو اور (7) بندہ اطاعتِ الٰہی کے معاملے میں خوف زدہ رہے کہ اطاعت محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور ریا ونفاق سے ڈرتا رہے۔[1]

سوال: کتنا خوفِ خدا ضروری ہے؟

جواب: حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں نصیحت کی درخواست کی تو حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ممکن ہو اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف لازم کرلو، ہر شجر کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہو اور جب کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو ہر بُرے کام کے لیے نئی توبہ کرو، اگر گناہ خفیہ کیا ہو تو توبہ بھی خفیہ کرو اور اگر گناہ علانیہ ہے تو توبہ بھی

---

1 ۔۔۔ تنبیہ الغافلین، باب ماجاء فی خوف اللہ تعالی، ص ۲۰۹۔

علانیہ کرو۔[1]

سوال آخرت میں سب سے زیادہ خوشی کس شخص کو ہو گی؟

جواب حضرت سیدنا عامر بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ آخرت میں سب سے زیادہ خوش وہ ہو گا جو دنیا میں طویل عرصے تک غم میں رہا ہو گا، آخرت میں سب سے زیادہ ہنسنا اسی کو نصیب ہو گا جو دنیا میں (خوفِ خدا کے سبب) سب سے زیادہ رونے والا ہو اور بروزِ قیامت سب سے زیادہ ستھرا ایمان اسی کا ہو گا جو دنیا میں زیادہ غور و فکر کرنے والا ہے۔[2]

سوال جو لوگوں کے سامنے خوفِ خدا کا اِظہار زیادہ کرے اسے کیا قرار دیا گیا ہے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: جو لوگوں کو اس سے زیادہ خوفِ خدا دکھائے جتنا اس کے پاس ہے تو وہ منافق ہے۔[3]

سوال کسی صحابی کے خوفِ خدا کے متعلق بتایئے؟

جواب حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غلبۂ خوف کے وقت ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش! اُس دن وہ مجھے ایسا درخت بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھالئے جاتے۔[4]

سوال کیا جمادات پر بھی خوفِ خدا کی کیفیت ہوتی ہے؟

جواب جی ہاں! حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک پتھر کے قریب سے گزرے جس

---

1 . . . معجم کبیر، ۲۰/۱۵۹، حدیث: ۳۳۱۔

2 . . . تنبیہ الغافلین، باب التفکر، ص ۳۰۸۔

3 . . . مسند فردوس، ۲/۳۰۲، حدیث: ۶۲۹۱۔

4 . . . مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی ذر رضی اللہ عنہ، ۸/۱۸۳، حدیث: ۱۔

کے دونوں طرف سے پانی بہہ رہا تھا۔ کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ پانی کہاں سے آرہا ہے اور کہاں جارہا ہے ؟ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے پتھر سے دریافت فرمایا: اے پتھر! یہ پانی کہاں سے آرہا ہے اور کہاں جائے گا؟ اس نے عرض کی: جو پانی میری سیدھی جانب سے آرہا ہے وہ میری دائیں آنکھ کے آنسو ہیں اور الٹی جانب سے آنے والا پانی میری بائیں آنکھ کے آنسو ہیں۔ آپ عَلَیْهِ السَّلَام نے پوچھا: تم یہ آنسو کس لئے بہا رہے ہو؟ پتھر نے جواب دیا: اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں وہ مجھے جہنم کا ایندھن نہ بنادے۔ [1]

سوال کن چیزوں کے ذریعے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے؟

جواب خوفِ خدا کی عملی کوشش کے سلسلے میں درجِ ذیل چیزیں مددگار ثابت ہوں گی۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (1) رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ اوراس نعمت کے حصول کی دعا کرنا (2) قرآنِ عظیم واحادیث مبارکہ میں وارد ہونے والے خوفِ خدا کے فضائل پیشِ نظر رکھنا (3) اپنی کمزوری وناتوانی کو سامنے رکھ کر جہنم کے عذابات پر غور و تفکر کرنا (4) خوفِ خدا کے حوالے سے اَسلاف کے حالات کا مطالعہ کرنا (5) خود احتسابی کی عادت اپنانے کی کوشش کرتے ہوئے فکرِ مدینہ کرنا (6) ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا جواِس صفتِ عظیمہ سے مُتَّصِف ہوں۔ [2]

عدل وانصاف

سوال عدل کسے کہتے ہیں؟

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/ ۵۲۸، حدیث: ۹۳۲۔

2 . . . خوف خدا، ص ۲۳۔

جواب عدل اَقوال اور اَفعال میں انصاف و مُساوات کا نام ہے۔ (1)

سوال قرآنِ کریم میں عدل و انصاف کے بارے میں کیا حکم دیا گیا؟

جواب قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾ (پ۵، النساء: ۵۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: "جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔" ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ اَقْسِطُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ﴾ (پ۲۶، الحجرات: ۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: "اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں۔"

سوال احادیث میں عدل کرنے والوں کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

جواب حضور امامُ العادِلین، راحت العاشقین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک عدل و انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نور کے منبروں پر ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں، اپنے گھر والوں کے بارے میں اور ان تمام کاموں میں جن کے وہ والی بنے ہیں عدل کرتے ہیں۔ (2) نیز بخاری شریف کی حدیث پاک کے مطابق بروز قیامت سایۂ عرش پانے والوں میں سے ایک عادل حکمران بھی ہے۔ (3)

سوال اسلام میں عدل و انصاف کی کیا اہمیت ہے؟

جواب اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ چاہے عدل و انصاف کی بات آدمی

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۹۰، ۵/۳۷۱۔

2 . . . مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل۔۔۔الخ، ص ۷۸۳، حدیث: ۴۷۲۱۔

3 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ۔۔۔الخ، ۱/۲۳۶، حدیث: ۶۶۰۔

کے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو مگر اس وقت بھی اسے عدل کا حکم دیا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ (پ۵، النساء: ۱۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا۔ نیز ارشاد فرمایا: ﴿وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾ (پ۸، الانعام: ۱۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو۔ مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خواہ گواہی دو یا فتویٰ یا حاکم بن کر فیصلہ کرو کچھ بھی ہو انصاف سے ہو اس میں قرابت یا وجاہت کا لحاظ نہ ہو۔ سُبْحٰنَ اللہ اس آیت کی تفسیر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور خلفاء راشدین کی زندگی شریف ہے، یہی عدل وانصاف مومن کا طُرّۂ امتیاز ہے۔[1]

سوال: بروزِ قیامت آدمی کو عدل کس طرح کام آئے گا؟

جواب: حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص دنیا میں دس افراد پر امیر بنا اُسے میدانِ محشر میں طوق پہنا کر لایا جائے گا اور اسے اس بندھن سے اس کا عدل ہی چھڑا سکے گا۔[2]

سوال: عدل نہ کرنے والے کا آخرت میں کیا انجام ہو گا؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اس اُمّت کے کسی معاملے کا والی بنا اور اس نے

---

1. ...نور العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۵۲، ص۲۳۵۔
2. ...مسند امام احمد، حدیث سعد بن عبادۃ، ۸/ ۳۳۹، حدیث: ۲۲۵۲۶۔

ان میں عدل نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اَوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔[1]

سوال: عدل وانصاف کن کن چیزوں میں ہوتا ہے؟

جواب: یہ لفظ بہت سی چیزوں کو شامل ہے، عقائد میں عدل وانصاف کرنا، عبادات میں عدل کرنا، معاملات میں عدل کرنا، بادشاہ کا عدل کرنا، فقیر کا انصاف کرنا، اپنی اولاد، رشتہ داروں اور اپنے نفس کے معاملے میں عدل کرنا وغیرہ۔[2]

سوال: حدیثِ پاک میں عادل بننے کا کیا نسخہ ارشاد ہوا ہے؟

جواب: ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میں سب سے زیادہ عدل کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔ حضور سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرو، سب سے زیادہ عادِل بن جاؤ گے۔[3]

سوال: فیصلہ کرنے والے کو فریقین کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟

جواب: علماء نے فرمایا کہ حاکم (اور فیصلہ کرنے والے) کو چاہئے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے: (1) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے، دوسرے کو بھی دے (2) نشست دونوں کو ایک سی دے (3) دونوں کی طرف برابر مُتَوَجّہ رہے (4) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ

---

1 . . . مستدرک حاکم، کتاب الاحکام، باب قاضیان فی النار وقاض فی الجنۃ، ۵/ ۱۲۳، حدیث: ۷۰۹۷۔

2 . . . روح المعانی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۹، ۴/ ۴۸۴، ماخوذاً۔
تفسیر صراط الجنان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۹، ۳/ ۲۹۶۔

3 . . . جامع الاحادیث، مسند خالد بن الولید، ۱۹/ ۴۰۵، حدیث: ۱۴۹۲۲۔

رکھے (5) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دِلائے۔[1]

سوال: سیرتِ نبوی سے عدل وانصاف کے قیام کی کوئی مثال بیان کیجئے؟

جواب: اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: قبیلۂ قریش کی ایک عورت نے چوری کی تو اس کے خاندان والوں نے حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بارگاہِ رسالت میں سفارش کے لئے کہا، انہوں نے سفارش کی تو حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالٰی کی حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا، ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرلیتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔[2]

سوال: سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عدل وانصاف کی کوئی مثال دیجئے؟

جواب: امیر المومنین سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دورِ خلافت عدل و انصاف کی بالادستی کا بہترین نمونہ ہے، آپ فیصلہ کرنے میں کسی امیر وغریب کا لحاظ نہ فرماتے۔ منقول ہے کہ مُلکِ غسّان کے بادشاہ جَبَلہ بن اَیہَم نے حاضرِ خدمت ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت اسلام قبول کیا، ایک روز ایک دیہاتی کا پاؤں جَبَلہ

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۵۸، ص۱۷۱۔

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۵۶، ۲/۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۵۔

کی چادر پر پڑ گیا اس نے دیہاتی کو ایک زور دار تھپڑ مارا جس سے اس کے دو دانت ٹوٹ گئے اور ناک بھی زخمی ہو گئی۔ یہ معاملہ عدالتِ فاروقی میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: یاتو اس دیہاتی سے معافی مانگو یا میں تم سے اس کا قصاص لوں گا۔ جَبَلہ نے حیران ہو کر کہا: کیا آپ اس غریب دیہاتی کی وجہ سے مجھ سے قصاص لیں گے حالانکہ میں تو بادشاہ ہوں؟ سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اسلام قبول کرنے کے بعد حقوق میں تم دونوں برابر ہو۔[1]

سوال عدل وانصاف نہ ہونے کی وجہ سے کونسی معاشرتی خرابیاں جنم لیتی ہیں؟

جواب جس معاشرے میں عدل وانصاف کی بالادستی نہ ہو وہاں ناانصافی، ظلم وجبر، قتل وغارت گری اور طرح طرح کی برائیاں عام ہو جاتی ہیں اور معاشرہ جرائم کا گھر بن جاتا ہے۔

صِلۂ رحمی

سوال والدین کے ساتھ صلۂ رحمی کے حوالے سے قرآن پاک میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ۝٢٣ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ ۝٢٤﴾ (پ ١٥، بنی اسرآءیل: ٢٣، ٢٤) ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان

---

1 . . . فتوح الشام، ذکر فتح حمص، ١/ ١٠٠ ماخوذاً۔

سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

سوال صلۂ رحمی بارگاہِ ربُّ العزت میں کیا التجا کرتی ہے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صلۂ رحمی رزق کو بڑھاتی اور عمر میں زیادتی کرتی ہے، صلۂ رحمی عرش سے لٹکی ہوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اسے مِلا جو مجھے ملائے اور تُو اسے کاٹ جو مجھے کاٹے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت و جلال کی قسم! میں ضرور اس کو ملاؤں گا جو تجھے ملائے گا اور ضرور اسے قطع کروں گا جو تجھے قطع کرے گا۔[1]

سوال کن افعال کی جزا و سزا بہت جلدی مل جاتی ہے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور آپس میں صلۂ رحمی کرو! کیونکہ صلۂ رحمی سے زیادہ جلد کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا، ظلم سے بچتے رہو! کیونکہ ظلم سے زیادہ جلد کسی گناہ کی سزا نہیں ملتی۔[2]

سوال کن لوگوں کی وجہ سے دنیا آباد ہے اور مال میں اضافہ ہوتا ہے؟

---

1 ۔۔۔ قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون، الباب الثامن فی عقوبۃ قاتل النفس وقاطع الرحم، ص ۴۰۱، معجم اوسط، ۱/ ۲۷۳، حدیث: ۹۴۳ ملتقطاً، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماقالوافی البر وصلۃ الرحم، ۶/ ۹۷، حدیث: ۲۔

2 ۔۔۔ معجم اوسط، ۴/ ۱۸۷، حدیث: ۵۶۶۴۔

جواب حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ غیب دان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ لوگوں کی وجہ سے دنیا کو آباد رکھتا ہے، ان کی بدولت مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ فرمایا: اُن کے اپنے رشتہ داروں سے صلۂ رحمی کرنے کی وجہ سے۔(1)

سوال دَرَجات کو بلند کرنے والے چار اعمال کون سے ہیں؟

جواب حضرتِ سیدنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ درجات کو بلند فرماتا ہے؟ حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے تم اُس کے ساتھ بُردباری سے پیش آؤ، جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کردو، جو تمہیں محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلقی کرے تم اُس کے ساتھ صلۂ رحمی کرو۔(2)

سوال روزِ محشر حساب میں آسانی دلانے والی تین چیزیں کونسی ہیں؟

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۲/ ٦٧، حدیث: ١٢٥٥٦۔

2 . . . مسند بزار، مسند عبادۃ بن الصامت، ۷/ ١٦١، حدیث: ٢٧٢٧، بتغیر۔

مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب مکارم الاخلاق والعفو عن ظلم، ۸/ ٣٤٥، حدیث: ١٣٦٩٤۔

جواب حضور سرورِ کونین، شہنشاہِ دارَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس میں یہ تین باتیں ہوں گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا حساب آسان طریقے سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا: (1) جو تمہیں محروم کرے تم اس کو عطا کرو (2) جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو اور (3) جو تم سے رشتہ توڑے تم اس سے رشتہ جوڑو۔[1]

سوال اگر کوئی رشتہ داروں سے مالی تعاون نہ کر سکے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب حضرت سیدنا امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے رشتہ دار قریب ہوں تو اس پر لازم ہے کہ تحائف و ملاقات کے ذریعہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے، اگر مالی طور پر صلۂ رحمی پر قادر نہ ہو تو ان سے مِلا کرے اور ضرورتاً ان کے کاموں میں ہاتھ بٹائے اور اگر دور ہوں تو ان سے مُراسَلت (یعنی خط و کتابت) کرے اور (سفر کر کے) ان کے پاس جانے کی طاقت رکھتا ہو تو (خط لکھنے سے) خود جانا افضل ہے۔[2]

سوال کیا ہر رشتہ دار کے ساتھ ایک ہی طرح کی صلۂ رحمی کا حکم ہے؟

جواب جی نہیں! رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُورِحم مَحرم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، ۱ / ۲۶۳، حدیث: ۹۰۹۔

2 ۔۔۔ تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، ص ۷۳۔

رشتے والوں کا علیٰ قدرِ مراتِب (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق)۔ [1]

سوال: قطع رحمی دعاؤں کی قبولیت پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟

جواب: حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار صبح کے وقت مجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قطع رحمی کرنے (رشتہ توڑنے) والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کریں کیونکہ قطع رحمی کرنے والے پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ [2] یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دعا قبول نہیں ہو گی۔

سوال: قطع رحمی کے حوالے سے قرآنِ کریم میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: قطع رحمی کی مذمت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: (1) ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾﴾ (پ۲۶، محمد: ۲۲، ۲۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچّھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ (2) ﴿الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾﴾ (پ۱، البقرۃ: ۲۷) تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا

---

1 ۔ ۔ ۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۸، ماخوذاً۔

2 ۔ ۔ ۔ معجم کبیر، ۹/ ۱۵۸، حدیث: ۸۷۹۳۔

ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہی نقصان میں ہیں۔(3) ﴿اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ﴾

(پ ۱۳، الرعد: ۲۵) ترجمۂ کنز الایمان: ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا گھر۔

سوال کن دو گناہوں کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے؟

جواب حضور مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ظلم اور قطع رحمی کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے مُرتکب کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آخرت میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دینے میں جلدی کرتا ہو۔(1)

سوال کون سے لوگ جنت کی خوشبو تک سے محروم رہیں گے؟

جواب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو جنت کی خوشبو 1000 سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے مگر خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا، بوڑھا زانی اور تکبر کی وجہ سے تہبند لٹکانے والا جنت کی خوشبو نہ پا سکے گا، بے شک کبریائی تمام جہانوں کے پروردگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے۔(2)

صبر و شکر

سوال قرآنِ کریم کی روشنی میں صبر کی اہمیّت و فضیلت بیان کیجئے؟

جواب درج ذیل آیاتِ مبارکہ سے صبر کی اہمیت و فضیلت خوب واضح ہوتی ہے:

---

1 . . . ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۷، ۴/۲۲۹، حدیث: ۲۵۱۹۔

2 . . . معجم اوسط، ۴/۱۸۷، حدیث: ۵۶۶۴۔

(1)﴿فَاصۡبِرۡ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾(پ۲۶، الاحقاف: ۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: تم صبر کرو جیسا ہمّت والے رسولوں نے صبر کیا۔ (2)﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ﴾(پ۲، البقرۃ: ۱۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔(3)﴿وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا﴾ (پ ۱۴، النحل: ۹۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا صلہ دیں گے۔

سوال حضرت علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے صبر کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب امیر المومنین حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: صبر ایمان کے لیے ایسے ہی ہے جس طرح جسم کے لیے سر ہوتا ہے، اگر سر کاٹ دیا جائے تو باقی جسم بے کار ہو جاتا ہے اور جو صبر نہیں کرتا اُس کا ایمان کامل نہیں ہوتا۔[1]

سوال قرآنِ کریم میں صبر کی کتنی صورتیں بیان کی گئی ہیں؟

جواب حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں صبر کی تین صورتیں بیان ہوئیں: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عائد فرائض کی ادائیگی پر صبر کرنا اور اس کے تین سو دَرَجات ہیں۔(2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے حرام کردہ چیزوں پر صبر کرنا اور اس کے چھ سو دَرَجات ہیں اور (3) مصیبت پر پہلے صدمے کے وقت صبر کرنا اور اس کے نو سو درجات ہیں۔[2]

سوال صبر کی فضیلت پر کوئی فرمانِ مصطفےٰ سنائیے؟

جواب ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ایمان کیا ہے؟ تو حضور نبیٔ پاک،

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/ ۱۲۴، حدیث: ۹۷۱۸۔

2 . . . لباب الاحیاء، الباب الثانی والثلاثون فی الصبر والشکر، ص ۲۷۶۔

صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر، سخاوت اور حُسنِ اخلاق۔[1]

سوال: صبرِ جمیل کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس صبر میں کوئی گھبراہٹ نہ ہو اُسے صبر جمیل کہتے۔[2] اور بعض نے فرمایا: صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت زدہ شخص لوگوں میں پہچانا نہ جائے۔[3]

سوال: شکر کرنے والوں سے متعلق 2 فرامینِ باری تعالیٰ بیان کیجئے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: (1) ﴿فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (پ ۲، البقرہ: ۱۵۲) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (2) ﴿وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ﴾ (پ ۴، ال عمران: ۱۴۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور عنقریب اللہ شُکر والوں کو صلہ دے گا۔

سوال: ایمان کی پختگی کس کام میں ہے؟

جواب: حضرت سیّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایمان کی پختگی حُکمِ الٰہی پر صبر کرنے اور تقدیر پر راضی رہنے میں ہے۔[4]

سوال: شکر کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: بندہ یہ جانے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نعمت عطا کرنے والا نہیں، جب وہ اپنے جسم ورُوح اور ضروریاتِ زندگی کے معاملے میں خود پر

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۲۴۲، حدیث: ۸۰۱۴۔

2 . . . تفسیر جلالین، پ ۲۹، سورۃ المعارج، تحت الآیۃ: ۵، ص ۴۷۳۔

3 . . . لباب الاحیاء، الباب الثانی والثلاثون فی الصبر والشکر، ص ۲۷۶۔

4 . . . احیاء علوم الدین، کتاب الصبر والشکر، بیان فضیلۃ الصبر، ۴/ ۷۷۔

اللہ کریم کی نعمتوں اور فضل و کرم کو تفصیل کے ساتھ جان لے گا تو اس کے دِل میں خوشی پیدا ہو گی پھر وہ اس کے تقاضوں کے مطابق عمل بجا لائے گا اور یہ دل، زبان اور تمام اعضا کے ذریعے شکر ادا کرنا ہے۔[1]

سوال شکر کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب شکر تین طرح سے ادا ہوتا ہے: (1) دل کے ذریعے (2) زبان کے ذریعے اور (3) اعضا کے ذریعے۔[2]

سوال اعضا کے ذریعے شکر کی کیفیت بیان کیجئے؟

جواب اعضا کے ساتھ شکر ادا کرنا یہ ہے کہ انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن نعمتوں کو اس کی اطاعت میں استعمال کرے اور گناہوں میں استعمال کرنے سے بچے، پس آنکھوں کا شُکْر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اُس کو چھپائے اور آنکھوں سے گناہ نہ دیکھے اور کانوں کا شُکْر یہ ہے کہ کوئی عیب سنے تو اس پر پردہ ڈالے اور کانوں سے صرف جائز چیز ہی سنے۔[3]

سوال کیا کرنے سے شکر اور عمل ضائع ہو جاتے ہیں؟

جواب حضور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی نیک عمل پر اپنی تعریف کی تو اس کا شکر ضائع ہوا اور عمل برباد ہو گیا۔[4]

---

1 . . . لباب الاحیاء، الباب الثانی والثلاثون فی الصبر والشکر، ص ۲۷۶۔

2 . . . لباب الاحیاء، الباب الثانی والثلاثون فی الصبر والشکر، ص ۲۷۷ ملخصاً۔

3 . . . لباب الاحیاء، الباب الثانی والثلاثون فی الصبر والشکر، ص ۲۷۷۔

4 . . . معرفة الصحابة لابی نعیم، رقم ۳۳۷۲، ابوعبدالعزیز الانصاری، ۴/۵۲۸، حدیث: ۶۹۷۹۔

سوال صبر اور شکر سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب شکر سے نعمتیں ملتی ہیں اور صبر سے **اللہ** تعالیٰ (کا قرب ملتا ہے)۔[1]

عاجزی واِنکساری

سوال تواضع کی تعریف بتائیے؟

جواب اپنے آپ کو حقیر اور کمتر سمجھنے کو تواضع کہتے ہے۔[2]

سوال عاجزی کرنے والے دولت مند کیلئے حدیث پاک میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو تنگدستی نہ ہوتے ہوئے تواضع اختیار کرے، اپنا مال جائز کاموں میں خرچ کرے، محتاج و مسکین پر رحم کرے اور اہلِ علم و فقہ سے مَیل جول رکھے۔[3]

سوال جب بندہ تواضع (یعنی عاجزی وانکساری) کرتا ہے تو فرشتہ کو کیا حکم دیا جاتا ہے؟

جواب تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ہر شخص کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جسے ایک فرشتہ تھامے ہوتا ہے اگر وہ تواضع سے کام لے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کا مرتبہ بلند کردو۔[4]

سوال **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۲/۱۱۹۔

2 ... منهاج العابدين، العقبة الثالثة وهي عقبة العوائق، الفصل الرابع القلب، ص ۱۸۰۔

3 ... معجم کبیر، ۵/۷۱، حدیث: ۴۶۱۶۔

4 ... معجم کبیر، ۱۲/۱۶۹، حدیث: ۱۲۹۳۹۔

جواب جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی کرتا ہے **اللہ** اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[1]

سوال عاجزی وانکساری کرنے والے کو کون سا درجہ عطا ہوتا ہے؟

جواب رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے عِلِّیِّیْن (بلند ترین درجوں) میں پہنچا دیتا ہے۔[2]

سوال قدرت کے باوجود بطورِ عاجزی اچھا لباس نہ پہننے پر کیا بشارت ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: جو باوُجودِ قدرت اچھّے کپڑے پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے سبب چھوڑ دے **اللہ** تعالیٰ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3]

سوال عاجزی کرنے والوں اور تکبر کرنے والوں کے متعلق کوئی حدیث سنائیے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عاجزی کرنے والوں کو پسند اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔[4]

سوال اپنا سامان خود اٹھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضور نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا سامان خود اٹھایا وہ تکبر سے بَری ہو گیا ہے۔[5]

---

1. ۔۔۔مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲۔
2. ۔۔۔ابن حبان، کتاب الحظر والاباحة، باب التواضع والکبر والعجب، ۷/۴۷۵، حدیث: ۵۶۴۹۔
3. ۔۔۔ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸۔
4. ۔۔۔مسند الفردوس، ۵/۲۷۴، حدیث: ۸۶۳۴۔
5. ۔۔۔شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱۔

سوال حدیث شریف میں تقویٰ کے لئے کس چیز کو لازمی قرار دیا ہے؟

جواب حضورِ نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم اس وقت تک متقی و پرہیز گار نہیں بن سکتے جب تک عاجزی و انکساری اختیار نہ کرلو۔[1]

سوال حدیثِ مبارکہ میں کس عالم کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب حضور تاجدارِ مکّہ مکرمہ، سلطانِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو، صرف اسی عالم کے پاس بیٹھو جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ خصلتوں کی طرف بُلائے: (1) شک سے یقین کی طرف (2) عداوت سے خیر خواہی کی طرف (3) تکبر سے عاجزی کی طرف (4) ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور (5) دنیا کی رغبت سے بے رغبتی کی طرف۔[2]

سوال مال کے سبب کسی مال دار کے لئے تواضع کرنے کی کیا وعید ہے؟

جواب روایت میں ہے کہ جس نے کسی مال دار کے لئے اس کے مال کے سبب تواضع کی اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔[3]

سوال لوگوں کے درمیان عاجزی کے الفاظ استعمال کرنا کب منع ہے؟

جواب اپنے لئے عاجزی کے الفاظ کا استعمال اُس صورت میں ریاکاری ہے جبکہ رِیاکاری کی نیّت ہو اور یہ گناہ ہے اور اسی طرح اگر صرف زبان سے عاجزی کے الفاظ کہہ رہا ہو اور دل میں یہ کیفیت نہ ہو تو مُنافقت ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔[4]

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۰ / ۹۰، حدیث: ۱۰۰۴۸۔

2 . . . حلیۃ الاولیاء، شقیق البلخی، ۸ / ۷۵، حدیث: ۱۱۴۱۷۔

3 . . . شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی الذکر مافی الاوجاع . . . الخ، ۷ / ۲۱۳، حدیث: ۱۰۰۴۳۔

4 . . . نیکی کی دعوت، ص ۸۰۔

تَوبَہ واِستِغفار

سوال گناہ سرزد ہوجانے پر توبہ کا قانون بنانے میں کیا حکمت ہے؟

جواب اسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و عِلْم پر مَبنی ہے۔ جن دِینوں میں توبہ نہیں اُن کے ماننے والے گناہ پر زیادہ دلیر ہوتے ہیں کیونکہ مایوسی جُرم پر دلیر کر دیتی ہے اور معافی کی امید توبہ پر ابھارتی ہے۔ جس شخص کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہو اسے سب سے جُدا قید میں رکھا جاتا ہے تاکہ کسی اور کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوچکا ہے اور جسے ایک مقررہ مدت تک سزا کے بعد رہائی کا حکم ہو اسے دیگر مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے، اس سے یہ خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے رہائی کی امید ہے۔[1]

سوال جوانی میں توبہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حدیث پاک میں ہے: جوانی میں توبہ کرنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے۔[2] منقول ہے کہ ایک نوجوان جب توبہ کرکے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کے لئے زمین وآسمان کے درمیان 70 قندیلیں روشن کی جاتی ہیں اور ملائکہ صف بستہ ہو کر بلند آواز سے تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے اسے مبارک باد دیتے ہیں۔ ابلیسِ لعین سُن کر کہتا ہے: کیا خبر ہے؟ آسمان سے ایک مُنادِی ندا دیتا ہے: ایک بندے نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے صلح کرلی ہے۔ تو ابلیس ملعون اس

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۱۷، ۲/ ۱۶۳۔

2 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب التوبۃ، ۳/ ۴۲۲، حدیث: ۱۸۴۔

طرح پگھلتا ہے جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔[1]

سوال سچی توبہ کرنے والے کے متعلق حدیث شریف میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔[2]

سوال سچی توبہ کرنے والے کو بارگاہِ الٰہی سے کیا انعام ملتا ہے؟

جواب جب بندہ اپنی توبہ میں سچا ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کِرَاماً کَاتِبِیْن (یعنی اعمال لکھنے والے فرشتوں) کو ان کے لکھے ہوئے اَعمال بُھلا دیتا ہے اور زمین کو حکم فرماتا ہے کہ میرے بندے کا گناہ چھپا دے۔[3]

سوال کسی کو گناہ میں مبتلا دیکھ کر کیا کہنا چاہیے؟

جواب حضرت سیدنا ابو مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کو دیکھو کہ کسی گناہ میں مبتلا ہو گیا ہے تو اُس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو کہ تم یوں کہو: اللہ تعالٰی اسے رسوا کرے، اللہ تعالٰی اِس کا بُرا کرے۔ بلکہ یوں کہو: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس کی مغفرت فرمائے۔[4]

سوال گناہ کے بعد بھی توبہ نہ کی جائے تو اس کا دل پر کیا اثر پڑتا ہے؟

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الرابع فی مناقب الصالحین، ص ۳۵۔

2 . . . ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰۔

3 . . . الروض الفائق، المجلس الثانی فی قوله تعالی: الرحمٰن علّم القراٰن، ص ۱۵۔

4 . . . مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل الصبر والسماحة، ص ۳۲۴، حدیث: ۳۵۔

جواب حضور نبی غیب دان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: مؤمن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور مغفرت طلب کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو وہ نکتہ پھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔[1] یعنی وہ سیاہ نکتہ پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یوں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (پ ۳۰، المطففین: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

سوال توبہ اور استغفار میں کیا فرق ہے؟

جواب توبہ اور استغفار میں فرق یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ان سے معافی مانگنا استغفار ہے اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے۔[2]

سوال استغفار کے لیے بہتر وقت کونسا ہے؟

جواب بہتر یہ ہے کہ نمازِ فجر کے وقت سنتِ فجر کے بعد فرض سے پہلے 70 بار پڑھا کرے کہ یہ وقت استغفار کے لیے بہت ہی موزوں ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸﴾ (پ ۲۷، الذریٰت: ۱۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔[3]

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الذنوب، ۴/۴۸۸، حدیث: ۴۲۴۴۔

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۱۱، ھود، تحت الآیۃ: ۳، ۴/ ۳۹۳۔

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/۳۶۳۔

سوال بندوں کو بھٹکانے کی قسم کھانے پر شیطان کو بارگاہِ الٰہی سے کیا جواب مِلا؟

جواب حضرت سیدنا ابو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: شیطان نے کہا: اے میرے رب! تیری عزت و جلال کی قسم! جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے جسموں میں ہیں، میں انہیں بھٹکاتا رہوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میری عزت و جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔[1]

سوال حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بکثرت استغفار کی حکمت بیان کیجئے؟

جواب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، اُن سے گناہ صادِر نہیں ہوتے۔ اُن کا اِستغفار کرنا دراصل اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و اِنکساری کا اظہار ہے اور اس میں اُمّت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ وہ مغفرت طلب کرتے رہا کریں۔[2]

سوال معاشی و معاشرتی زندگی میں استغفار کے کیا فوائد ہیں؟

جواب حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کرلیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو گا۔[3]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۵۹، حدیث: ۱۱۲۴۴۔

2 ... مدارک، پ ۱۹، الشعراء، تحت الآیۃ: ۸۲، ص ۸۲۳، حدیقۃ ندیۃ، الباب الثانی۔۔۔الخ، الفصل الاول۔۔۔الخ، ۱/۲۸۸۔

3 ... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/۲۵۷، حدیث: ۳۸۱۹۔

سوال سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار کیا ہے اور اس کی کیا فضیلت ہے ؟

جواب حضرت شدّاد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے اعلیٰ استغفار یہ ہے کہ تم کہو: ''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔'' ارشاد فرمایا کہ جو سچے دل سے دن میں یہ کہہ لے پھر اسی دن شام سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہو گا اور جو سچے دل سے رات میں یہ کہہ لے پھر صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہو گا۔[1]

غیبت

سوال کسی کو غیبت سے روکنے کے کچھ فضائل بیان کیجئے ؟

جواب دو فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **(1)** جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادِر ہو اور مدد کرے، **اللہ** تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا اور اگر باوُجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو **اللہ** تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پکڑ فرمائے گا۔[2] **(2)** جو شخص اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کا گوشت کھانے (غیبت کرنے) سے روکے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے۔[3]

---

1 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، ۴/۱۸۹، حدیث: ۶۳۰۶۔

2 . . . کتاب الجامع فی آخر المصنف، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۸، حدیث: ۲۰۴۲۶۔

3 . . . مسند امام احمد، حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۴۵، حدیث: ۲۷۶۸۰۔

سوال کسی کی غیبت سننا کیسا ہے؟

جواب حضور سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گانا گانے اور گانا سننے سے، غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔[1] حضرتِ علامہ عبد الرَّءُوف مُناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔[2]

سوال غیبت سے توبہ کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب جس کی "غیبت" کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضَروری نہیں۔ اللہ غَفَّار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں توبہ واستِغفار کیجئے اور دل میں پکّا عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہو گیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے مقابل اُس کی جائز تعریف، اور اس سے مَحَبَّت کا اظہار کیجئے، تاکہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجِزی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر نادِم ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِنْ شَآءَ اللہ آخِرت میں مُواخَذہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر رَسمی طور پر (SORRY کہہ دیا) بِلا اِخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخِرت میں مُواخَذے (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔[3]

جواب غیبت انسان کی نیکیوں پر کیا اثرات ڈالتی ہے؟

---

1. ۔۔۔تاریخ بغداد، ابومحمد الحکم بن مروان الکوفی، ۸/ ۲۲۱، رقم: ۴۳۳۷۔
2. ۔۔۔فیض القدیر، ۳/ ۶۱۲، تحت الحدیث: ۳۹۶۹۔
3. ۔۔۔غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۹۱۔

جواب حضورنبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے روز انسان کے پاس اُس کا کھلا ہوا نامۂ اَعمال لایا جائے گا، وہ کہے گا: میں نے جو فُلاں فُلاں نیکیاں کی تھیں وہ کہاں گئیں؟ کہا جائے گا: تُو نے جو غیبتیں کی تھیں اس وجہ سے مٹادی گئی ہیں۔[1] منقول ہے: آگ بھی خشک لکڑیوں کو اتنی جلدی نہیں جلاتی جتنی جلدی غیبت بندے کی نیکیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔[2]

سوال کیا غیبت صرف زبان سے ہی ہوتی ہے؟

جواب غیبت صِرف زبان ہی سے نہیں اور طریقوں سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً: (1) اشارے سے (2) لکھ کر (3) مُسکرا کر (مثلاً آپ کے سامنے کسی کی خوبی بیان ہوئی اور آپ طنزیہ انداز میں مسکرا دئے جس سے ظاہِر ہوتا ہو کہ "تم بھلے تعریف کئے جاؤ، میں اِس کو خوب جانتا ہوں۔") (4) دل کے اندر غیبت کرنا یعنی بد گُمانی کو دل میں جما لینا۔ مثلاً بِغیر دیکھے بِلا دلیل یا بِغیر کسی واضِح قرینے کے ذِہن بنالینا کہ "فُلاں میں وفا نہیں ہے۔" یا "فُلاں نے ہی میری چیز چُرائی ہے۔" یا "فُلاں نے یوں ہی گپ لگا دیا ہے۔" وغیرہ (5) اَلْغَرَض ہاتھ، پاؤں، سر، ناک، ہونٹ، زَبان، آنکھ، اَبرو، پیشانی پر بل ڈال کر یا لکھ کر، فون پر SMS کر کے، انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذَرِیعے، برقی ڈاک (یعنی E.MAIL) سے یا کسی بھی انداز سے کسی کے اندر موجود بُرائی یا خامی دوسرے کو بتائی جائے وہ غیبت میں داخِل ہے۔[3]

---

1 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترھیب من الغیبة والبھت . . . الخ، ۳/۲۰۶، حدیث: ۴۳۶۴۔

2 . . . احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشرة الغیبة، بیان العلاج الذی یمنع . . . الخ، ۳/۱۸۳۔

3 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۳۔

سوال: غیبت میں شرکت اور غیبت کرنے والے کی حوصلہ افزائی کیسے ہوتی ہے؟

جواب: غیبت سننے پر خوش ہونا اور اس کی طرف توجّہ سے کان لگانا، دلچسپی لیتے ہوئے ہاں، ہوں، ہیں، جی وغیرہ آوازیں نکالنا بھی غیبت ہے۔ غیبت سننے والے کی اِس حرکت سے غیبت کرنے والے کو مزید تقویّت ملتی ہے اور وہ مزید بڑھ چڑھ کر غیبت کرتا ہے، اِسی طرح غیبت سُن کر خوشی اور تعَجُّب کا اظہار بھی گناہ ہے، مَثَلاً حیرت کے ساتھ کہنا: ارے! یہ ایسا شخص ہے! میں تو اِس کو اچّھا آدمی سمجھتا تھا۔ دلچسپی کے ساتھ غیبت سننے، تعَجُّب کا اظہار کرنے، ہاں میں ہاں ملانے کے انداز میں سَر ہِلانے وغیرہ میں غیبت کرنے والے کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کا سامان ہے بلکہ ایسے موقع پر بلا اجازتِ شرعی خاموش رہنے والا بھی غیبت میں شریک ہی مانا جائے گا۔[1]

سوال: سیدنا فقیہ ابو اللیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غیبت کی کتنی اقسام فرمائی ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا فَقِیْہ اَبُو اللَّیْث سَمَرقَنْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ غیبت چار قسم کی ہے: (۱) کفر (۲) نفاق (۳) معصیت (۴) مباح۔[2]

سوال: جس کی غیبت کی گئی وہ غیبت کرنے والے کے ساتھ کیسا برتاؤ کرے؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبد الوہّاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: اپنی غیبت کرنے والے پر مُشْتَعِل (یعنی غصّے) ہونا مناسِب نہیں اُس سے تو تمہیں محبّت

---

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الخامسۃ عشرۃ الغیبۃ، بیان ان الغیبۃ . . . الخ، ۳/ ۱۸۰۔
غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۶۹۔

2 . . . تنبیہ الغافلین، باب الغیبۃ، ص ۸۹۔

کرنی چاہئے کہ اس کے غیبت کرنے کی وجہ سے تمہیں ثواب حاصل ہو رہا ہے! اگرچہ اُس نے اِس بات کا قَصد (یعنی ارادہ) نہیں کیا۔ مزید فرماتے ہیں: جو شخص اُس آدمی پر غصّہ کرے جس کی نیکیاں اپنے ہاتھ آرہی ہیں وہ بے وُقُوف ہے، البتہ کسی شَرعی وجہ سے غَضَب ناک ہونا صحیح ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ارشادِ گرامی سے ہمیں یہ بھی درس مل رہا ہے کہ اگر غیبت کرنے والے کے ساتھ جوابی کاروائی کی گئی تو نفرت کی دیوار مزید مضبوط ہو جائے گی، فساد بڑھے گا اور اگر اُس کو محبّت سے سمجھانے کی کوشش کی گئی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ غیبت ہی سے باز آجائے گا۔[2]

سوال کیا غیبت و فضول گوئی میں کوئی بڑا خطرہ بھی ہے؟

جواب جی ہاں! ایک بڑا خطرہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ارشاد فرماتے ہیں: میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی صحبت میں رہا ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں ان چار باتوں کی نصیحت کرنا: (1) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہو گی (2) جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں بَرَکت نہ ہو گی (3) جو صِرف لوگوں کی خوشنودی چاہے گا وہ رِضائے الٰہی سے مایوس ہو جائے گا اور (4) جو غیبت اور فضُول گوئی زیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔[3]

---

1 ۔۔۔ تنبیہ المغترین، الباب الثالث فی جملۃ اخری من الاخلاق، ومن اخلاقھم سد باب الغیبۃ ۔۔۔ الخ، ص ۱۹۳۔

2 ۔۔۔ غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۲۶۔

3 ۔۔۔ منہاج العابدین، العائق الرابع النفس، الفصل الخامس فی البطن وحفظہ، ص ۹۸۔

سوال بزرگانِ دِین دوسروں کے متعلق منفی باتیں کرنے والوں کی اصلاح کیسے کرتے تھے؟

جواب امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمتِ با بَرَکت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور اُس نے کسی کے بارے میں کوئی مَنفی (NEGATIVE) بات کی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے مُعاملے کی تحقیق کریں اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مُعاف کر دیں؟ اُس نے عرض کی: یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْن! مُعاف کر دیجئے! آئندہ میں ایسا (یعنی غیبت اور چغلخوری) نہیں کروں گا۔[1]

سوال غیبت کرنے والوں سے کس طرح پیچھا چھڑایا جائے؟

جواب اُس کو مناسِب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جایئے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانئے، ترکیب سے بات بدل دیجئے اُس گفتگو میں دلچسپی مت لیجئے، مَثَلاً اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جایئے، منہ پر بیزاری کے آثار لایئے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اِظہار فرمایئے، ممکن ہو تو استنجا خانے کا کہہ کر ہی اٹھ جایئے اور پھر آپ کا کہا جھوٹ نہ ہو جائے اس لئے استنجا بھی کر لیجئے۔ "غیبت گاہ" میں حاضِر رہنے کے بجائے مجبوراً استنجا خانے میں وقت گزارنا بَہُت مناسِب عمل ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بھی ثواب ملے گا۔[2]

---

1. . . . تنبیہ الغافلین، باب النمیمۃ، ص ۹۲۔
2. . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۱۴۔

سوال: چھوٹے بچے کی غیبت کی کچھ مثالیں بیان کیجئے؟

جواب: (1) اتنا بڑا ہو گیا مگر تمیز نہیں آئی (2) چھوٹا پڑھائی میں بہت ذہین ہے مگر بڑا 8 سال کا ہوا ابھی تک کُند ذِہن ہے (3) بہت چِڑ چِڑا ہو گیا ہے (4) ماں کو بہت تنگ کرتا ہے (5) بڑی بچی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرا دیا۔[1]

بَدشُگونی

سوال: شُگون کسے کہتے ہیں؟

جواب: شگون کا معنی ہے: فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وقت کو اپنے حق میں اچھا یا برا سمجھنا۔[2]

سوال: زمانۂ جاہلیت میں بد شگونی لینے کا کیا طریقہ تھا؟

جواب: زمانۂ جاہلیت میں مشرکین پرندوں پر اِعتماد کرتے تھے، جب ان میں سے کوئی شخص کسی کام کے لیے نکلتا تو وہ پرندے کی طرف دیکھتا اگر پرندہ دائیں طرف اُڑتا تو وہ اس سے نیک شگون لیتا اور اپنے کام پر روانہ ہو جاتا اور اگر پرندہ بائیں جانب اُڑتا تو وہ اس سے بد شگونی لیتا اور لَوٹ آتا، بعض اوقات وہ کسی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے خود پرندے کو اُڑاتے تھے، پھر جس جانب وہ اُڑتا تھا اس پر اِعتماد کرکے اس کے مطابق مہم پر روانہ ہوتے یا رُک جاتے۔[3]

سوال: کسی شخص کو منحوس قرار دینے کا کیا گناہ ہوتا ہے؟

---

1 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۵۴ ماخوذاً۔

2 . . . بد شگونی، ص ۱۰۔

3 . . . فتح الباری، کتاب الطب، باب الطیرۃ، ۱۱/ ۱۸۰، تحت الحدیث: ۵۷۵۴۔

جواب کسی شخص کو منحوس قرار دینے میں اس کی سخت دل آزاری ہے اور اس سے تہمت دھرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔[1]

سوال جب بد فالی کا گمان ہو تو اس وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب اس وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! برائی اور بھلائی تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔[2]

سوال قرآنِ مجید کا کوئی صفحہ کھول کر فال نکالنا کیسا ہے؟

جواب بعض لوگ قرآنِ مجید کا کوئی بھی صفحہ کھول کر سب سے پہلی آیت کے ترجمے سے اپنے کام کے بارے میں خود ساختہ مفہوم اَخذ کر کے فال نکالتے ہیں، اس طرح فال نکالنا جائز نہیں۔[3]

سوال ستاروں کے اچھے برے اثرات پر یقین رکھنا کیسا ہے؟

جواب کواکب میں کچھ بھی اچھائی یا برائی نہیں اگر کوئی شخص ستاروں کو حقیقی طور پر تاثیر رکھنے والا جانے تو یہ شرک ہے اور اگر ان کی تاثیر کو حقیقی تو نہ سمجھے لیکن ان سے مدد لے تو اس کا یہ عمل حرام ہے اور اگر کوئی ان کی تاثیر کو حقیقی نہ سمجھے اور نہ ہی ان سے مدد لے بلکہ اپنے معاملات میں ان کی رعایت کرے تو اس کا یہ عمل توکل کے خلاف ضرور ہے۔[4]

---

1 . . . بدشگونی، ص۹۔

2 . . . مسند بزار، مسند بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ، ۱۰/۲۷۵، حدیث: ۴۳۷۹۔

3 . . . حدیقۃ ندیۃ، الخلق الخامس والعشرون من الاخلاق الستین المذمومۃ التطیر، ۲/۲۶، بدشگونی، ص۳۹۔

4 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۲۳ ملخصاً۔

سوال اِس اُمّت میں کون سی تین چیزیں لازمی رہیں گی؟

جواب حضورِ نبیِّ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازماً رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور بدگمانی۔ (1)

سوال حَسَد، بدگُمانی اور بدفالی کا تدارک کیسے کیا جائے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: جب تم حسد کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔ (2)

سوال بدشگونی کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں؟

جواب (1) بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہو جاتا ہے۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ (3) تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے۔ (4) شیطانی وَسْوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ (5) بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پست ہِمّتی اور تنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے۔ (3)

سوال مخصوص دنوں اور تاریخوں میں شادی نہ کرنا کیسا ہے؟

جواب مُجَدِّدِ اَعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے اسی طرح کا سوال ہوا کہ لوگ 23، 13، 3 اور 28، 18، 8 اسی طرح جمعرات، بدھ اور اتوار کو شادی وغیرہ نہیں کرتے اور اعتقاد یہ رکھتے ہیں کہ سخت نقصان پہنچے

---

1 . . . معجم کبیر، ۳/ ۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷۔

2 . . . معجم کبیر، ۳/ ۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷۔

3 . . . بدشگونی، ص ۲۰۔

گا ان کا کیا حکم ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: یہ سب باطل و بے اصل ہے۔[1]

سوال ماہِ صفر کو منحوس سمجھنا کیسا ہے؟

جواب صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں، اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رُخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں"[2] یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔[3]

سوال صفر المظفر پہلی ہجری میں کن کی شادی خانہ آبادی ہوئی؟

جواب اس مہینے میں حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔[4]

سوال حسد کی مذمت پر کوئی حدیثِ مبارکہ بیان کیجئے؟

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۲۷۲۔

2 . . . بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ۴/ ۲۴، حدیث: ۵۷۰۷۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۵۹۔

4 . . . الکامل فی التاریخ، ثم دخلت السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ، ۲/ ۱۲۔

جواب حضور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حسد ایمان کو اسی طرح تباہ کر دیتا ہے جس طرح صَبِر (ایلوا) شہد کو تباہ کر دیتا ہے۔ (1)

سوال ابلیس اپنے چیلوں کو انسانوں سے کیا کروانے کا کہتا ہے؟

جواب حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ابلیس (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے: انسانوں سے ظلم اور حسد کراؤ کیونکہ یہ دونوں عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک شرک کے مُساوی ہیں۔ (2)

سوال کس شخص سے حسد کیا جاتا ہے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔ (3)

سوال حسد کرنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کن لوگوں کی مذمت فرمائی؟

جواب یہودیوں نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے حسد کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (پ۵، النساء: ۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ (4)

سوال اہل کتاب مسلمانوں سے کس طرح کا حسد کرتے تھے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۱۰۹) ترجمۂ کنز الایمان:

---

1 ۔۔۔ کشف الخفاء، ۱/ ۳۱۷، حدیث: ۱۱۲۹۔

2 ۔۔۔ مسند الفردوس، ۱/ ۱۴۴، حدیث: ۹۲۳۔

3 ۔۔۔ معجم کبیر، ۲۰/ ۹۴، حدیث: ۱۸۳۔

4 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/ ۲۶۳۔

بہت کتابیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے۔ **وضاحت:** اس آیتِ مُبارَکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے خبر دی ہے کہ ان کا نعمتِ ایمان کا زوال چاہنا حسد ہے۔

سوال حسد کی بنیاد کیا چیزیں بنتی ہیں؟

جواب یہ سات چیزیں حَسَد کی بنیاد بن سکتی ہیں: (1) بُغض و عداوت (2) خود ساختہ عزت (3) تکبر (4) اِحساسِ کمتری (5) مَن پسند مقاصد کے فوت ہونے کا خوف (6) حبِّ جاہ (7) قلبی خباثت۔[1]

سوال حسد کے مراتب بتائیے؟

جواب حسد کے چار مراتب ہیں: (1) کسی کی نعمت کے زوال کی اس طرح تمنا کرنا کہ خود کو اس نعمت کے حصول کی خواہش نہ ہو یہ حسد کا انتہائی درجہ ہے (2،3) غیر کی نعمت کے زوال کے ساتھ ساتھ اسی نعمت یا اس جیسی دوسری نعمت کے حصول کی تمنا کرنا، اگر سامنے والے کی نعمت یا اس جیسی نعمت حاسد کو حاصل نہ ہو تو محض اس سے نعمت کے زوال کی تمنا اس لئے کرنا کہ وہ اس سے ممتاز نہ ہو سکے اور (4) غیر سے نعمت کے زائل ہونے کی خواہش تو نہ ہو مگر آدمی یہ پسند کرے کہ وہ اس سے ممتاز بھی نہ ہو۔[2]

سوال حسد کرنے والے کی تین نشانیاں بتائیے؟

جواب (1) محسود (جس سے حسد ہو) کی موجودگی میں چاپلوسی کرنا (2) پیٹھ پیچھے غیبت

---

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، بیان ذم الحسد، ۳/ ۲۳۷۔

2 . . . احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، بیان ذم الحسد، ۳/ ۲۳۷۔

کرنا اور (3) اُس کی مصیبت پر خوش ہونا۔[1]

سوال حاسد کو حسد کب نقصان دیتا ہے؟

جواب حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حاسد کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے نہ بولے یا ہاتھ سے اس پر عمل نہ کرے۔[2]

سوال وہ کونسی چیز ہے جو حسد میں کمی کا سبب بنتی ہے؟

جواب حضرت سیدنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: جو موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرے اُس کے حَسَد اور خوشی میں کمی آجائے گی۔[3]

سوال ”مَخْمُوْمُ الْقَلْب“ کسے کہتے ہیں؟

جواب بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: لوگوں میں افضل کون ہے؟ حضور نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَخْمُوْمُ الْقَلْب صَدُوْقُ اللِّسَان۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: صَدُوْقُ اللِّسَان یعنی سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہے مگر یہ مَخْمُوْمُ الْقَلْب کون ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا، ہر قسم کے گناہ، سَرکشی، دھوکا دہی اور حَسَد سے بچنے والا ہو۔[4]

سوال حدیث مبارکہ میں حسد سے بچنے کا کیا علاج بتایا گیا ہے؟

جواب حضور نبیِ اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/ ۵۰، رقم: ۴۷۰۹۔

2 . . . کنز العمال، کتاب الاخلاق، الحسد، ۳/ ۱۸۶، حدیث: ۷۴۴۴۔

3 . . . احیاء علوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، بیان ذم الحسد، ۳/ ۲۳۳۔

4 . . . ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الورع والتقوی، ۴/ ۴۷۵، حدیث: ۴۲۱۶۔

بیماریاں میری اُمت کو ضرور ہوں گی: حسد، بدگمانی اور بدشگونی۔ کیا میں تمہیں ان سے چھٹکارے کا طریقہ نہ بتادوں ؟ جب تم میں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو، جب تم حسد میں مبتلا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرو اور جب بدشگونی پیدا ہو تو اس کام کو کر گزرو۔[1]

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

سوال جنّت میں کس ہستی کو کُنیت کے ساتھ پکارا جائے گا؟

جواب حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو جنت میں **ابو محمد** کہہ کر بلایا جائے گا۔[2]

سوال حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف معاذ اللہ "گناہ یا نافرمانی" کی نسبت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب غیرِ تلاوت میں اپنی طرف سے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف نافرمانی و گناہ کی نسبت کرنا حرام ہے۔[3] ائمہ دِین نے اس کی تصریح فرمائی ہے بلکہ ایک جماعت علمائے کرام نے اِسے کفر بتایا۔[4]

سوال حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی کے بارے میں کچھ تفصیل بتایئے؟

جواب اس کشتی کی بلندی 30 گز تھی اور اس میں تین منزلیں تھیں، نچلی منزل جنگلی جانوروں، درندوں اور حشرات الارض کے لیے تھی، درمیانی منزل میں

---

1 . . . معجم کبیر، ۳/ ۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷۔

2 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ۵۷۸، آدم نبی اللہ، ۷/ ۳۸۹، حدیث: ۲۰۱۹۔

3 . . . احکام القرآن لابن العربی، پ۱۶، طه، تحت الآیة: ۱۲۱، ۳/ ۲۵۹۔

4 . . . مدخل، الجزء الثانی، ۱/ ۲۳۷۔

چوپائے اور پالتو جانور تھے جبکہ اُوپر کی منزل انسانوں کے لیے مُختَص تھی۔[1]

سوال تعمیرِ خانۂ کعبہ کے وقت حضرت ابراہیم اور اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی زبانوں پر کون سے الفاظ جاری تھے؟

جواب ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (پ۱، البقرۃ:۱۲۷) ترجَمۂ کنز الایمان: اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

سوال حضرت سیدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ازواج کے نام بتائیے؟

جواب (1) حضرت سارہ (2) حضرت ہاجرہ قِبطِیہ مصریہ (3) حضرت قنطورا (4) حضرت حجون بنت امین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُن۔[2]

سوال جنتی لاٹھی کسے کہتے ہیں؟

جواب اِس سے مراد حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وہ مقدس لاٹھی ہے جسے "عصائے موسیٰ" کہتے ہیں۔[3] اس کے ذریعہ آپ کے بہت سے معجزات کا ظہور ہوا جن کو قرآنِ مجید نے بار بار بیان فرمایا ہے۔

سوال جنتی عصا حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کیسے ملا؟

جواب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد یہ مقدس عصا حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو یکے بعد دیگرے بطورِ میراث ملتا رہا، یہاں تک کہ حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کو ملا، جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مصر سے ہجرت فرما

---

1 . . . تفسیر بغوی، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۳۸، ۲/۳۲۲۔

2 . . . قصص الانبیاء لابن کثیر، الفصل الثالث عشر: ذکر اولاد ابراھیم الخلیل، ص ۲۴۰۔

3 . . . طبقات کبری، ذکر من ولد رسول اللہ من الانبیاء، ۱/۳۰۔

کر مَدیَن تشریف لے گئے تو وہاں حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے بحکمِ الٰہی آپ کو یہ مقدس عصا عطا فرمایا۔[1]

سوال حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کتنی راتیں کوہِ طور پر اعتکاف کیا تو توریت شریف عطا کی گئی؟

جواب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کوہِ طور پر 40 راتیں اعتکاف کیا جس کے بعد آپ کو توریت شریف عطا کی گئی۔[2]

سوال حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اصحاب کو ''حَوارِی'' کیوں کہتے ہیں؟

جواب وہ سب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مخلص جاں نثار تھے اور اُن کے قلوب اور نیتیں صاف تھیں اس بنا پر ان بارہ پاکبازوں اور نیک نفسوں کو ''حواری'' کا معزز لقب عطا کیا گیا۔[3]

سوال حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھائے جانے کا واقعہ کہاں اور کب پیش آیا؟

جواب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھائے جانے کا واقعہ بَیْتُ الْمَقْدِس میں شبِ قدر کی مبارک رات میں وُقوع پذیر ہوا۔[4]

سوال کیا حضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی کچھ حواری تھے؟

جواب جی ہاں۔ حضرت قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قریش میں 12 صحابہ

---

1 . . . تفسیر کبیر، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۳۱، ۸/۵۹۴۔

2 . . . تفسیر ابن ابی حاتم، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۱، ص ۱۰۷۔

3 . . . روح البیان، پ ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۵۲، ۲/۴۰۔

4 . . . تفسیر جمل، پ ۳، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۵۷، ۱/۴۲۷۔

کرام حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ”حواری“ ہیں۔[1]

سوال حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواریوں کے نام بتایئے؟

جواب 12 حواریوں کے نام یہ ہیں: (1) حضرت ابو بکر (2) حضرت عمر فاروق (3) حضرت عثمان غنی (4) حضرت علی المرتضیٰ (5) حضرت حمزہ (6) حضرت جعفر (7) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح (8) حضرت عثمان بن مظعون (9) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف (10) حضرت سعد بن ابی وقاص (11) حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ (12) حضرت زبیر بن عوام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔[2]

گزشتہ اَقوام

سوال اُمَّتِ محمدیہ سے پہلے کتنی اُمتیں گزریں؟

جواب اِس اُمَّت سے قبل 69 اُمتیں گزری ہیں۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّکُمْ تَتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ **ترجمہ:** تم 70 امتوں کو مکمل کرنے والے ہو، تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اُن سب سے بہتر اور سب سے زیادہ عزت والے ہو۔[3]

سوال وہ کون سے چار نفوس ہیں جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے نہ ماں کے پیٹ سے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا مینڈھا اور حضرت سَیِّدُنا صالِح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی۔[4]

---

1 . . . تفسیر بغوی، پ ٣، آل عمران، تحت الآیۃ: ٥٢، ١/ ٢٣٦، ماخوذا۔

2 . . . تفسیر بغوی، پ ٣، آل عمران، تحت الآیۃ: ٥٢، ١/ ٢٣٦۔

3 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اٰل عمران، ٥/ ٧، حدیث: ٣٠١٢۔

4 . . . الروض الفائق، المجلس السابع والاربعون فی مناقب الصالحین رضی اللّٰہ عنہم، ص ٢٧١۔

سوال سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟

جواب حضرت سیدنا ہابیل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قاتل بھائی "قابیل" نے شیطان کے کہنے پر سب سے پہلے آگ کی پوجا کی۔(1)

سوال قابیل کو اپنے بھائی کے قتل کے جُرم میں کیا سزا دی گئی؟

جواب قابیل کو اپنے بھائی کے قتل کے جُرم میں کافی سزائیں ملیں۔ اُس کا ایک پاؤں ران اور پنڈلی سے چمٹ گیا، قیامت تک کے لیے اُس کا چہرہ سورج سے جوڑ دیا گیا، اب گرمیوں میں اُسے آگ سے جلایا جاتا ہے اور سردیوں میں برف سے تکلیف دی جاتی ہے۔(2) ایک اور حدیث شریف کے مطابق دنیا میں کوئی بھی ناحق قتل ہوتا ہے تو اُس کا گناہ قابیل کے نامۂ اعمال میں بھی درج کیا جاتا ہے کیونکہ اُسی نے قتل اِیجاد کیا تھا۔(3)

سوال سب سے پہلے کس شخص نے شہر اور قلعے بنائے؟

جواب حضرت سیدنا شیث بن آدم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے پڑپوتے مہابیل نے سب سے پہلے درخت کاٹ کر شہروں کی بنیادیں ڈالیں اور بڑے بڑے قلعے تعمیر کئے۔(4)

سوال کس بے جان چیز نے خانۂ کعبہ کا حج و طواف کیا حالانکہ اس پر واجب نہ تھا؟

جواب حضرت سیّدُنا نوح نَجِیُّ الله عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی نے۔(5)

---

1 ۔۔۔ روح البیان، پ ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۳۱، ۲/۳۸۲۔

2 ۔۔۔ روح البیان، پ ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۳۱، ۲/۳۸۲۔

3 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم۔۔۔الخ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۵۔

4 ۔۔۔ البدایۃ والنہایۃ، ذکر وفاۃ آدم ووصیتہ۔۔۔الخ، ۱/۱۵۸۔

5 ۔۔۔ الروض الفائق، المجلس السابع والاربعون فی مناقب الصالحین رضی اللہ عنہم، ص ۲۷۲۔

سوال دروازۂ بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخل ہوتے وقت بنی اسرائیل نے کیا نافرمانی کی اور پھر انہیں کیا سزا ملی؟

جواب انہیں حکم تھا کہ وہ اِس دروازے میں ادب واِحترام کے ساتھ جھک کر اور اپنے لئے معافی کی دعا مانگتے ہوئے داخل ہوں مگر انہوں نے اس حکم کی نافرمانی کی اور اپنے سرینوں پر گھسٹتے ہوئے اور بجائے دعائے معافی کے فضول جملہ بولتے اور مذاق اڑاتے ہوئے داخل ہوئے، اس نافرمانی کی وجہ سے ان لوگوں میں طاعون کی بیماری پھیل گئی اور ایک گھنٹے میں 70 ہزار بنی اسرائیل مر گئے۔[1]

سوال قارون کون تھا؟

جواب قارون حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا ''یَصْہُر'' کا بیٹا تھا۔ انتہائی خوب صورت اور حسین شکل کا آدمی تھا، اسی لئے اسے مُنَوَّر کہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا۔ ناداری کے زمانے میں نہایت عاجزی کرنے والا اور بااخلاق تھا۔ دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال تبدیل ہوا اور یہ بھی سامری کی طرح منافق ہو گیا۔[2]

سوال اُن بادشاہوں کے نام بتایئے جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی؟

جواب پوری دنیا کی بادشاہت چار شخصوں کو ملی جن میں سے دو مومن تھے اور دو کافر۔ حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ذوالقرنین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 . . . تفسیر صاوی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۸، ۵۹، ۱/۶۶ تا ۶۹ ملتقطاً۔

2 . . . روح البیان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۷۶، ۶/۴۲۹۔

اور نمرود و بُخْت نَصَّر، یہ دونوں کافر تھے۔[1]

سوال: شہر "سبا" کے کچھ اوصاف بیان کیجئے؟

جواب: اس پاکیزہ شہر کی آب و ہوا لطیف، صاف ستھری سرزمین، نہ اس میں مچھر، نہ مکھی، نہ کھٹمل، نہ سانپ، نہ بچھو، ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالَم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر سے گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں۔[2]

سوال: "اَلْعَرَبُ الْعَارِبَہ" اور "اَلْعَرَبُ الْمُسْتَعْرِبَہ" کن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلے کے جتنے بھی عرب ہیں انہیں "اَلْعَرَبُ الْعَارِبَہ" اور حضرت سیدنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد کو "اَلْعَرَبُ الْمُسْتَعْرِبَہ" کہا جاتا ہے۔[3]

سوال: انطاکیہ شہر والوں کی ہدایت کے لیے حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جو تین مُبلّغ روانہ فرمائے اُن کے نام بتایئے؟

جواب: اُن میں سے ایک کا نام "صادق" دوسرے کا نام "مصدوق" اور تیسرے کا نام "شمعون" رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ تھا۔[4]

سیرتِ سَیِّدُ الاَنْبِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سوال: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نسب شریف کیا ہے؟

---

1 ... تفسیر صاوی، پ ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۵۸، ۱/ ۲۱۹۔

2 ... تفسیر مدارک، پ ۲۲، سبا، تحت الآیة: ۱۵، ص ۹۶۰۔

3 ... سیرة نبویة لابن کثیر، ذکر اخبار العرب، ۱/ ۳۔

4 ... تفسیر صاوی، پ ۲۲، یس، تحت الآیة: ۱۳، ۵/ ۱۷۰۸، ۱۷۰۹ ملتقطاً۔

جواب حضور تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نسب شریف حضرت عدنان تک مُتَّفَق عَلَیْہ ہے مگر اُس سے آگے تعداد اور ناموں میں اختلاف ہے، نسبِ اَقدس یہ ہے: حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بن عبدُ اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبدِ مَناف بن قُصَی بن کِلاب بن مُرہ بن کعب بن لُوَی بن غالب بن فِہر بن مالک بن نَضر بن کَنانہ بن خُزیمہ بن مُدرِکہ بن اِلیاس بن مُضَر بن نِزار بن مَعَد بن عَدنان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔[1]

سوال حضور امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نسب مبارک کتنے واسطوں سے حضرت سیِّدُنا اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچتا ہے؟

جواب بخاری شریف کے مطابق حضرت عدنان تک 21 واسطوں پر اتفاق ہے۔[2] اس کے بعد حضرت سیدنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام تک واسطوں کے متعلق چار قول ہیں: سات، نو، پندرہ اور چالیس۔[3] شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: راجح چالیس ہی ہے۔[4]

سوال مُبشِّر و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آمد سے متَّصِل کچھ واقعات بیان کیجئے؟

جواب چند واقعات یہ ہیں: (1) بُت منہ کے بَل گِر پڑے۔[5] (2) فارس کے مجُوسیوں

---

1 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی، ۲/ ۵۷۳۔

2 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی، ۲/ ۵۷۳۔

3 . . . عمدۃ القاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی، ۱۱/ ۵۶۳۔

4 . . . نزہۃ القاری، ۴/ ۶۷۴۔

5 . . . سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۱۰۳۔

کی ایک ہزار سال سے بھڑکائی ہوئی آگ یکایک بجھ گئی۔(3)کسریٰ کے محل پر زلزلہ طاری ہوگیا۔ (4) دریائے ساوہ خشک ہوگیا۔[1] اور (5) والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جسمِ اَطہر سے نکلنے والے نور نے شام کے محلات روشن کردیئے۔[2]

سوال دنیا میں تشریف آوری کے وقت حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ اَقدس پر کیا دعا تھی؟

جواب اُمَّت کے والی، شاہِ عالی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں جلوہ افروز ہوتے ہی سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پَرْوَرْدِگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔[3]

سوال ابولَہَب کافر کے عذاب میں کمی کرتے ہوئے اسے تھوڑا سا پانی کیوں دیا جاتا ہے؟

جواب کیونکہ اُس نے وِلادتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی میں اپنی لونڈی ثُوَیبہ کو آزاد کیا تھا (ابولہب کی خوشی بھتیجا پیدا ہونے کے لحاظ سے تھی)۔[4]

سوال حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کتنے تھے اور کس کس نے اسلام قبول کیا؟

جواب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 12 چچا تھے جن میں سے چار نے اسلام کا زمانہ پایا اور دو نے اسلام قبول کیا: (1) حضرت حمزہ بن عبد المطلب

---

1 . . . دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی ارتجاس ایوان الکسری ــــ الخ، ۱/ ۱۲۶۔

2 . . . مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۸۷، حدیث: ۱۷۱۶۳۔

3 . . . معارج النبوۃ، رکن دوم، ص ۴۴، فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۷۔

4 . . . بخاری، کتاب النکاح، باب وامھاتکم ــــ الخ، ۳/ ۴۳۲، حدیث: ۵۱۰۱۔

(2) حضرت عباس بن عبد المطلب۔[1]

سوال شہزادۂ رسول حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت مبارک کس سن ہجری میں ہوئی اور انہوں نے کتنی عمر پائی؟

جواب حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ذوالحجہ 8 ہجری میں مدینہ پاک میں پیدا ہوئے، سولہ یا اٹھارہ مہینے زندہ رہے اور منگل کے دن دس ربیع الاول یا جمادی الاول 10 ہجری میں وفات پائی۔[2]

سوال پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا رنگ کیسا تھا؟

جواب نورانی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا رنگ "گورا سپید" تھا، گویا کہ آپ کا مقدس بدن چاندی سے ڈھال کر بنایا گیا تھا۔[3]

سوال حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اطہر میں "مہرِ نبوت" کس جگہ واقع تھی؟

جواب حضور تاجدارِ انبیا و مرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر مہرِ نبوت تھی۔[4]

سوال حضور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دن رات کو کتنے حصّوں میں تقسیم فرمایا ہوا تھا؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دن رات کو تین

---

1 . . . سیرتِ مصطفیٰ، ص۶۹۹۔

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۸۴۔

3 . . . ترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ۵/ ۵۰۵، حدیث: ۱۲۔

4 . . . ترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی خاتم النبوۃ، ۵/ ۵۰۶، حدیث: ۱۷۔

حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لیے، دوسرا عام مخلوق کے لیے اور تیسرا اپنی ذات کے لیے۔[1]

سوال حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس خاتون سے یہ جملہ کہا تھا: اَنْتِ اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیْ یعنی میری سگی ماں کے بعد آپ میری ماں ہو۔

جواب یہ بات حضرت اُمِّ ایمن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمائی تھی کیونکہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے انتقال کے بعد حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پرورش کی سعادت آپ ہی کے حصے میں آئی تھی۔[2]

سوال کیا 1438 سال پہلے بھی جھنڈے کے ساتھ جلوس نکلا تھا؟

جواب جی ہاں! جب پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت فرما کر "موضَعِ غَمِیم" کے قریب پہنچے تو بُریدہ اسلمی، قبیلہ بنی سہم کے 70 سوار لے کر مَعَاذَاللہ گرفتار کرنے آئے، مگر رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ فیضِ آثار سے خود ہی محبتِ شاہِ ابرار میں گرفتار ہو کر پورے قافلے سمیت مشرف بہ اسلام ہو گئے اور اپنا عمامہ سر سے اتار کر نیزے پر باندھ لیا اور یوں جھنڈے کے ساتھ جلوس کی صورت میں مدینہ مُنورہ میں داخل ہوئے۔[3]

فَضَائِلِ وخَصَائِص ومُعْجِزَات

سوال احمد اور محمد نام رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص۵۸۶۔

2 . . . مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ذکر حضانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۹۷۔

3 . . . وفاء الوفا، الباب الثالث فی اخبار سکانھا۔۔۔الخ، الفصل التاسع فی ھجرۃ النبی۔۔۔الخ، ۱/ ۲۴۳۔

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن دو بندوں کو جنت میں جانے کا حکم ہو گا تو وہ عرض کریں گے: **یَا اَللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم کس سبب سے جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت والا کوئی عمل نہیں کیا؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لیا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہو گا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (1)

سوال وہ کونسا اسم مبارک ہے جو دنیا کی پیدائش سے حضور امامُ الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری تشریف آوری تک کسی کا نہ ہوا؟

جواب حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک اسم مبارک "احمد" ہے، آپ سے پہلے جب سے دنیا پیدا ہوئی کسی کا یہ نام نہ تھا تاکہ اس بات میں کسی کو شک وشبہ کی گُنجائش نہ رہے کہ کُتُبِ سابقہ اِلہامیّہ میں جس اَحمد کا ذِکر ہے وہ آپ ہی کی ذاتِ عالی ہے۔ (2)

سوال حدیثِ پاک کی روشنی میں بتائیے کہ سب سے پہلے کون سی چیز بنائی گئی؟

جواب حضرت سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کیا چیز بنائی؟ ارشاد فرمایا: اے جابر! بلاشبہ **اللہ** تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ (3)

---

1 . . . مسند فردوس، ۲/ ۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵۔

2 . . . شرح المواهب، الفصل الاول في ذكر اسمائه۔۔۔الخ، ۴/ ۲۲۳۔

3 . . . مصنف عبد الرزاق، الجزء المفقود، ص ۶۳۔

سوال قبولِ اسلام سے پہلے حضرت سیِّدُنا ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے شاہِ روم کے دربار میں حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب انہوں نے کہا: ”ھُوَ فِیْنَا ذُوْ نَسَبٍ یعنی وہ ہمارے درمیان عالی خاندان والے ہیں۔“ حالانکہ اس وقت وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بدترین دشمن تھے۔ (1)

سوال پاکیزگیٔ مصطفٰی کے متعلق حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کیا فرمایا؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے کبھی کوئی عنبر، مُشک یا کوئی اور چیز ایسی نہیں سونگھی جس کی مہک پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہو۔ (2)

سوال پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اطہر کے کچھ اوصاف بیان کیجئے

جواب (1) حضور سَیِّدُ الْاَنْبِیَاء وَالْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس اور لباسِ اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ (3) (2) آپ جس جانور پر سوار ہوتے وہ عمر بھر ویسا ہی رہتا اور آپ کی برکت سے کبھی بوڑھا نہ ہوتا۔ (4) (3) آپ جیسا روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے تھے۔ (5) (4) آپ کا سایہ نہیں تھا۔ (6) اور (5) آپ کا پسینہ خوشبودار تھا۔ (1)

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب الجهاد، باب دعاء النبی الی الاسلام والنبوة، ۲/۲۹۲، حدیث: ۲۹۴۱۔

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، ۲/۴۸۹، حدیث: ۳۵۶۱۔

3 ۔۔۔ الشفا، الباب الرابع فیما اظهره الله ۔۔۔ الخ، فصل ومن ذالک ماظهر ۔۔۔ الخ، ۱/۳۶۸۔

4 ۔۔۔ الخصائص الکبری، ذکر معجزاته فی ضروب الحیوانات، باب کل دابة رکبها ۔۔۔ الخ، ۲/۱۰۷۔

5 ۔۔۔ الشفا، الباب الثانی فی تکمیل الله تعالی ۔۔۔ الخ، فصل واما وفور عقله ۔۔۔ الخ، ۱/۶۸۔

6 ۔۔۔ الخصائص الکبری، ذکر المعجزات والخصائص ۔۔۔ الخ، باب الآیة فی انه لم یکن ۔۔۔ الخ، ۱/۱۱۶۔

سوال کیا بروزِ قیامت شفاعتِ مصطفٰے سے کفار کو بھی کچھ حصہ ملے گا؟

جواب قیامت کے دن مرتبۂ شفاعتِ کُبریٰ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فتحِ بابِ شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہو گی اور یہ شفاعتِ کُبریٰ مومن، کافر، مطیع (فرمانبردار)، عاصی (گنہگار) سب کے لیے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جاں گُزا ہو گا اِس بلا سے چھٹکارا کفّار کو بھی حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بدولت ملے گا۔[2]

سوال پنگھوڑے میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگلی کے اشارے پر چاند اِدھر سے اُدھر کیوں ہوتا تھا؟

جواب حضرت سیِّدُنا عباس بن عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ کے دین میں آپ کی نبوّت کی علامت نے داخل کیا ہے، وہ یہ کہ آپ جُھولے میں چاند سے کھیلتے تھے، آپ انگلی سے جہاں اشارہ کرتے چاند وہیں جھک جاتا۔ حضور مالک و مختار نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اُس کے تسبیح کرنے کی آواز سنتا تھا۔[3]

---

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب عرق النبی۔۔۔الخ، ص۹۷۸، حدیث: ۲۰۵۵۔

2 ... بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۷۰۔

3 ... دلائل النبوۃ، جماع ابواب صفۃ رسول اللہ، باب ماجاء فی حفظ اللہ۔۔۔الخ، ۲/ ۴۱۔

سوال اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اندھیرے میں گم ہونے والی سوئی کیسے ملی؟

جواب اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سَحَر کے وقت گھر میں کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک سوئی ہاتھ سے گر گئی اور ساتھ ہی چراغ بھی بجھ گیا، اتنے میں حضور نورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں داخل ہوئے اورآپ کے (چہرۂ انور کے) نور سے سارا گھر روشن و منوّر ہو گیا اور گمشدہ سوئی مل گئی۔ اُمُّ المؤمنین نے عرض کی: آپ کا چہرہ کس قدر نورانی ہے۔ ارشاد فرمایا: اُس کے لئے ہلاکت ہے جو روزِ قیامت مجھے نہ دیکھ سکے۔ عرض کی: آپ کو کون نہیں دیکھ سکے گا؟ فرمایا: بخیل۔ عرض کی: بخیل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو میرا نام سن کر مجھ پر دُرود نہ پڑھے۔[1] اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ۔

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے ...... شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا[2]

سوال حدیبیہ کے روز 1500 لوگوں کو پانی کا ایک چھوٹا ڈول کیسے کافی ہو گیا؟

جواب واقعہ یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاس میں مبتلا ہوئے جبکہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک چھوٹا ڈول موجود تھا، لوگوں نے حاضر ہو کر عرض کی: آپ کے سامنے رکھے اِس ڈول کے علاوہ ہمارے پاس وضو اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا بابرکت ہاتھ

---

1 . . . القول البدیع، الباب الثالث فی التحذیر من ترک۔۔۔الخ، ص ۳۰۲۔

2 . . . ذوقِ نعت، ص ۱۶۔

ڈول میں رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پھوٹنے لگا اور 1500 کو کافی ہو گیا۔[1]

سوال حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عتیک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ٹانگ کیسے ٹوٹی اور پھر کیسے ٹھیک ہوئی؟

جواب حضرت عبد اللہ بن عتیک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب ابو رَافِعْ یہودی کو قتل کر کے واپس ہونے لگے تو زینے سے گر جانے کی وجہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی، انہیں اٹھا کر بارگاہِ رِسالت میں لایا گیا تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی زبان سے ابو رَافِعْ کے قتل کا سارا واقعہ سنا اور پھر ان کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دستِ مبارک پھیرا تو وہ فوراً ہی ٹھیک ہو گئی اور ایسا لگتا تھا کہ ان کی ٹانگ کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی۔[2]

سوال تیر لگنے کے سبب حضرت سَیِّدُنا قتادہ بن نعمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نکلی ہوئی آنکھ کیسے صحیح ہوئی؟

جواب حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی نکلی ہوئی آنکھ کو ہاتھ سے پکڑ کر اس کی جگہ پر رکھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگی تو وہ آنکھ بالکل صحیح ہو گئی اور اُن کی دونوں آنکھوں میں سے یہ آنکھ زیادہ خوبصورت تھی اور نظر بھی تیز تھی۔[3]

---

1 . . . بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/ ۴۹۳، حدیث: ۳۵۷۶۔

2 . . . بخاری، کتاب المغازی، باب قتل ابی رافع عبداللہ ۔۔۔ الخ، ۳/ ۳۱، حدیث: ۴۰۳۹۔

3 . . . شرح المواھب، باب غزوۃ احد، ۲/ ۴۳۲۔

غزوات

سوال جہاد کی اجازت سب سے پہلے کس آیت کے ذریعے دی گئی؟

جواب سب سے پہلے سورۃ الحج کی آیت نمبر 39 کے ذریعے جہاد کی اجازت دی گئی، وہ آیت یہ ہے: ﴿ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْاؕ-وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُۙﰳ ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: پروانگی عطا ہوئی (جہاد کی) انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں، اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔)[1]

سوال چند مشہور غزوات کے نام بتائیے؟

جواب غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ احزاب، غزوۂ خیبر، غزوۂ فتحِ مکہ اور غزوۂ حنین۔

سوال غزوۂ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب جنگِ بدر میں کل چودہ مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے جن میں سے چھ مہاجر اور آٹھ انصار تھے۔[2]

سوال کس جنگ میں عین لڑائی کے وقت 300 منافق جنگ سے الگ ہو گئے تھے؟

جواب جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو شکست ہو جائے اس لیے منافقوں نے کافروں کے ساتھ مل کر سازش کی اور 300 منافق عین لڑائی کے وقت علیحدہ ہو گئے۔[3]

سوال غزوۂ اُحُد میں حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے جھنڈے کس کس کو عنایت فرمائے؟

---

1 . . . نسائی، کتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، ص ۵۰۱، حدیث: ۳۰۸۲۔

2 . . . مواهب اللدنية، المقصد الاول، مغازيه وسرایاه وبعوثه صلی اللہ علیہ وسلم، ۱ / ۱۹۳۔

3 . . . مواهب اللدنية، المقصد الاول، مغازيه وسرایاه وبعوثه صلی اللہ علیہ وسلم، ۱ / ۲۰۵۔

جواب اِس جنگ میں تین جھنڈے عطا فرمائے۔ ایک جھنڈا حضرت سیدنا اُسید بن حُضَیر کو، دوسرا حضرت سیدنا مُصعب بن عُمیر یا حضرت سیدنا علی المرتضٰی کو اور تیسرا جھنڈا حضرت سیدنا حُباب بن مُنذِر یا حضرت سیدنا سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو عطا فرمایا۔[1]

سوال جنگِ خَنْدق کے لئے کتنی گہری خندق کھودی گئی اور یہ کام کتنے افراد نے کیا؟

جواب غزوۂ خندق کے لئے پانچ گز گہری خندق کھودی گئی اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تین ہزار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مل کر یہ کام سرانجام دیا۔[2]

سوال جنگ کے لئے خندق کھودتے وقت نمودار ہونے والی سخت چٹان کو کس نے توڑا؟

جواب نمودار ہونے والی وہ سخت چٹان کسی سے بھی نہ ٹوٹ سکی تو تین دن سے فاقہ میں ہونے اور شکمِ مبارک پر پتھر بندھا ہونے کے باوجود حضور تاجدارِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھر بُھرے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔[3] اور ایک روایت یہ ہے کہ اس چٹان پر تین مرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضرب پر اس میں سے روشنی نکلتی جس میں حضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شام و ایران اور یمن کے شہروں کو دیکھ لیا اور ان ملکوں کے فتح ہونے کی بشارت دی۔[4] اور نسائی شریف کی روایت میں

---

1. ... مواھب اللدنیة، المقصد الاول، مغازیه وسرایاہ وبعوثه صلی اللہ علیه وسلم، ۱/ ۲۰۵۔
2. ... مدارج النبوت، قسم سوم باب پنجم ذکر سال پنجم۔۔۔ الخ، ۲/ ۱۶۸۔
3. ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، ۳/ ۵۱، حدیث: ۴۱۰۱۔
4. ... مواھب اللدنیة، المقصد الاول، مغازیه وسرایاہ وبعوثه صلی اللہ علیه وسلم، ۱/ ۲۴۱۔

ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیصر و کسریٰ اور حبشہ کے شہروں کی فتوحات کا اعلان فرمایا۔[1]

سوال: خیبر کے مشہور قلعے کتنے ہیں؟ اور اُن کے نام بتائیے؟

جواب: خیبر کے مشہور قلعے آٹھ ہیں، جن کے نام یہ ہیں: (1) کَتِیبَہ (2) ناعِم (3) شَق (4) قَمُوص (5) نطارہ (6) صَعب (7) سطیخ (8) سُلالم۔[2]

سوال: جنگِ خیبر کے موقع پر کونسی چیزوں کو حرام قرار دیا گیا؟

جواب: (1) تقسیم سے قبل مالِ غنیمت کی خرید و فروخت (2) پالتو گدھا (3) کِیلے والا (نوکیلے دانتوں والا) ہر درندہ[3] (4) نکاحِ مُتعہ کی حرمت بھی اسی موقع پر بیان ہوئی۔[4]

سوال: غزوۂ فتحِ مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ فتحِ مکہ کے لئے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ منورہ سے بارہ ہزار کا لشکرِ جرار ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔[5]

سوال: مکہ مکرمہ میں داخلے کے وقت حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کون سی سورۂ مبارکہ تلاوت فرمارہے تھے؟

جواب: اُس وقت حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "سورۂ فتح" کی تلاوت فرمارہے تھے۔[6]

---

1. . . نسائی، کتاب الجھاد، باب غزوۃ الترک والحبشۃ، ص ۵۱۷، حدیث: ۳۱۷۳۔
2. . . مدارج النبوت، قسم سوم باب ششم، باب ذکر سال ششم...الخ، ۲/ ۲۳۴۔
3. . . سبل الھدی والرشاد، الباب الرابع والعشرون فی غزوۃ خیبر، ۵/ ۱۳۰۔
4. . . مدارج النبوت، قسم سوم باب ششم، باب ذکر سال ششم...الخ، ۲/ ۲۶۰۔
5. . . مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، مغازیہ وسرایاہ وبعوثہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۳۱۰۔
6. . . شرح المواھب، باب غزوۃ الفتح الاعظم، ۳/ ۴۳۲۔

سوال وہ کون سا پہلوان تھا جسے حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار زمین پر پچھاڑا تو وہ اسلام لے آیا؟

جواب اس پہلوان کا نام ''یزید بن رُکانہ'' رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے۔[1]

سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سوال اسلام کے خطیبِ اوّل کون ہیں؟

جواب خطیبِ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں کہ آپ نے سب سے پہلے مسجد الحرام شریف میں خطبہ دیا۔[2]

سوال کیا سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شجرۂ نسب حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شجرۂ مبارکہ سے ملتا ہے؟

جواب جی ہاں! ساتویں پشت میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شجرۂ نسب امامُ الانبیاء والمرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شجرہ سے مل جاتا ہے۔[3]

سوال حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والدین کا نام اور کنیت بتائیے؟

جواب آپ کے والد ماجد کا نام عثمان اور ان کی کنیت ابو قحافہ تھی جبکہ والدۂ ماجدہ کا نام سلمٰی بنت صخر اور کُنیت اُمُّ الخیر تھی۔[4]

سوال صحابۂ کرام میں شیخین سے کون مراد ہیں؟

---

1 . . . شرح المواہب، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ تعالی بہ ـــ الخ، ۶/ ۱۰۲۔

2 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم ۳۳۹۸، ابوبکر الصدیق، ۳۰/ ۴۷۔

3 . . . معجم کبیر، ۱/ ۵۱، حدیث: ۱۔

4 . . . معجم کبیر، ۱/ ۵۱، حدیث: ۱۔

جواب شَیۡخَین سے مراد امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا ہیں۔[1]

سوال سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے مال کے متعلق حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟

جواب حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا نَفَعَنِیۡ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیۡ مَالُ اَبِیۡ بَکۡرٍ یعنی مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا۔[2]

سوال حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کو کون سی تین باتیں پسند تھیں؟

جواب سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: مجھے تین باتیں پسند ہیں: (1) حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کا دیدار کرتے رہنا (2) آپ پر اپنا مال خرچ کرنا اور (3) آپ کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔[3]

سوال سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے کتنے غلام آزاد کئے؟

جواب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے سات غلام خرید کر آزاد فرمائے۔[4]

سوال سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی علمِ تَعۡبِیۡر میں مہارت کا راز کیا تھا؟

جواب مہارت کا راز یہ تھا کہ آپ نے یہ علم براہِ راست بارگاہِ رسالت سے پایا۔ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے خوابوں کی تعبیر بتانے کا

---

1 ... بہار شریعت، ۳/ ۲۷۔

2 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/ ۷۲، حدیث: ۹۴۔

3 ... روح البیان، پ ۲۰، النمل، تحت الآیۃ: ۶۲، ۶/ ۳۶۲۔

4 ... تاریخ ابن عساکر، رقم ۳۳۹۸، ابوبکر الصدیق، ۳۰/ ۶۷۔

حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں یہ علم ابو بکر کو سکھاؤں۔[1]

سوال حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا روبار کیا تھا؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے۔[2]

سوال سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ''اَمِیْرُ الْحَج'' کب بنایا گیا تھا؟

جواب حضور تاجدارِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ذوالقعدہ 9 ہجری میں حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو امیر الحج بنا کر حج کے لیے روانہ فرمایا۔[3]

سوال اِمامُ الْاَنْبِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَلالَت (مرض شریف) کے دوران کس صحابی نے نمازیں پڑھائیں؟

جواب پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی علالت کے دوران امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امامت کے فرائض سر انجام دیئے۔[4]

سوال سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کچھ خصوصیات بیان فرمایئے؟

جواب (1) ہجرتِ مدینۂ طیبہ کے وقت آپ ہی رحمتِ کَوْنَیْن، سلطانِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رفیقِ سفر تھے۔ (2) صرف آپ ہی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یارِ غار ہیں۔ (3) حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، ابوبکر الصدیق، ۳۰/۲۱۸، حدیث: ۶۳۲۵، رقم ۳۳۹۸۔

2 . . . لمعات التنقیح، کتاب الامارۃ والقضاء، باب رزق الولاۃ وھدایاھم، ۶/۵۰۰، تحت الحدیث: ۳۷۴۷۔

3 . . . بخاری، کتاب المغازی، باب حج ابی بکر۔۔۔ الخ، ۳/۱۲۸، حدیث: ۴۳۶۳۔
تفسیر صراط الجنان، پ ۱۰، سورۃ التوبہ، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۶۰۔

4 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق، ۵/۳۷۹، حدیث: ۳۶۹۲۔

نے آپ ہی کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔[1]

سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

سوال کس صحابی کے قبولِ اسلام پر مسلمانوں نے بہت بلند آواز میں تکبیریں کہیں؟

جواب حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اسلام قبول کرنے پر مسلمانوں نے خوش ہو کر باآوازِ بلند تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اُٹھے۔[2]

سوال حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کِن دو صحابۂ کرام کو اپنے زمینی وَزِیر قرار دیا ہے؟

جواب حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر اور حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو۔[3]

سوال سب سے پہلے پولیس کا محکمہ کس نے قائم کیا؟

جواب یہ محکمہ سب سے پہلے سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قائم فرمایا۔[4]

سوال سب سے پہلے ہجری تاریخ کس نے مُقَرَّر کی اور کس مہینے سے اس تاریخ کو جاری فرمایا گیا؟

جواب سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہجری تاریخ مقرر کی اور اس کو محرم الحرام سے جاری کیا۔[5]

سوال سب سے پہلے مَردُم شماری کس نے کرائی؟

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم ۳۳۹۸، ابوبکر الصدیق، ۲۱۸/۳۰، حدیث: ۶۳۲۵۔

2 . . . مسند بزار، مسند عمر، ۱/۴۰۲، حدیث: ۲۷۹۔

3 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر کلیھما، ۵/۳۸۲، حدیث: ۳۷۰۰۔

4 . . . طبقات ابن سعد، رقم ۶۲۷، عبداللہ بن عتبۃ، ۵/۴۳، فیضان فاروق اعظم، ۱/۷۴۱۔

5 . . . مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، ھجرتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/۱۵۶۔

جواب امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے پہلے مردم شماری کرواکے لوگوں کے ناموں کی فہرستیں مرتب فرمائیں۔[1]

سوال جِن کو لڑائی میں ہرانے والے صحابی کا نام بتایئے؟

جواب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔[2]

سوال مسجدِ نبوی کے فرش کو سب سے پہلے کس نے پکّا کروایا؟

جواب مسجدِ نبوی میں سب سے پہلے پتھر بچھانے والے سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، مسجدِ نبوی کا فرش کچا تھا، لوگ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو مٹی کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجد کا فرش پکا کرنے کے لیے ریت بچھانے کا حکم دیا تو مقامِ عَقیق سے بجری لائی گئی اور مسجدِ نبوی میں بچھا کر اس کا فرش پکا کردیا گیا۔[3]

سوال سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی انگوٹھی پر کیا لکھا تھا؟

جواب اُس پر یہ لکھا تھا: کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا یَا عُمَرُ یعنی اے عمر! نصیحت کے لیے موت کافی ہے۔[4]

سوال سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کچھ خصوصیات بیان کیجئے؟

جواب (1) سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مسلمان ہونے پر چالیس کی تعداد

---

1. ۔۔۔ تاریخ طبری، السنة الثالثة والعشرون، حملہ الدرة وتدوینہ الدواوین، ۳/۳۰۰، رقم: ۲۲۲۔
2. ۔۔۔ معجم کبیر، ۹/۱۶۶، حدیث: ۸۸۲۶۔
3. ۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الاوائل، باب اول مافعل ومن فعلہ، ۸/۳۴۵، حدیث: ۱۷۶۔
4. ۔۔۔ معرفة الصحابة، معرفة نسبة الفاروق، ۱/۷۷، رقم: ۲۱۱۔

مکمل ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۂ انفال کی آیت نمبر ٦٤ نازل فرمائی۔[1] (2) آپ کے قبولِ اسلام پر فرشتوں نے خوشیاں منائیں۔[2] (3) رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جبریلِ امین نے مجھے بتایا: حضرت عمر کی وفات پر دینِ اسلام روئے گا۔[3]

سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سورۂ بقرہ کی تفسیر کتنے سال میں پڑھی؟

جواب: آپ نے 12 سال میں سورۂ بقرہ پڑھی اور تفسیر مکمل ہونے پر شکرانے میں ایک اونٹ ذبح فرمایا۔[4]

سوال: سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کس صحابی نے غسل دیا؟

جواب: آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے غسل دیا۔[5]

سوال: سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قبر میں اتارنے والے صحابۂ کرام کے نام بتائیے؟

جواب: (1) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر (2) حضرت سیدنا عثمانِ غنی (3) حضرت سیدنا سعید بن زَید (4) حضرت سیدنا صُہَیب بن سِنان اور (5) بعض روایتوں میں حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا نام بھی آیا ہے۔[6]

---

1 ... معجم کبیر، ١٢/ ٤٧، حدیث: ١٢٤٧٠۔

2 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل عمر، ١/ ٧٦، حدیث: ١٠٣۔

3 ... معجم کبیر، ١/ ٦٧، حدیث: ٦١۔

4 ... شرح المؤطا للزرقانی، کتاب القران، باب ماجاء فی القرآن ٢/ ٢٩، تحت الحدیث: ٤٨٠۔

5 ... اسد الغابۃ، رقم ٣٨٢٤، عمر بن الخطاب، ٤/ ١٩٠۔

6 ... طبقات کبری، رقم ٥٦، عمر بن الخطاب، ٣/ ٢٨١، اسد الغابۃ، رقم ٣٨٢٤، عمر بن الخطاب، ٤/ ١٩٠۔

سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سوال مسلمانوں میں سب سے پہلے کس نے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ہجرت کی تھی؟

جواب سب سے پہلے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی زوجہ شہزادیٔ رسول حضرت سیدتنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ساتھ حَبَشہ کی طرف ہجرت کی، بقیہ تمام مہاجرین ان کے بعد ہجرت کرکے حبشہ پہنچے تھے۔ اور ان کے لئے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی کے ساتھ ہو اور حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہجرت کی ہے۔[1]

سوال بیعتِ رضوان میں کس صحابی کی طرف سے حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خود بیعت فرمائی تھی؟

جواب وہ صحابی حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور نبیِ مکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قاصد بن کر مکۂ مکرمہ گئے ہوئے تھے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے کام میں ہے۔ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کی طرف سے ہے۔[2]

سوال کون سے صحابی غیر حاضری کے باوجود شرکائے بدر میں شامل ہیں؟

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱/ ۹۰، حدیث: ۱۴۳۔

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۲، ۳۹۴، حدیث: ۳۷۲۲، ۳۷۲۶۔

جواب: وہ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ جنگ بدر کے دنوں میں آپ کی زوجہ شہزادیٔ رسول حضرت سیدتنا رقیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا زیادہ بیمار تھیں تو حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینۂ طیبہ میں رہنے کا حکم دیا اور جنگِ بدر میں جانے سے روک دیا، جس دن فتحِ بدر کی خبر مدینۂ منورہ پہنچی اسی دن شہزادیٔ رسول کا انتقال ہوا۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اگرچہ جنگِ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر حضور تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنگِ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا اور مجاہدین کے برابر مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔ (1)

سوال: حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر جمعہ کو کیا خاص عمل کرتے تھے؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد میں نے ہر جمعہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ایک غلام آزاد کیا، اگر اس وقت ممکن نہ ہوا تو بعد میں آزاد کیا۔ (2)

سوال: سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام بتایئے اور ان کا حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا رشتہ تھا؟

جواب: آپ کی والدہ کا نام اَرْوٰی بنت کُرَیْز تھا اور یہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ (3)

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/۳۹۴، حدیث: ۳۷۲۶۔

2 . . . معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث: ۱۲۴۔

3 . . . معجم کبیر، ۱/۷۴، حدیث: ۹۰۔

سوال سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُلیہ مبارک بیان کیجئے؟

جواب آپ درمیانے قد کے خُوبُرُو شخص تھے، رنگ میں سفیدی کے ساتھ ساتھ سرخی شامل تھی، داڑھی شریف بہت گھنی تھی، جسم کی ہڈیاں چوڑی اور شانے کافی پھیلے ہوئے تھے۔ پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں، ہاتھ لمبے تھے جن پر کافی بال تھے، سَر کے بال گُھنگَھریالے تھے، دانت بے حد خوبصورت تھے اور سونے کے تار سے بندھے ہوئے تھے، کنپٹیوں کے بال کانوں تک آتے تھے، زَرْد رنگ کا خِضاب کرتے تھے۔(1)

سوال حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کا جنازہ پڑھانے سے انکار کیوں فرمایا؟

جواب حدیث پاک میں ہے: بارگاہِ رسالت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی نماز پڑھیں لیکن آپ نے نمازِ جنازہ نہ پڑھی، عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ ارشاد فرمایا: یہ شخص عثمان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالٰی کا مبغوض ہوا۔(2)

سوال سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خوفِ آخرت کیسا تھا؟

جواب امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب کسی قَبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر آنسو بہاتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ عرض کی

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم ۴۶۱۹، عثمان بن عفان، ۳۹/ ۱۲، تاریخ الخلفاء، عثمان بن عفان، ص ۱۱۹۔

2 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۶، حدیث: ۳۷۲۹۔

گئی: جنّت و دوزخ کا تذکرہ کرتے وَقْت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر روتے ہیں اِس کی کیا وجہ ہے؟ جواب دیا کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر آخرت کی سب سے پہلی مَنْزِل ہے، اگر بندے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سخت ہے۔[1]

سوال: کون سے خلیفۂ راشد بَیْتُ الْمال سے وَظِیْفَہ (تنخواہ) نہیں لیتے تھے؟

جواب: حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ سوائے ان کے باقی تینوں خلفاء نے بیت المال سے خلافت کی تنخواہ وصول کی ہے۔[2]

سوال: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حیا کا عالَم کیا تھا؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شرم و حیا کی شدّت یوں بیان فرمائی: اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کسی کمرے میں ہوتے اور اُس کا دروازہ بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔[3]

سوال: اسلام میں سب سے پہلا فتنہ کونسا ہوا؟

جواب: حضرت سیدنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا فتنہ اَمیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہے اور

---

1 . . . ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر القبر والبلی، ۴/ ۵۰۰، حدیث: ۴۲۶۷۔

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/ ۶۷۔

3 . . . حلیة الاولیاء، عثمان بن عفان، ۱/ ۹۴، رقم: ۱۵۹۔

سب سے آخری فتنہ دَجّال کا خُرُوج ہو گا۔[1]

سوال بوقتِ شہادت سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر کیا تھی؟

جواب حضرت سیدنا امام سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے نقل فرمایا: شہادت کے وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر 82 سال تھی۔[2]

سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

سوال سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا رشتہ ہے؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضور تاجدار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے ہیں۔[3]

سوال حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا رنگ گندمی، آنکھیں بڑی، قد مبارک درمیانہ، داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔[4]

سوال بنی ہاشم میں سے پہلے خلیفہ کون تھے؟

جواب حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بنی ہاشم میں سے پہلے خلیفہ تھے۔[5]

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم ۴۶۱۹، عثمان بن عفان، ۳۹/۴۴۷۔

2 . . . تاریخ الخلفاء، عثمان بن عفان، ص ۱۲۹۔

3 . . . الاعلام، علی بن ابی طالب، ۴/۲۹۵۔

4 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم ۴۹۳۳، علی بن ابی طالب، ۴۲/۱۲۔

5 . . . اسد الغابۃ، رقم ۳۷۸۳، علی بن ابی طالب، ۴/۱۰۰۔

سوال سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کتنی احادیث مَروِی ہیں؟

جواب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پانچ سو چھیاسی (586) احادیث مروی ہیں جن میں بیس مُتَّفَق عَلَیْہ ہیں نو بخاری کی ہیں اور پندرہ مسلم میں۔[1] اور بقیہ دیگر کتبِ حدیث میں ہیں۔

سوال مدینے والوں میں سے کون فیصلے کرنے اور علمِ مِیراث میں بڑے ماہر تھے؟

جواب اہلِ مدینہ میں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو مُقَدَّمات کے فیصلے کرنے اور علمِ میراث میں مَہارت حاصل تھی۔[2]

سوال حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ”اَبُوتُراب“ کی کنیت کیسے ملی؟

جواب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد تشریف لائے تو وہاں حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اس حال میں لیٹے ہوئے تھے کہ آپ کی ایک جانب سے چادر ہٹی ہوئی تھی اور وہاں مٹی لگی ہوئی تھی تو رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے مٹی جھاڑتے ہوئے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: قُمْ اَبَا تُرَابٍ یعنی اٹھو! اے مٹی والے۔[3]

سوال غزوۂ تبوک کے وقت کس صحابی کو مدینۂ منورہ میں رہنے کا حکم دیا گیا؟

جواب غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو مدینۂ منورہ میں چھوڑ دیا۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ

---

1 . . . اجمال ترجمہ اکمال ہامش علی مرآۃ المناجیح، علی بن ابی طالب، ۸ / ۴۷۔

2 . . . تاریخ ابن عساکر، علی بن ابی طالب، ۴۲ / ۴۰۵، رقم ۴۹۳۳۔

3 . . . بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، ۱ / ۱۶۹، حدیث: ۴۴۱۔

مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے حضرت سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام تھے! البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔[1]

سوال حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا مُجاہَدۂ نَفْس کیسا تھا؟

جواب ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو کسی نے فالودہ پیش کیا تو آپ نے اسے سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا: ”بے شک تیری خوشبو عُمدہ، رنگ اچھا اور ذائقہ لذیذ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے نفس کو اس چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں۔“ اور آپ نے اسے تناوُل نہیں فرمایا۔[2]

سوال حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن کیوں لگایا تھا؟

جواب جنگِ خیبر کے موقع پر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں میں آشوب تھا (یعنی آنکھیں دُکھ رہی تھیں)، دو عالَم کے مالک و مختار نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لُعابِ دہن لگا کر دعا فرمائی جس سے وہ فوراً شفایاب ہوگئے گویا انہیں کبھی آشوبِ چَشْم ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر آپ نے ان کے ہاتھ میں جھنڈا عطا فرمایا اور خیبر کا میدان اسی دن ان کے ہاتھوں سے سَر ہو گیا۔[3]

---

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص۱۰۰۶، حدیث: ۶۲۱۸۔

2 . . . حلیة الاولیاء، علی بن ابی طالب، ۱/۱۲۳، رقم: ۲۴۷۔

3 . . . بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ۳/۸۵، حدیث: ۴۲۱۰ بتغیر قلیل۔

سوال حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام سے کونسی مناسبت ہے؟

جواب امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ دو جہاں، مالکِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہیں حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک مناسبت ہے، یہودیوں نے ان سے اتنا بُغض کیا کہ ان کی والدۂ ماجدہ پر تہمت لگادی اور عیسائی اُن کی محبت میں ایسے حد سے گزرے کہ ان کے خدا ہونے کا عقیدہ بنالیا۔" پھر حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ہوشیار ہو جاؤ! میرے حق میں بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے: (1) حد سے بڑھی ہوئی محبت کرنے والے جو میرے بارے میں حد سے تجاوُز کر جائیں گے اور (2) بے جا نفرت کرنے والے جو میری عداوت میں مجھے ذلیل و بے حیثیت کریں گے۔[1]

سوال قاتلانہ حملہ ہوا تو سیدنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زبان سے کیا الفاظ نکلے؟

جواب جب عبد الرحمٰن بن ملجم خارجی نے آپ کے سر مبارک پر تلوار ماری اور آپ کی مقدس پیشانی اور چہرۂ انور پر شدید زخم لگا تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے: "فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ یعنی ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔" حضرت سیدنا محمد بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو بُلا کر کچھ وَصِیَّتیں فرمائیں، اس کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے سوا کوئی دوسرا لفظ آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا اور کلمہ

---

1 ۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۴۷، حدیث: ۵۳۰۔

پڑھتے ہوئے آپ کی روحِ اَقدس عالمِ قُدس کو روانہ ہوگئی۔[1]

سوال امیر المؤمنین شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا مزار شریف کہاں واقع ہے؟

جواب مشہور و معروف قول یہ ہے کہ آپ نَجَف شریف میں مَدفُون ہیں۔[2]

عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ

سوال راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر کس نے چلایا؟

جواب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں سب سے پہلا تیر حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کفار کی طرف پھینکا۔[3]

سوال حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس عمر میں اسلام قبول کیا؟

جواب قبولِ اسلام کے وقت آپ کی عمر 17 یا 19 سال تھی۔[4]

سوال اَلْفَیَّاض، اَلْجُوْد اور اَلْخَیْر کے القاب کس صحابی کو عطا ہوئے؟

جواب حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ حق سے یہ القاب حضرت سیدنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عطا ہوئے۔[5] علامہ عبد الرَّءُوف مَناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: آپ کی بکثرت سخاوت کی وجہ سے یہ القابات عطا فرمائے گئے۔[6]

---

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الرابع فی وفاۃ ... الخ، وفاۃ علی، ۵/ ۲۲۹۔

2 . . . اجمال ترجمہ اکمال ہامش علی مرآۃ المناجیح، علی بن ابی طالب، ۸/ ۷۴، شرح شجرہ قادریہ، ص ۴۳۔

3 . . . تاریخ ابن عساکر، ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۲۰/ ۲۹۱، رقم ۲۴۲۶۔

4 . . . تاریخ ابن عساکر، ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۲۰/ ۲۹۳، رقم ۲۴۲۶۔

5 . . . معجم کبیر، ۱/ ۱۱۲، حدیث: ۱۹۷۔

6 . . . فیض القدیر، ۴/ ۳۵۷، تحت الحدیث: ۵۲۷۴۔

سوال: حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کن آٹھ خوش نصیب افراد میں سے ایک ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا طلحہ بن عُبیدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُن آٹھ افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ (1)

سوال: حمایتِ رسول میں سب سے پہلے تلوار اٹھانے والے مردِ مجاہد کون تھے؟

جواب: حضور نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت و حمایت میں سب سے پہلے تلوار اُٹھانے والے حضرتِ سیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (2)

سوال: اسلام کا ستون کس شخصیت کو کہا گیا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں فرمایا: وہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔ (3)

سوال: غزوۂ اُحد میں حضرت ابو عبیدہ بن جرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس انداز میں عشقِ رسول کا عَمَلی مُظاہَرہ کیا؟

جواب: غزوۂ احد میں جب حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رخسارِ مبارک ''خود'' کی کڑیاں پیوست ہونے سے زخمی ہوئے تو حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ دیکھ کر تڑپ اٹھے اور عشقِ رسول کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچ کر فوراً ہی اُن

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم ۲۹۸۳، طلحۃ بن عبید اللہ، ۲۵/ ۵۴۔

2 ... حلیۃ الاولیاء، زبیر بن العوام، ۱/ ۱۳۲، حدیث: ۲۸۰۔

3 ... معجم کبیر، ۱/ ۱۲۰، حدیث: ۲۳۲۔

کڑیوں کو اپنے دانتوں سے نکالنے لگے، پہلی کڑی نکلی تو ساتھ ہی آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور دوسری کڑی نکلی تو دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ (1)

سوال: حضرت سَیِّدُنا ابو عبیدہ بن جرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصالِ ظاہری کب اور کس سبب سے ہوا؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصالِ ظاہری 18 سن ہجری میں اُردن (جو پہلے ملک شام کا شہر تھا) میں مرضِ طاعون کی وجہ سے ہوا، اس وقت آپ کی عمر 58 سال تھی، حضرت سَیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (2)

سوال: کون سے صحابی جنت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے رفیق ہوں گے؟

جواب: حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (3)

سوال: عشرۂ مبشرہ میں سے کس شخصیت کو دمشق کا حاکم مقرر کیا گیا؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دمشق کا حاکم مقرر کیا۔ (4)

سوال: حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیادت (یعنی سرداری) کے متعلق حدیث شریف میں کیا فرمایا گیا؟

جواب: حضور تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْف سَيِّدٌ مِنْ سَادَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی حضرت عبد

---

1. ۔۔۔مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب کان ابوعبیدۃ اھتم الثنایا، ۴/۳۰۰، حدیث: ۵۲۰۸۔
2. ۔۔۔الاستیعاب، رقم ۳۱۰۸، ابوعبیدۃ بن الجراح، ۴/۲۷۳۔
3. ۔۔۔ریاض النضرۃ، الباب الثانی، ذکر ماجاء فی شھادتہ۔۔۔الخ، ۱/۳۵۔
4. ۔۔۔تاریخ ابن عساکر، رقم ۲۴۷۷، سعید بن زید، ۲۱/۶۲۔

الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمان سرداروں میں سے سردار ہیں۔[1]

سوال حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی دیکھ بھال کس صحابی نے کی؟

جواب یہ خدمت حضرتِ سَیِّدُنا عبد الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ انجام دیا کرتے تھے، آپ سَفَر و حَضَر میں ازواجِ مطہرات کی دیکھ بھال میں لگے رہتے تھے۔ حضورِ اکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد میری اَزواج کی دیکھ بھال کرنے والا نیک و سچا انسان ہوگا۔[2]

صَحَابۂ کِرَام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

سوال صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تعداد کتنی ہے؟

جواب کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (124,000)۔[3]

سوال کیا بعد میں آنے والے لوگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے افضل ہو سکتے ہیں؟

جواب ہرگز نہیں، بلکہ حضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنے بعد کے تمام افراد سے افضل ہیں کیونکہ صحبت و زیارتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشَرَّف ہو کر مرتبۂ صَحابِیَّت پر فائز ہونے کی فضیلت کا مقابلہ کوئی بھی نیک عمل نہیں کر سکتا۔[4]

سوال حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حِبْرُ الْاُمَّۃ کا لقب کسے عطا فرمایا؟

---

1 . . . الاستیعاب، رقم ۱۴۵۵، عبد الرحمن بن عوف، ۲/ ۳۸۸۔

2 . . . الاصابۃ، رقم ۵۱۹۵، عبد الرحمن بن عوف، ۴/ ۲۹۲۔

3 . . . مواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبۃ اصحابہ۔۔۔الخ، ۳/ ۵۴۴۔

4 . . . حدیقۃ ندیۃ، مقدمۃ الکتاب، ۱/ ۷، مُلتقطاً۔

جواب حضور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو حِبْرُ الْاُمَّۃ (یعنی امت کے بڑے عالم) کا لقب عطا فرمایا۔[1]

سوال صَاحِبُ النَّعْلِ وَالْوِسَادَۃ (یعنی تکیہ و نَعْلَین والے) کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

جواب حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کہا جاتا ہے کیونکہ آپ حضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَعْلَین شریفین اور مبارک تکیہ اٹھایا کرتے تھے۔[2]

سوال بروزِ قیامت کس صحابی کو ''اِمامُ الْعُلَماء'' کہا جائے گا؟

جواب حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں فرمایا: ''قیامت میں ان کا لقب ''امام العلماء'' ہے۔[3]

سوال حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کس وجہ سے اسلام قبول کیا تھا؟

جواب ابو جہل لعین نے حضور نبیِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت زیادہ برا بھلا کہا تو حضرت سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حرمِ کعبہ میں جا کر ابوجہل کا سر پھاڑ دیا اور مسلمان ہو گئے۔[4]

سوال ذَاتُ النِّطَاقَین (یعنی دو پٹکوں والی) کس خاتون کو کہا جاتا ہے؟

جواب یہ حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا لقب ہے۔[5]

---

1 ۔۔۔ مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حبر ھذہ الامۃ عبداللہ بن عباس، ۴/۶۸۹، حدیث: ۶۳۳۵۔

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عبداللہ بن مسعود، ۲/۵۴۹، حدیث: ۳۷۶۱۔

3 ۔۔۔ اسد الغابۃ، رقم ۴۹۵۳، معاذ بن جبل، ۵/۲۰۶۔

4 ۔۔۔ مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر اسلام حمزۃ بن عبد المطلب، ۴/۱۹۵، حدیث: ۴۹۳۰۔

5 ۔۔۔ الاستیعاب، رقم ۳۲۵۹، اسماء بنت ابی بکر، ۴/۳۴۵۔

سوال رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس صحابی کو کشتی فرمایا؟

جواب وہ حضرتِ ابوعبد الرحمٰن سَفِینہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ ایک سفر میں حضرات صحابۂ کرام نے اپنا سارا سامان ایک چادر میں باندھ دیا تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے فرمایا: اِسے اٹھالو تم تو کشتی ہو۔" آپ فرماتے ہیں: اُس روز اگر میں ایک اونٹ سے لے کر سات اُونٹوں کا بوجھ بھی اٹھالیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔[1]

سوال تعمیرِ مسجدِ نبوی میں ایک اینٹ اپنی طرف سے اور دوسری حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے لانے والے صحابی کا نام بتایئے؟

جواب وہ صحابی حضرت سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔[2]

سوال ہجرت سے پہلے حضور تاجدارِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینۂ منورہ کیوں بھیجا؟

جواب حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینۂ منورہ تشریف لے جانے سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینۂ منورہ اِس لیے بھیجا تاکہ وہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم دیں اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کریں۔[3]

سوال رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سب سے پہلے کس نے ہجرت کی؟

جواب حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سب سے

---

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۲۱۵، حدیث: ۲۱۹۸۷۔

2 ۔۔۔ مواھب اللدنیة، المقصد الاول، ھجرته صلی اللہ علیه وسلم، ۱/۱۶۰۔

3 ۔۔۔ اسد الغابة، رقم ۲۰۴۶، سعد بن معاذ، ۲/۴۴۱۔

پہلے حضرت ابو سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہجرت کی۔[1]

سوال حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کس صحابی کی صورت میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا کرتے تھے؟

جواب حضرت سیِّدُنا دِحیہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صورت میں۔[2]

اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ

سوال حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کتنے سال حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں؟

جواب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تقریباً 25 سال تک شریکِ حیات رہیں۔[3]

سوال حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عُمرِ وفات اور مقامِ دَفن بتائیے؟

جواب حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے 65 برس کی عمر میں نبوت کے دسویں سال ماہِ رمضان میں وفات پائی اور آپ کو مقام حَجُون (جَنَّتُ الْمُعلٰی) میں دفن کیا گیا۔[4]

سوال ام المؤمنین حضرت سَودہ بنتِ زمعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گھر سے نکلنے میں احتیاط کیسی تھی؟

جواب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دوبارہ نفلی حج و عمرہ کے لیے عرض کی گئی تو فرمایا: میں

---

1 . . . مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۱۲۶۔

2 . . . اسد الغابۃ، رقم ۱۵۰۷، دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی، ۲/ ۱۹۰۔

3 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۱۱، ام المومنین خدیجۃ، ۳/ ۴۲۰۔

4 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۱۱، ام المومنین خدیجۃ، ۳/ ۴۲۰۔

فرض حج کر چکی ہوں، میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، خدا کی قسم! اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں: خدا کی قسم اس کے بعد زندگی کی آخری سانس تک آپ گھر سے باہر نہیں نکلیں۔[1]

سوال ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال کب ہوا اور آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب بَاِختلافِ اَقوال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال 17 رمضان سن 58ھ کو ہوا اور کی نمازِ جنازہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی اور حسبِ وَصِیَّت رات کے وقت جَنَّتُ الْبَقِیع میں تدفین ہوئی، بَوَقْتِ وصال آپ کی عُمر مبارک 67 سال تھی۔[2]

سوال ازواجِ مطہرات میں سے کن کے ماں اور باپ دونوں نے ہجرت فرمائی؟

جواب ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔[3]

سوال ازواجِ مطہرات میں سے کس کا مہر سب سے زیادہ تھا؟

جواب ام المؤمنین سیّدتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مہر سب سے زیادہ تھا۔[4]

سوال ام المؤمنین حضرت سیدتنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب آپ کا وصال شعبان المعظم 45ہجری کو مدینۂ منورہ میں ہوا، آپ کی تدفین

---

1 . . . درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/ ۵۹۹۔

2 . . . شرح المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ۴/ ۳۹۲۔

3 . . . الاصابۃ، امّ رمان، ۸/ ۳۹۱، رقم ۱۲۰۲۷۔

4 . . . سیر اعلام النبلاء، ام المومنین ام حبیبۃ، ۳/ ۴۸۴-۴۸۵، رقم ۱۱۹۔

جَنَّتُ الْبَقِیع میں دوسری ازواجِ مطہرات کے پہلو میں ہوئی اور بوقتِ وفات آپ کی عمر مبارک 60 یا 63 برس تھی۔[1]

سوال ام المؤمنین حضرت سیدتنا زینب بنت خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لقب "اُمُّ الْمَسَاکِیْن" کی وجہ بتایئے؟

جواب غریبوں اور مسکینوں پر شفقت واحسان کی بدولت زمانۂ جاہلیت میں ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو "اُمُّ الْمَسَاکِیْن" کے دِل نواز خِطاب سے پکارا جانے لگا تھا۔[2]

سوال کس زوجہ کی نمازِ جنازہ خود پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی؟

جواب ام المؤمنین حضرت سیدتنا زینب بنت خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔[3]

سوال ام المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ سَلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال کس عمر میں ہوا اور آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب بوقتِ وفات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عمر مبارک 84 برس تھی، آپ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی اور جَنَّتُ الْبَقِیع میں مَدفُون ہوئیں۔[4]

سوال ام المؤمنین حضرت سیدتنا زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس مبارک لقب سے نوازا؟

جواب حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ

---

1 ۔۔۔ شرح المواهب، اخر البعوث النبوية، الفصل الثالث في ذكر ازواجه ۔۔۔ الخ، حفصة ام المومنين، ۴/ ۳۹۵۔

2 ۔۔۔ سيرة حلبية، باب ذكر ازواجه ۔۔۔ الخ، ۳/ ۴۴۶۔

3 ۔۔۔ سيرة حلبية، باب ذكر ازواجه ۔۔۔ الخ، ۳/ ۴۴۷۔

4 ۔۔۔ سيرة حلبية، باب ذكر ازواجه ۔۔۔ الخ، ۳/ ۴۴۸۔

تَعَالٰی عَنۡہُ سے ارشاد فرمایا: زینب بنت جحش ''اَلْاَوَّاہ'' ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ''اَلْاَوَّاہ'' سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: خشوع کرنے والی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور گڑگڑانے والی۔[1]

سوال: ام المؤمنین حضرت سیّدتنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نام کیا ہے اور آپ کا امیر المؤمنین عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے کیا رشتہ ہے؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نام ''رَملہ'' ہے اور آپ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔[2]

اَہلِ بَیتِ اَطہار

سوال: نجرانی عیسائیوں کے ساتھ مُباہلہ کے وقت حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کون کونسے افراد تھے؟

جواب: اُس وقت حضور امام الانبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدنا امام حسین کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے، حضرت سیّدنا امام حسن کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت سیّدتنا فاطمہ و حضرت سیّدنا علیُّ المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔[3]

سوال: بوقتِ مُباہلہ اہلِ بیت کو دیکھ کر عیسائیوں کے بڑے پادری نے کیا کہا تھا؟

جواب: حضور تاجدارِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہلِ بیت اَطہار کو دیکھ کر بڑا

---

1 ... اسد الغابة، رقم ۶۹۴۸، زینب بنت جحش، ۷/۱۴۰۔

2 ... سیرة حلبیة، باب ذکر ازواجه... الخ، ۳/۴۵۰۔

3 ... تفسیر خازن، پ ۳، اٰل عمران، تحت الآیة: ۶۱، ۱/۲۵۸۔

پادری خوف سے کانپ اٹھا اور کہنے لگا: اے گروہِ نصاریٰ! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کریں کہ "پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دے۔" تو وہ ضرور اُسے ہٹا دے گا، لہٰذا تم اِن کے ساتھ ہرگز مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور روئے زمین پر کہیں بھی کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا۔[1]

سوال اہلِ بیت اطہار کی سخاوت کا کوئی واقعہ بیان کیجئے؟

جواب ایک بار حضرت سیدنا علی المرتضی، حضرت سیّدتُنا فاطمہ اور حضرت سیدتنا فِضّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ نے تین روزے رکھنے کی نَذر مانی۔ حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم تین صاع جَو لائے، حضرت خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب اِفطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن مسکین، دوسرے دن یتیم اور تیسرے دن قیدی دروازے پر آگئے تو تینوں دن سب روٹیاں سائلوں کو دے دی گئیں اور ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ نے پانی سے افطار کر کے اگلے دن کا روزہ رکھ لیا۔ اس پر پارہ 29 سورۂ دَہر کی آیت نمبر 8 نازل ہوئی۔[2]

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا خَدِیْجَۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا کو کس انداز میں سلام آیا؟

جواب حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

1 . . . تفسیر خازن، پ ۳، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۶۱، ۱/ ۲۵۸۔

2 . . . تفسیر مدارک، پ ۲۹، الدھر، تحت الآیۃ: ۱۲، ص ۱۳۰۶۔

عَنْہَا آپ کے پاس ایک برتن میں کھانا پانی لا رہی ہیں پس جب وہ آپ کے پاس آئیں تو اُنہیں ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اور میری جانب سے سلام کہئے اور انہیں جنت میں ایک یاقوتی گھر کی خوشخبری دیجئے۔[1]

سوال اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائِشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صدقہ کرنے کے بارے میں کوئی روایت سنائیے؟

جواب حضرت سیدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو 70 ہزار درہم راہِ خدا میں صدقہ کرتے دیکھا حالانکہ ان کی قمیص کے مُبارک دامَن میں پیوند لگا ہوا تھا۔[2]

سوال حدیثِ مبارکہ میں کن چھ لوگوں پر لَعنت آئی ہے؟

جواب رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں چھ لوگوں پر لعنت کرتا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اُن پر لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ وہ چھ لوگ یہ ہیں: (1) کِتابُ اللہ میں اضافہ کرنے والا (2) تقدیر کو جُھٹلانے والا (3) میری امت پر ظلم کے ساتھ تَسلُّط کرنے والا کہ ایسے کو عزت دے جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ذلیل کیا اور ایسے کو ذلیل کرے جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عزت عطا فرمائی (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حرم (حرمِ مکہ) کو حلال ٹھہرانے والا (5) میرے اہلِ بیت کی حُرمَت جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حکم دیا ہے اس کو پامال کرنے والا اور (6) میری سنت کو چھوڑنے والا۔[3]

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل خدیجۃ ام المومنین، ص ۱۰۱۵، حدیث: ۶۲۷۳۔

2 ۔۔۔ مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج مطہرات، ۲/ ۴۷۳۔

3 ۔۔۔ ترمذی، کتاب القدر، باب ۱۷، ۴/ ۶۱، حدیث: ۲۱۶۱۔

سوال وہ کونسے صحابی ہیں جو گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنتے تھے؟

جواب اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم گرمیوں میں گرم کپڑے اور سردیوں میں ٹھنڈے کپڑے پہنتے تھے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: جب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آنکھوں میں اپنے مبارک منہ سے لُعاب لگایا تو ساتھ ہی یہ دعا بھی دی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! علی سے گرمی اور سردی دور فرمادے۔'' اس دن سے مجھے نہ گرمی لگتی ہے اور نہ ہی سردی۔[1]

سوال حسنینِ کَرِیْمَیْن کی محبت اور ان سے بُغض کے مُتَعَلِّق کوئی حدیثِ پاک سنایئے؟

جواب مالکِ کَوْنَیْن، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے حسن و حسین سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔[2]

سوال کس خاتون کے پُل صراط سے گزرنے پر اہلِ محشر کو نگاہیں جُھکانے کا حکم ہوگا؟

جواب شہزادیٔ کونین، اُمِّ حسنین، سیّدۂ کائنات حضرت سیّدتُنا فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جب پلِ صراط سے گزریں گی تو اہلِ محشر کو حکم ہوگا کہ اپنی نگاہیں جھکا لیں۔[3]

سوال حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت کب ہوئی؟

جواب حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت باسعادت 15 رمضان

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل علي بن ابي طالب، ۱/ ۸۳، حديث: ۱۱۷۔

2 . . . ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل الحسن والحسين، ۱/ ۹۶، حديث: ۱۴۳۔

3 . . . معجم كبير، ۱/ ۱۰۸، حديث: ۱۸۰۔

المبارک 3 ہجری کو ہوئی۔[1]

سوال حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی نیز آپ کی کنیت اور لقب بھی بتایئے؟

جواب امام عالی مَقام حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت 5 شعبان 4 ھ کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، حضور پُر نور، شافِعِ یَوْمُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام ''حسین'' اور ''شبیر'' رکھا اور آپ کی کنیت ''ابوعبد اللہ'' اور لقب ''سِبْط رسولِ اللہ'' اور ''رَیْحَانَۃُ النَّبِی'' ہے۔[2]

سوال امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بدلے کتنے یزیدی کس طرح قتل ہوئے؟

جواب **اللہ** تعالیٰ نے اپنے حبیبِ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی بھیجی تھی کہ امام حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے خون کے بدلے ایک لاکھ چالیس ہزار کوفی و شامی مقتول ہوں گے۔[3] **اللہ** تعالیٰ کا وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ مختار بن عبید کی لڑائی میں ستر ہزار کوفی و شامی قتل ہوئے اور پھر عباسی سلطنت کے بانی عبد اللہ سَفّاح کے حکم سے ستر ہزار کوفی و شامی مارے گئے۔[4]

اِمامِ اَعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم

سوال امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی کنیت ابو حنیفہ کیوں ہے؟

---

1 ۔۔۔اسد الغابۃ، رقم ۱۱۶۵، الحسن بن علی، ۲/ ۱۶۔

2 ۔۔۔اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/ ۲۵، ۲۶۔
سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۷۰، الحسین الشھید، ۴/ ۴۰۲، ۴۰۴ ملتقطاً۔

3 ۔۔۔مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، باب اخبار القتل عوض الحسین۔۔۔الخ، ۳/ ۷، حدیث: ۳۲۰۱۔

4 ۔۔۔عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۰۶۔

جواب حنیف اَوراق کو کہتے ہیں، حضور کو اِبتدا ہی سے لکھنے کا بہت شوق تھا۔[1] اور ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کے پاس ہر وقت دوات(Ink) ہوا کرتی تھی جسے "حنیفہ" کہا جاتا تھا۔[2]

سوال حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قد درمیانہ تھا، حسین چہرہ والے تھے، اچھا لباس زیبِ تَن فرماتے، بکثرت خوشبو استعمال فرماتے تھے۔[3]

سوال حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی سخاوت کا کیا حال تھا؟

جواب حضرت سیِّدُنا قیس بن ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کمائی سے مالِ تجارت جمع کرتے پھر اس سے کپڑے اور ضروریات زندگی کی دیگر اشیا خرید کر اَئِمَّہ محدثین کو پیش کرتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء کرو کہ اُسی نے تمہیں یہ عطا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اپنے مال میں سے کچھ بھی نہیں دیا۔[4]

سوال کروڑوں حنفیوں کے پیشوا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ کی کوئی مثال بیان کیجئے؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے میں ایک غَصب شدہ بکری کوفہ کی دیگر بکریوں میں مل گئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ عموماً بکری کتنا عرصہ زندہ رہتی

---

1 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۴۴۸۔

2 . . . الخیرات الحسان، الفصل الرابع، ص ۳۲۔

3 . . . تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۳۱۔

4 . . . تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۵۸ ملخصاً۔

ہے ؟تو لوگوں نے سات سال کی مدت بیان کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سات سال تک بکری کا گوشت ہی تناوُل نہ فرمایا۔[1]

سوال حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی گریہ وزاری کا کیا عالَم تھا؟

جواب رات کے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی (خوفِ خدا کے سبب) آہ وبُکا اتنی شدید ہوتی تھی کہ پڑوسیوں کو بھی آپ پر ترس آتا۔[2]

سوال حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت وریاضت سے متعلق کچھ بیان کیجئے؟

جواب حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیس سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے رہے۔ حضرت سیِّدُنا اسد بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر پڑھی۔[3]

سوال اماموں کے امام سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی ذہانت کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب حضرت سیِّدُنا علی بن عاصِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر نصف (یعنی آدھے) اہلِ زمین کی عقلوں سے امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقل کا

---

1 ۔۔۔ الخیرات الحسان، الفصل الثامن عشر، ص ۶۰۔

2 ۔۔۔ تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۵۳۔

3 ۔۔۔ تاریخ بغداد، ۱۳/ ۳۵۳ ۳۵۲، مُلتقطاً۔

مُوازَنہ کیا جائے تو بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عقل زیادہ ہو گی۔[1]

سوال: حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی تجارتی معاملات میں اِحتیاط کا کیا عالَم تھا؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شریکِ تجارت حضرت سیِّدُنا حفص بن عبد الرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے ساتھ تجارت کرتے تھے اور مجھے مالِ تجارت بھیجتے ہوئے فرمایا کرتے: اے حفص! فلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اسے فروخت کرو تو عیب بتا دینا۔ حضرت سیِّدُنا حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ مالِ تجارت فروخت کیا اور بیچتے ہوئے عیب بتانا بھول گئے۔ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو علم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صدقہ کر دی۔[2]

سوال: جب امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے گوشہ نشینی کا ارادہ کیا تو آپ کو بارگاہِ رسالت سے کیا پیغام ملا؟

جواب: امام الائمہ حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کو خواب میں حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی تو ارشاد فرمایا: اے ابو حنیفہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں میری سنت زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے، تم گوشہ نشینی کا ہر گز قصد نہ کرو۔[3]

---

1 . . . تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان، ص ۱۲۸۔

2 . . . تاریخ بغداد، ۱۳/۳۵۶۔

3 . . . تذکرۃ الاولیاء، ذکر امام ابو حنیفۃ رضی اللّٰہ عنہ، ص ۱۸۶۔

سوال: امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے روضۂ انور پر کن الفاظ میں سلام کیا اور اندر سے کیا جواب آیا؟

جواب: حضرت سیدنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے روضۂ رسول پر حاضر ہو کر یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن (اے رسولوں کے سردار! آپ پر سلام ہو) تو اندر سے جواب آیا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن (اے مسلمانوں کے امام! تم پر بھی سلامتی ہو)۔ [1]

سوال: جس جگہ امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا اس جگہ کی خاص بات بتایئے؟

جواب: کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا تھا۔ [2]

سوال: امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْاَکْرَم نے امام ابو یوسف عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں سے کچھ بیان کیجئے؟

جواب: (1) زیادہ ہنسنے سے بچنا کہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ (2) دورانِ گفتگو اس بات کا خیال رکھنا کہ نہ تیری آواز ضرورت سے زیادہ بلند ہو اور نہ گفتگو میں چیخ و پکار ہو۔ (3) جب تو لوگوں کے درمیان بیٹھے تو ذکرِ الٰہی کی کثرت کر تا کہ اُن کی بھی یہ عادت بنے۔ (4) برے کاموں میں ہرگز لوگوں کے پیچھے نہ چلنا بلکہ اچھے کاموں میں ان کی پیروی کرنا۔ (5) قبرستان، علما و مشائخ اور مقدس مقامات کی زیارت کثرت سے کرنا۔ (6) باہمت و حوصلہ مند بن کے رہنا کہ

---

1 ۔۔۔ تذکرۃ الاولیاء، ذکر امام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ، ص ۱۸۶۔

2 ۔۔۔ تاریخ بغداد، ۱۳ / ۳۵۲۔

پست ہمت کی قدر و منزلت کم ہو جاتی ہے۔ (1)

عُلَما و مُجتَہِدِین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی

سوال: امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حدیثِ مبارکہ کی تعظیم کا انداز بتایئے؟

جواب: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیثِ کریمہ کی حد درجہ تعظیم فرماتے تھے۔ منقول ہے کہ جب آپ حدیثِ پاک بیان کرنے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر کے دو نفل پڑھتے پھر داڑھی شریف میں کنگھی کرتے، خوشبو لگاتے اور عزت و وقار کے ساتھ اپنی مَسْنَد پر تشریف فرما ہو کر حدیثِ پاک بیان کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ **اللہ** کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیثِ پاک کی تعظیم کروں۔ (2)

سوال: سیدنا عبدُاللہ ابن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شاندار استقبال دیکھ کر خلیفہ ہارون رشید کی والدہ کے کیا تاثرات تھے؟

جواب: جب حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ''مَرو'' کے علاقے میں تشریف لائے تو وہاں کے رہنے والے آپ کے استقبال کے لئے دوڑتے ہوئے آئے، یہ منظر دیکھ کر خلیفہ ہارون رشید کی والدہ نے خادِم سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ خُراسان کے ایک عالم جن کا نام ابنِ مبارک ہے وہ تشریف لائے ہیں، لوگ ان کے استقبال کیلئے جا رہے ہیں اس پر ہارون رشید کی والدہ

---

1 . . . امام اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وصیتیں، ص۱۴-۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱ ملتقطاً۔

2 . . . حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، رقم: ۸۸۵۸، ۶/ ۳۴۷۔

نے کہا کہ اصل حکمران تو یہ ہیں جن کا اس قدر مَسَرَّت اور خوشی سے استقبال کیا جارہا ہے۔[1]

سوال کس شخصیت کو دوسری صدی ہجری کا مُجَدِّد کہا گیا ہے؟

جواب دوسری صدی کا مجدد حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو کہا گیا ہے۔[2]

سوال امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کہاں پیدا ہوئے اور اُن کا وصال کہاں ہوا؟

جواب حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فلسطین کے شہر غَزَّہ میں پیدا ہوئے، 199 ہجری میں آپ مصر (Egypt) چلے گئے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزارِ پُر انوار مصر کے شہر قاہرہ میں ہے۔[3]

سوال امام احمد بن حَنْبَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کو کتنی احادیث زبانی یاد تھیں؟

جواب امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔[4]

سوال امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ کے وقت کتنے غیر مسلم دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے تھے؟

جواب امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ کے وقت بیس ہزار غیر مسلم دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے تھے۔[5]

سوال عالِمِ مدینہ کون ہیں اور ان کے مُتَعَلِّق حدیثِ پاک میں کیا بشارت آئی ہے؟

---

1 . . . مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ص ۱۷۳ ملخصاً۔

2 . . . مستدرک، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر بعض المجددین فی هذه الامۃ، ۵/۷۳۰۔

3 . . . اعلام للزرکلی، الامام الشافعی، ۶/۲۶۔

4 . . . طبقات الشافعیۃ للسبکی، احمد بن محمد بن حنبل، ۲/۳۱، رقم ۷۔

5 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم ۱۸۷۶، احمد بن حنبل، وصیۃ احمد ومرضہ، ۹/۵۳۸۔

جواب عالِمِ مدینہ سے مراد حضرت سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگ طلبِ علم کے لئے لمبے لمبے سفر کریں گے لیکن وہ مدینۂ منوَّرہ کے عالِم کے مقابلہ میں زیادہ علم والا کہیں اور نہ پائیں گے۔ (1)

سوال امامِ اعظم کے دو عظیم اور مشہور شاگردوں کے نام بتایئے؟

جواب مُحَرِّرِ مذہبِ حنفی حضرت سیدنا امام محمد بن حسن شیبانی اور قاضِیُ الْقُضاۃ حضرت سیدنا امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی۔

سوال امام شافعی نے امام محمد بن حسن رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کی تعریف کن الفاظ میں کی؟

جواب حضرت سیدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میں 20 سال حضرت سیدنا امام محمد بن حسن شیبانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی خدمت میں رہا اور میں نے ان سے جو سیکھا اگر اسے لکھا جائے تو اُن کتب کو اٹھانے کے لیے ایک اونٹ چاہیے ہوگا۔ بلاشبہ اگر امام محمد نہ ہوتے تو مجھے فقاہت نصیب نہ ہوتی۔ (2)

سوال تَبعِ تابعین میں سے کن بزرگ نے 70 ہزار فتوے دیئے؟

جواب تبع تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام عبد الرحمٰن اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے 70 ہزار فتوے دیئے۔ (3)

سوال مجلِسِ غزالی میں کتنے علما و فضلا حاضر ہوتے تھے؟

---

1 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینة، ۴/ ۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹۔

2 . . . مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة للکردری، الباب الثالث فی ذکر الامام محمد بن الحسن، ۲/ ۱۵۳ ماخوذاً۔

3 . . . اعلام للزرکلی، الاوزاعی، ۳/ ۳۲۰۔

جواب: حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی مجلسِ علم میں تقریباً 400 علماء و فضلاء حاضر ہوتے تھے۔(1)

سوال: تُرْبَۃُ الْمُحَمَّدِیْن کس جگہ کا نام تھا؟

جواب: علاقہ ماوراء النہر اور سمرقند میں ایک ایسا قبرستان تھا جس میں فقہ حنفی کے ماہر علما جن میں سے ہر ایک کا نام محمد تھا چار سو کی تعداد میں دفن ہوئے (اسی لئے) اس قبرستان کا نام ہی ”تُرْبَۃُ الْمُحَمَّدِیْن“ تھا۔(2)

غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم

سوال: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدین کے نام اور ان کی کُنْیَت بتائیں؟

جواب: حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا نام ”سیّد موسیٰ“، کنیت ”ابو صالح“ اور لقب ”جنگی دوست“ تھا جبکہ والدہ کا نام فاطمہ اور ان کی کنیت ”اُمُّ الْخَیر“ تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نسب دس واسطوں سے امام حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملتا ہے۔(3)

سوال: شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نانا جان کون تھے؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نانا جان کا نام حضرت عبد اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھا، آپ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات بزرگ تھے، ضعیفی اور بڑھاپے کے باوجود کثرت سے نوافل پڑھتے اور ہمیشہ ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے تھے۔(4)

---

1 . . . شذرات الذھب، سنۃ خمس وخمس مائۃ، ۴/۱۴۶۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۱۹، ۳/ ۱۰۴۷۔

3 . . . بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۱، ماخوذاً۔

4 . . . بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۱-۱۷۲۔

سوال ولادت کے بعد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کونسی کرامت ظاہر ہوئی ؟

جواب آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب میرا بیٹا عبدُ القادِر پیدا ہوا تو وہ رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتا تھا۔ لوگوں کو غُبار کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہ آیا تو میرے پاس پوچھنے آئے میں نے کہا کہ (میرے بچے نے) آج دودھ نہیں پیا پھر معلوم ہوا کہ یہ دن رَمَضان کا تھا۔ اُس وقت شہر میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ شریفوں (ساداتِ کرام) کے گھر ایک ایسا بچّہ پیدا ہوا ہے جو رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (1)

سوال وَلیوں کے سردار، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُلیہ مبارک کیسا تھا؟

جواب قطبِ رَبّانی، غوثِ صَمَدانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ضَعِیْفُ الْبَدَن، میانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی اور دراز گردن، رَنگ گندمی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وافرِ علم و فضل تھے۔ (2)

سوال غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کتنے علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیرہ علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ (3)

سوال کتنے افراد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان میں شرکت کی سعادت پاتے؟

جواب تقریباً ستر ہزار (70000) آدمی جمع ہوتے نیز جِنّات بھی آپ کا بیان سننے کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ (4)

---

1. ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۲۔
2. ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۴۔
3. ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذکر علمه وتسمية بعض شيوخه، ص ۲۲۵۔
4. ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذکر وعظه، ص ۱۷۷، ۱۸۰ ملتقطاً۔

سوال کس چیز کی برکت سے اہلِ بغداد طاعون کی بیماری سے شِفایاب ہوئے ؟

جواب بغدادِ مُعلّٰی میں جب طاعون کی بیماری پھیل گئی تو سرکارِ بغداد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مدرسے کے گرد اُگی ہوئی گھاس کھانے اور مدرسے کے کنوئیں سے پانی پینے کا فرمایا جس کی برکت سے لوگوں کو شفا ملنے لگی۔ (1)

سوال حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اخلاقِ کریمہ کے بارے میں کچھ بتائیے ؟

جواب بلند مرتبہ اور اعلیٰ عِلمی مَقام کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم کرتے تھے، سلام میں پہل کرتے، ضعیفوں کے ساتھ بیٹھتے، فقرا سے عاجزی کے ساتھ پیش آتے، اُمَرا اور وُسا کی تعظیم کے لئے آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے اور نہ کبھی وزرا و سلاطین کے دروازے پر گئے۔ (2)

سوال حضور غوثِ پاک کی عبادت گزاری اور شب بیداری کے بارے میں بتائیے ؟

جواب محمد بن ابو فتح ہروی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے شیخ محی الدین عبد القادر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مدت میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں چند راتیں سویا۔ آپ کا حال یہ تھا کہ اوّل رات کچھ نفل پڑھتے پھر ذکر و مناجات کرتے، پھر کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، آپ طویل سجدے کرتے پھر مُراقبہ و مُشاہدہ میں طلوعِ

---

1 . . . مٹنے کی لاش، ص۷، تفریح الخاطر (مترجم)، ص ۱۰۵۔

2 . . . بهجة الاسرار، ذكر شيئ من شرائف اخلاقه، ص ۱۹۷ ۔

فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع کے ساتھ دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خَلْوَت کدے سے باہر نکلتے۔[1]

سوال شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خوفِ خدا کیسا تھا؟

جواب حضرتِ سیِّدُنا شیخ شَرَفُ الدِّین سَعْدِی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہیں: "اے خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قِیامت مجھے اَندھا اُٹھانا تاکہ نیکوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔"[2]

سوال سرکارِ بغداد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دَستِ اَقدس پر کتنے لوگوں نے توبہ کی؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میرے ہاتھ پر پانچ سو سے زیادہ غیر مسلم مسلمان ہوئے اور ایک لاکھ سے زیادہ بے عمل لوگوں نے توبہ کی۔[3]

سوال حضور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے کس عمر میں وصال فرمایا اور آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب حضور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کا وصال 91 برس کی عمر میں ہوا اور آپ کی نمازِ جنازہ حضرت سید سیفُ الدِّین عبد الوہّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے پڑھائی۔[4]

---

1 ... بھجۃ الاسرار، ص ۲۵۰ ملخصاً۔

2 ... گلستانِ سعدی، ص ۵۴۔

3 ... بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۴۔

4 ... شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۸۶۔

اَوْلِیَا وصَالِحِین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی

سوال: حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کنیت کیا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی کنیت ''ابو سعید'' ہے۔(1)

سوال: حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شب بیداری کا احوال بیان کیجئے؟

جواب: تیس سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔(2)

سوال: فرمانِ غوث پاک ''میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔'' سن کر بہت دُور غار میں کس بزرگ نے اپنا سر جھکا دیا اور کیا عرض کی؟

جواب: وہ بُزرگ سلسلہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں کہ جب حضورِ غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے فرمایا کہ ''میرا یہ قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے۔'' تو آپ نے بہت دور غار میں آپ کا یہ فرمان سُن کر عرض کی: بلکہ آپ کا قدم مبارک میری آنکھوں اور سر پر ہے۔(3)

سوال: حضرت ابو طالب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا تقویٰ کیسا تھا؟

جواب: عارِف بِاللہ، امامِ اَجل حضرت سیّدُنا ابو طالب مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی شکوک و شبہات والی چیزوں سے پرہیز فرماتے اور گھاس کھانے پر اکتفاء کرنے کی وجہ

---

1. . . حلیۃ الاولیاء، الحسن البصری، ۲/ ۱۵۳۔
2. . . شرح شجرہ قادریہ، ص۷۳۔
3. . . غوث پاک کے حالات، ص۶۷۔

سے اُن کے جسم مبارک کی رنگت سبز ہو گئی تھی۔[1]

سوال حضرت محی الدین محمد بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار شریف کہاں ہے؟

جواب حضرت سیِّدنا محی الدین محمد بن صالح عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کا مزار شریف اپنے پَردادا حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مدرسے کے احاطے میں ہے۔[2]

سوال امام بوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فالج سے کس طرح شفا ملی؟

جواب امام بوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فالج کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے ان کا نِصف جسم بے حِس و حرکت ہو گیا۔ اسی حالت میں آپ نے رسولِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں قصیدہ بُردہ لکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب قصیدہ ختم ہوا تو میرے خواب میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، اپنا دستِ مُبارک میرے جسم پر پھیرا اور اپنی مُبارک چادر میرے جسم پر ڈال دی جس کی بَرَکت سے میں فوراً صحتیاب ہو گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حَرَکت کرنے کے قابل پایا۔[3]

سوال کس بزرگ نے دردِ سر ہونے پر شکرانے میں 400 رکعات نفل ادا کیے؟

جواب حضرت سیدنا فتح بن سعید موصلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو دردِ سر ہوا تو آپ نے شکرانے میں 400 رکعت نفل ادا کیے۔[4]

---

1 . . . فیضانِ سنت، ص ۱۷۶۔

2 . . . شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۹۲۔

3 . . . گلدستۂ درود و سلام، ص ۲۹۹ ملخصاً۔

4 . . . حلیۃ الاولیاء، فتح بن سعید، ۸/ ۳۲۴، رقم: ۱۲۳۶۲۔

سوال مُصَنِّفِ دلائلُ الخیرات کی ولادت کب ہوئی اور آپ کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب مُصَنِّفِ دلائلُ الخیرات حضرت ابو عبدُ اللہ محمد بن سلیمان جزولی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت 807ھ میں ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار شریف مراکش میں مَرجَعِ خلائق ہے۔[1]

سوال امام رَبّانی حضرت سیِّدنا مُجَدِّدِ الف ثانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کا وصال کب ہوا؟

جواب حضرت مجدد الف ثانی ابو البرکات شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا وصال 28 صفر المظفر 1034ھ / 1624 عیسوی میں ہوا۔[2]

سوال حضرت سیدنا آل محمد مارہروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کتنے سال تک اعتکاف گزیں رہے اور کس چیز سے افطار کیا کرتے تھے؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکمل 3 سال تک اعتکاف گزیں رہے اور جَو کی روٹی سے افطار کیا کرتے تھے۔[3]

سوال حضرت سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت کب ہوئی؟

جواب حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی ولادت 28 رمضان المبارک 1160ھ میں ہوئی۔[4]

سوال حضرت آلِ رسول مارہروی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کیا وصیت فرمائی تھی؟

جواب وقتِ رحلت لوگوں نے آپ سے وصیت کرنے پر بہت اصرار کیا تو فرمایا:

---

1 . . . اعلام للزرکلی، محمد بن سلیمان الجزولی، ۶/۱۵۱۔

2 . . . تذکرہ مجدد الف ثانی، ص۳۹۔

3 . . . شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۱۱۱ ماخوذاً۔

4 . . . احوال و آثار شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی، ص۲۶۔

مجبور کرتے ہو تو لکھ لو ہمارا وصیت نامہ: اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ یعنی اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرو۔ بس یہی کافی ہے اور اِسی میں دِین و دُنیا کی فلاح ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ

سوال اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کے کوئی دو اساتذہ کے نام بتایئے؟

جواب (1) والد ماجد امامُ المتکلمین حضرت مولانا مفتی نقی علی خان (2) حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا۔[2]

سوال اعلیٰ حضرت سے جناب مرزا غلام قادر بیگ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا کا کیا تعلق تھا؟

جواب امامِ اہلسنّت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اردو فارسی کی ابتدائی کتب مرزا غلام قادر بیگ صاحب سے پڑھیں، بعد میں اِنہیں مرزا صاحب نے آپ سے ہدایہ کا سبق لیا گویا آپ ان کے شاگرد بھی تھے اور استاذ بھی۔[3] ایک زمانہ میں جناب مرزا صاحب کا قیام کلکتہ میں تھا، وہاں سے اکثر سوالات جواب طلب بھیجا کرتے۔ فتاویٰ رضویہ میں اکثر اِستِفتاء ان کے ہیں۔ بڑے صاحبِ تقویٰ اور اعلیٰ حضرت کے فِدائی اور جاں نثار تھے۔[4]

سوال اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو "علمِ توقیت" پر کس درجہ کا کمال حاصل تھا؟

---

1 ... شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص۱۱۷۔

2 ... تجلیات امام احمد رضا، ص۲۶۔

3 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص۸۹۔

4 ... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۹۶ ماخوذاً۔

جواب آپ کو علمِ توقیت پر اس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے تھے۔[1]

سوال کون سے ریاضی دان (Mathematician) کو درپیش ریاضی (Mathematics) کا ایک مشکل مسئلہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً حل فرما دیا؟

جواب علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءُالدّین۔ یہ علمِ ریاضی کا ایک مشکل مسئلہ حل کروانے جرمنی جانا چاہتے تھے مگر جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آئے تو آپ نے فوراً تسلی بخش جواب عطا فرما دیا۔[2]

سوال اگر کچھ لینے کے لیے کوئی الٹا ہاتھ بڑھا دیتا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا کرتے تھے؟

جواب اگر کسی صاحب کو کوئی شے دینا ہوتی اور اس نے الٹا ہاتھ لینے کو بڑھایا (تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فورًا اپنا دستِ مبارک روک لیتے اور فرماتے سیدھے ہاتھ میں لیجئے، الٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔[3]

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روضۂ انور پر حاضری کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلافِ ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ، یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا، اپنے مُواجہۂ اقدس میں جگہ

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۴۸ ماخوذاً۔
2... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۴۱۔
3... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۰۹۔

بخشی، ان کی نگاہِ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی، اب خصوصیّت اور اس درجہ قُرب کے ساتھ ہے۔[1]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزارات کے طواف اور انہیں چومنے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مزار کا طواف کہ محض بہ نیتِ تعظیم کیا جائے ناجائز ہے کہ تعظیم بالطّواف مخصوص خانہ کعبہ (یعنی تعظیم کے ساتھ طواف خانہ کعبہ کے ساتھ خاص) ہے۔ مزار کو بوسہ دینا نہ چاہئے اور بہتر بچنا اور اسی میں ادب زیادہ ہے۔[2]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس میٹرولوجسٹ کا رد فرمایا؟

جواب: مشہور امریکی میٹرولوجسٹ (Meteorologist) البرٹ پورٹا (Albert Porta) نے یہ پیشین گوئی کی کہ 17 دسمبر 1919ء کو سیاروں کے اجتماع اور کشش کے سبب سورج میں سوراخ ہو جائے گا اور ایک خوفناک سیلاب ممالکِ متحدہ (امریکہ) کو صفحۂ ہستی سے مٹادے گا۔ اس خبر کے شائع ہوتے ہی لوگوں میں بے چینی پھیل گئی۔ جب اعلیٰ حضرت سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے "**معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین**[3]" کے نام سے ایک تحریر لکھی جس میں متعدد دلائل اور جدید سائنس کے اصولوں سے ہی البرٹ کی

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۶۵۔

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۸۔

3 . . . اہل علم بالخصوص سائنس سے دلچسپی رکھنے والے یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد 27 کے صفحہ ۲۲۹ سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

پیشین گوئی کی دھجیاں اُڑادیں۔ پھر جب 17 دسمبر کا دن خیر وعافیت کے ساتھ گزر گیا تو البرٹ کی پیشین گوئی کا بطلان اور اعلیٰ حضرت کی سائنسی علوم میں مہارت بخوبی واضح ہوگئی۔[1]

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تیمم کے مسئلے میں کتنی اشیاء بیان فرمائیں؟

جواب آپ نے تیمم پر لکھتے ہوئے تین سو گیارہ (311) اشیاء بیان فرمائیں جن میں سے ایک سو اکیاسی (181) اشیاء ایسی ہیں جن سے تیمم کرنا جائز ہے اور اِن ایک سو اکیاسی اشیاء میں سے چوہتر (74) وہ ہیں جنہیں فقہائے متقدّمین نے بیان فرمایا تھا جبکہ ایک سو سات (107) اشیاء کا اضافہ خود اعلیٰ حضرت نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے مذہب کے اصول کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کیا۔ یونہی ایک سو اکیاسی (181) اشیاء سے عدمِ جوازِ تیمم کو بیان فرمایا جن میں سے اٹھاون (58) اشیاء فُقہائے متقدّمین نے بیان فرمائی ہیں اور بہتر (72) اشیاء کا عدمِ جواز آپ نے اپنے اجتہاد سے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مذہب پر بیان فرمایا۔[2]

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وقتِ نزع کا کچھ حال بیان کیجئے؟

جواب آپ نے اپنے دونوں شہزادوں کو یٰسٓ شریف اور سورۂ رعد کی تلاوت کا حکم فرمایا، دونوں سورتوں کی تلاوت اتنی توجہ سے سماعت فرمائی کہ ایک آیت صاف سننے میں نہ آئی تو اسے دوبارہ پڑھوایا، ایک مقام پر زیر کی جگہ زبر ادا ہوگیا تو خود درست کروایا، حاضرین کے سلام کے جواب ارشاد فرمائے، سفر

1... سوانح امام احمد رضا، ص۱۰۶، ۱۰۹ ماخوذاً۔

2... فیضانِ اعلیٰ حضرت، کمالاتِ علمی، ص۴۹۸۔

کی مسنون دعائیں جو عام طور پر بھی پوری پڑھا کرتے تھے اس وقت معمول سے زیادہ پڑھیں، بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سفر کی درازی کو میرے لئے مختصر فرمادے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس سفر میں ہمیں کامیابی عطا فرما۔ جب سینے پر دم آیا اس وقت کلمۂ طیبہ پڑھا، جب بولنے کی طاقت نہ رہی اس وقت بھی لبہائے مبارکہ جنبش میں تھے کان لگا کر سنا تو اللہ، اللہ کہہ رہے تھے، چہرۂ مبارکہ پر ایک نور کی کرن چمکی اس کے غائب ہوتے ہی روح جسمِ اقدس سے پرواز کر گئی جبکہ مسجد سے مؤذِّن "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة، حَيَّ عَلَى الْفَلَاح" کی صدا دے رہا تھا۔[1]

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے کوئی تین خلفاء کے نام بتایئے؟

جواب (1)صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی (2)صدر الافاضل محمد نعیم الدّین مراد آبادی اور (3) پروفیسر سید سلمان اشرف بہاری (استاذ علی گڑھ) رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی۔

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے والد ماجد کے وصال کے بعد تمام جائیداد کا اختیار کسے دے رکھا تھا؟

جواب جب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے والد ماجد جناب مولانا نقی علی خان صاحب کا انتقال ہوا اپنے حصۂ جائیداد کے خود مالک تھے مگر سب اختیار والدۂ ماجدہ کے سپرد تھا۔ وہ پوری مالکہ و مُتَصَرِّفہ تھیں جس طرح چاہتیں صَرف کرتیں۔ جب مولانا کو کتابوں کی خریداری کے لئے کسی غیر معمولی (زیادہ) رقم کی ضرورت پڑتی تو والدہ ماجدہ کی خدمت میں درخواست کرتے اور اپنی

---

1 . . . فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۶۴۵-۶۴۶ ماخوذاً

ضرورت ظاہر کرتے جب وہ اجازت دیتیں اور درخواست منظور کرتیں تو کتابیں منگواتے تھے۔[1]

عُلَماءِ اَہلِسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قصیدہ "چراغِ انس" کن کی مدح میں لکھا؟

جواب تاجُ الفُحول، مُحِبُّ الرَّسُول حضرت مولانا شاہ عبد القادر بدایونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَدح وصِفت میں جس کا تاریخی نام "چراغِ اِنس" (۱۳۱۵ھ) رکھا اس کا مَطلَع یہ ہے: "اے امامُ الہدیٰ محبِّ رسول: دین کے مُقتدیٰ محبِّ رسول۔"[2]

سوال حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس حالت میں موت آنے کی تمنا کیا کرتے تھے؟

جواب حضرت محدث سورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فنِّ حدیث سے خصوصی لگاؤ تھا حتی کہ آپ کی خواہش تھی کہ مجھے موت بھی حدیثِ پاک میں مَشْغُولِیَّت کی حالت میں آئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خواہش پوری ہوئی اور موت کے وقت حدیث شریف کی مشہور کتاب "مِشْکٰوۃُ الْمصابیح" آپ کے سینے پر تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خطۂ بَرِّصغیر کے اکابر علما کے استاذ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہم عصر تھے۔[3]

سوال مفتیٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پریشان حالوں کی دَست گیری اور خوفِ خدا کا

---

1. . . . حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۷۔
2. . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۵۶۔
3. . . . التعلیق المجلی لما فی منیۃ المصلی، تعریف بالمحشی العلام، ص ۸ ماخوذاً۔

کوئی واقعہ بتائیے؟

جواب مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ ریلوے اسٹیشن جانے کے لیے رِکشا میں تشریف فرما ہوئے، اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: حضور! فلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تعویذ مَرحمت فرما دیجئے، کسی نے اس شخص سے کہا: "گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لیے بول رہے ہو! گاڑی چھوٹ جائیگی!" اس پر حضور مفتی اعظم ہند قُدِّسَ سِرُّہٗ نے بے قرار ہو کر فرمایا: "چھوٹ جانے دو، دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دن اگر خداوند کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے پوچھ لیا کہ تو نے میرے فلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا!" یہ فرما کر رِکشا سے سارا سامان اُتروالیا۔(1)

سوال صَدرُ الشَّرِیعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دو عظیم فقہی ذخیروں کے نام بتائیے۔

جواب (1) بہارِ شریعت۔ اردو زبان میں 3 جلدوں پر مُشْتَمِل یہ کتاب فقہی مسائل کے اِنسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے جس میں پیدائش سے موت تک پیش آنے والے شرعی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ بہارِ شریعت کو عوام و خواص میں بے حد مَقْبُولِیَّت حاصل ہے۔ (2) فتاویٰ امجدیہ۔ 4 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتاویٰ جات کا مَجْمُوعَہ ہے۔(2)

---

1 ... فیضانِ سنت، ص ۱۱۱-۱۱۲، ملخصاً۔

2 ... سیرتِ صدر الشریعہ، ص ۱۰۹، ۱۲۱ ملخصاً۔

سوال مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کچھ اساتذہ کے نام بتائیے؟

جواب (1) اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (2) حضرت مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (3) حضرت علامہ ھِدایتُ اللّٰہ خان رامپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔[1]

سوال "صَدرُ الْاَفاضِل" کن کا لقب ہے نیز ان کی مشہورِ زمانہ تفسیر کا نام بتائیے؟

جواب یہ لَقَب مشہور مفسِّر حضرت مولانا سید محمد نَعِیمُ الدِّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مجدِّدِ وقت ، امامِ اہلسنّت، حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عطا فرمایا تھا۔[2] صدر الافاضل کی مشہورِ زمانہ تفسیر کا نام "خزائِنُ الْعِرْفان" ہے۔

سوال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، سید نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قیامِ پاکستان میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب (1) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1924ء میں مراد آباد (ہند) سے ماہنامہ "السواد الاعظم" جاری کیا جس میں دو قومی نظریہ کی حِمایَت اور قیامِ پاکستان کیلئے بھرپور مہم چلائی۔ (2) 1946ء میں بنارس (ہند) میں "آل انڈیا سنی کانفرنس" منعقد ہوئی تو آپ اس کے ناظمِ اعلیٰ تھے، کانفرس میں تقریباً سات ہزار علماء ومشائخ اور دو لاکھ سے زائد حاضرین جمع ہوئے اور مُتَّفِقَہ طور پر مطالبۂ پاکستان کی قرارداد منظور کی گئی۔ (3) مختلف صوبوں کے دورے کئے اور وہاں تقریر

---

1. ... سیرتِ صدر الشریعہ، ص۱۶۵۔
2. ... تذکرہ علمائے اہل سنت، ص۲۵۳۔

کے ذریعے نظریہ پاکستان کی اہمیّت کو واضح کیا۔(4) قیامِ پاکستان کے بعد شدید علالت کے باوجود آپ نے اسلامی دستور تیار کرنا شروع کیا ابھی چند دفعات ہی تیار کی تھیں کہ آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔[1]

سوال صَدرُ الاُفاضِل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کَثِیرُ التَّصَانِیف شاگرد اور ان کی چند کتابوں کے نام بتایئے۔

جواب صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کثیر التصانیف شاگرد کا نام حکیم الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہے۔ آپ کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں: (1) تفسیر نعیمی (گیارہ جلدیں) (2) نورُ العِرفان فی حاشیۃ القرآن (3) مِرآۃُ المناجیح (مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح) (4) شانِ حبیبُ الرَّحْمٰن مِنْ آیاتِ القرآن (5) اسلامی زندگی (6) علم القرآن (قرآنی اصطلاحات کا مُحقّقانہ بیان)، (7) فتاویٰ نعیمیہ۔[2]

سوال مفتی احمد یار خان نعیمی کو "حکیم الاُمَّت" کا لقب کیسے ملا؟

جواب 1957ء میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شہرہ آفاق ترجمۂ قرآن بنام "کنزُ الایمان" پر حاشیہ یعنی مختصر تفسیری نِکات تحریر فرمائے تو حضرت پیر سید معصوم شاہ نوشاہی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی تحریک پر پاکستان کے جیّد علمائے کرام نے متفقہ طور پر "حکیمُ الاُمَّت" کا لقب تجویز فرمایا اور ہندوستان کے علمائے اہلسنّت نے اسے تسلیم کیا۔[3]

---

1 . . . تحریک پاکستان اور علماء کرام، ص۱۴۳-۱۴۷ ملخصاً۔

2 . . . فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ص۵۰ ملتقطاً۔

3 . . . فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ص۵۷۔

سوال مُحدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے شوقِ مطالعہ کے بارے میں بتائیے؟

جواب "مُحدِّثِ اعظم پاکستان" حضرت مولانا ابو الفضل سردار احمد قادری چشتی صابری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو مُطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کر دیتے تھے۔[1]

سوال مولانا سردار احمد قادری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی عاجزی کی کوئی مثال بتائیے؟

جواب ایک مرتبہ دو دیہاتی آپ کے پاس مسئلہ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے، آپ اس وقت چارپائی پر جلوہ گر تھے، انہوں نے آپ کے علمی مقام کا لحاظ کرتے ہوئے نیچے زمین پر بیٹھنا چاہا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے (عاجزی کرتے ہوئے) اُن دیہاتیوں کو اِصرار کرکے نہ صرف چارپائی پر بٹھایا بلکہ اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا۔ حکم کی تعمیل کیلئے انہیں بھی آپ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ نے ان کے مسئلہ کا جواب مرحمت فرمایا۔[2]

سوال پاکستان کے ان مشہور عالمِ دین کا نام بتائیے جنہوں نے بہت ساری تصانیف یادگار چھوڑی ہیں؟

جواب بہاولپور (پنجاب، پاکستان) کے مایہ ناز عالمِ دین حضرت مولانا فیض احمد اویسی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کَثِیْرُ التَّصَانِیْف بزرگ تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے وصال تک چھوٹی بڑی ساڑھے تین ہزار (3500) سے زائد کتابیں لکھیں۔ آپ کا وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / 25 اگست 2010ء میں ہوا۔

---

1 ... حیات محدث اعظم، ص ۳۴۔

2 ... حیات محدّث اعظم، ص ۱۹۳۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دادا جان کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جواب آپ کے دادا جان حضرت عبد الرّحیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم کی نیک نامی اور پارسائی پورے "کُتیانہ" (جونا گڑھ ہند کا ایک گاؤں) میں مشہور تھی۔[1]

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد صاحب حاجی عبد الرّحمٰن قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جب قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تھے تو اس کی کیا برکت ظاہر ہوتی تھی؟

جواب امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے خالو جان بتاتے ہیں: "میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**قصیدۂ غوثیہ**" پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔"[2]

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا وصال کیسے ہوا؟

جواب 1370 سنہ ھ کے حج کے ایام میں منیٰ میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے کئی حُجّاج فوت ہو گئے، ان میں حاجی عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی شامل تھے جو مختصر علالت کے بعد اس دنیا سے رُخصت ہو گئے۔[3]

سوال بڑے بھائی "عبد الغنی صاحب" کی وفات کے کتنے عرصے کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ بھی انتقال فرما گئیں؟

جواب بھائی کی وفات کے تھوڑے عرصے بعد ۷ اصفر المظفر ۱۳۹۸ سنہ ھ میں "مادرِ مُشفِقہ"

---

1 ... تعارف امیر اہلسنت، ص۱۰۔

2 ... تعارف امیر اہلسنت، ص۱۱۔

3 ... تعارف امیر اہلسنت، ص۱۲۔

(رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا) بھی انتقال فرما گئیں۔[1]

سوال جس مقام پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ کی روح قبض ہوئی اُس جگہ کیا خاص بات رونما ہوئی؟

جواب جس حصہ زمین پر روح قبض ہوئی اس میں کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خصوصاً رات کے اس حصہ میں جس میں انتقال ہوا تھا، طرح طرح کی خوشبوؤں کی لَپٹیں آتی رہیں۔[2]

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے پہلا رسالہ کون سا لکھا؟

جواب آپ نے اپنا پہلا رسالہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے متعلق لکھا جس کا نام "تذکرۂ امام احمد رضا" ہے۔[3]

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے پہلا سفرِ حج کس سنِ ہجری میں فرمایا؟

جواب آپ نے پہلا سفرِ حج سن 1400 ہجری میں فرمایا۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۳۱)

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے گھر میں کتنے پلنگ اور کتنے گدیلے ہیں؟

جواب ایک بھی نہیں کیونکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اتّباعِ سنّت کی نیت سے کبھی فرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی پر آرام فرماتے ہیں۔[4]

سوال دِینی کتاب پر کریکشن پین (Correction pen یعنی وائٹو) رکھا دیکھ کر امیرِ اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے کیا فرمایا؟

---

1 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۱۵۔

2 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۱۶۔

3 . . . تذکرۂ امام احمد رضا۔

4 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۳۸۔

جواب آپ نے بڑھ کر وائٹو کو کتاب سے ہٹاتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: دینی کتاب پر کسی شے کا رکھنا اَدَب کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے، ورنہ جو اس طرف توجہ نہیں دیتا ہے اُس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔[1]

سوال اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ''اَقْوَل''(یعنی فرمان) کے بارے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کیا فرماتے ہیں؟

جواب آپ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اَقْوَل(فرمان) پر ہماری عُقُول(عقلیں) قربان۔ اعلیٰ حضرت کا ''اَقْوَل'' ہمیں قبول۔[2]

سوال حضرت مولانا عبد السلام قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس تاریخ کو، اور کس مقام پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت اور قطبِ مدینہ کی وکالت دی تھی؟

جواب گیارہ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ، 10 مارچ 1979ء کو ''کولمبو (سی لنکا)'' میں۔[3]

سوال امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے زیرِ مطالعہ زیادہ تر کونسی کُتُب رہتی ہیں؟

جواب بہارِ شریعت، فتاوٰی رضویہ اور احیاءُ العلوم۔[4]

سوال اسمائے حُسنیٰ کتنے ہیں؟

---

1 . . . تذکرۂ امیر اہلسنت، قسط ۴، ص ۳۴۔

2 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۳۔

3 . . . فیضان مولانا محمد عبد السلام قادری، ص ۶۵۔

4 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۱۸۔

جواب مشہور اسمائے حُسنیٰ 99 ہیں۔[1]

سوال کیا جانور اور درختوں کے پتے بھی تسبیح کرتے ہیں؟

جواب جی ہاں! اہلِ کَشف فرماتے ہیں: "تمام جانور تسبیح کرتے ہیں، جب تسبیح چھوڑ دیتے ہیں اسی وقت ان کو موت آجاتی ہے۔ ہر پتا تسبیح کرتا ہے، جس وقت تسبیح سے غفلت کرتا ہے، اسی وقت درخت سے جُدا ہو کر گر پڑتا ہے۔"[2]

سوال حضرت جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی سے جب پوچھا گیا کہ "اس قدر کمال کے باوجود آپ نے ہاتھ میں تسبیح پکڑ رکھی ہے؟" تو آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس راستے (یعنی تسبیح) کے ذریعے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تک پہنچا ہوں میں اُسے نہیں چھوڑ سکتا۔[3]

سوال اَنگُشتِ شہادت کو عربی میں "اَلْمُسَبِّحَۃُ" (یعنی تسبیح والی اُنگلی) کیوں کہتے ہیں؟

جواب جب حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خواہش پر نورِ محمدی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی اَنگُشتِ شہادت میں منتقل کیا گیا تو فرشتوں کے تسبیح کرنے پر وہ مُقَدَّس نور بھی تسبیح کرتا تھا، اسی لئے شہادت کی اُنگلی کو اَلْمُسَبِّحَۃُ کہتے ہیں۔[4]

سوال جنت میں گھر دِلانے والی چار چیزیں کون سی ہیں؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب الشروط، باب مایجوز من الاشتراط۔۔۔الخ، ۲/ ۲۲۹، حدیث: ۲۷۳۶۔

2 ۔۔۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۳۱۔

3 ۔۔۔ مراٰۃ الجنان، السنۃ ثمان وتسعین ومائتین، ۲/ ۱۷۳۔

4 ۔۔۔ الروض الفائق، المجلس الثالث والاربعون فی مولد رسول اللہ، ص ۲۴۱۔

لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا: (1) وہ جس کا محافظ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو (2) وہ کہ جب کچھ حاصل ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے (3) جب کوئی گناہ ہو جائے تو اَسْتَغْفِرُ اللہ کہے اور (4) جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے۔[1]

سوال حضور نبی مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟

جواب پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دُعا مانگا کرتے تھے: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ (یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔)[2]

سوال نظرِ بد سے حفاظت کے لیے اور نظر لگنے پر کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب (1) ایک صاحب کو نظر لگ گئی تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے لیے یہ دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَھَا ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس (نظرِ بد) کی گرمی، سردی اور مصیبت اس سے دور کر دے۔[3]

(2) تفسیر کبیر، جلد 10، صفحہ 618 پر حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے: جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے:

﴿وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾﴾ (پ ۲۹، القلم: ۵۱) (ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ

---

[1] ... مسند الفردوس، ۱/ ۲۱۸، حدیث: ۱۵۲۶۔

[2] ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۹، ۵/ ۳۰۹، حدیث: ۳۵۳۳۔

[3] ... مسند امام احمد، مسند المکیین ۵/ ۳۲۷، حدیث: حدیث: ۱۵۷۰۰۔

ضرور عقل سے دور ہیں) حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ آیت نظرِ بد سے بچنے کے لیے اِکسیر ہے۔[1]

سوال زبان کی لُکْنَت دور کرنے کی دعا سنائیے؟

جواب جنتی زیور، صفحہ 606 پر زبان کی لکنت دور کرنے کے لیے یہ دعا مذکور ہے: ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾﴾ (پ ۱۶، طٰہٰ: ۲۵ تا ۲۸) (ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا کام آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔)

سوال ادائے قرض کی دُعا کون سی ہے؟

جواب اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) یہ دعا پڑھنے سے اتر جائے گا: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔[2]

سوال مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا کب آہستہ اور کب بلند آواز سے پڑھنی چاہیے؟

جواب دنیاوی مصیبت والے کو دیکھ کر آہستہ پڑھے، فاسق و بدکار کو دیکھ کر آواز سے پڑھے تاکہ اسے عبرت ہو۔[3] مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ

---

1 . . . نور العرفان، ص۴۷۱۔

2 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۱۰، ۵/ ۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۴۔

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۸۹۔

تَفۡصِیۡلاً۔[1]

سوال حدیثِ پاک میں لاحول شریف کو کہاں کا خزانہ فرمایا گیا ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: ”لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ“ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[2]

سوال اونٹ اپنے بِلبِلانے میں کیا کہتا ہے؟

جواب وہ اپنے بلبلانے میں یہ کہتا ہے: حَسۡبِیَ اللہُ وَکَفٰی بِاللہِ وَکِیۡلًا یعنی مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی اور وہی میرا کارساز ہے۔[3]

دُرُودِ پاک

سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درود بھیجنے سے کیا مراد ہے؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درود بھیجنے سے مراد رحمت نازل فرمانا ہے۔[4]

سوال فرشتوں اور ہمارے درود بھیجنے سے کیا مراد ہے؟

جواب فرشتوں اور ہمارے درود بھیجنے کا مطلب دعائے رحمت کرنا ہے۔[5]

سوال مجلس میں ذکرِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہو تو دُرود کا کیا حکم ہے؟

جواب ہر جلسۂ ذکر میں درود پڑھنا واجب ہے خواہ خود نامِ اقدس لے یا کسی سے سنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیئے، اگر

---

1 . . . ترمذی، کتاب الدعوات باب مایقول اذا رای مبتلی، ۵/ ۲۷۲، حدیث: ۳۴۴۲۔

2 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا علا عقبۃ، ۴/ ۲۱۲، حدیث: ۶۳۸۴۔

3 . . . الروض الفائق، المجلس السابع والاربعون فی مناقب الصالحین، ص ۲۷۲۔

4 . . . شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۸۰۔

5 . . . شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۸۰۔

نامِ اَقدس لیا یا سُنا اور اُس وقت دُرود شریف نہ پڑھا تو اِس کے بدلے کا کسی دوسرے وقت میں پڑھ لے۔ (1)

سوال دعا کب زمین و آسمان کے درمیان معلّق رہتی ہے؟

جواب جب تک تاجدارِ دوجہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود نہ پڑھا جائے دعا زمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (لٹکی) رہتی ہے۔ (2)

سوال دن اور رات میں تین تین مرتبہ درودِ پاک پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حدیثِ پاک ہے: "جس نے میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے دن اور رات میں تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔" (3)

سوال امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس چیز کو اَہلِ سنّت کی علامت قرار دیا؟

جواب امام زین العابدین حضرت سَیِّدُنا ابوالحسن علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ارشاد فرمایا: رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود پڑھنا اہلِ سنّت کی علامت ہے۔ (4)

سوال روزِ جمعہ 80 بار دُرود شریف پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب جو شخص حضورِ اکرم، شَفیعِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جُمعہ کے دن 80 بار

---

1 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی وجوب الصلاۃ علیہ۔۔۔الخ، ۲/ ۲۷۸۔

2 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۸، حدیث: ۴۸۶۔

3 . . . معجم کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

4 . . . القول البدیع، الباب الاول، قول علی زین العابدین علامۃ۔۔۔الخ، ص ۱۳۱، رقم: ۵۔

دُرود شریف پڑھتا ہے اُس کے 80 برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[1]

سوال: کس درود شریف کے پڑھنے سے موت اور قبر میں داخل ہوتے وقت دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بشارت ہے؟

جواب: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔[2]

سوال: روزانہ کتنی مرتبہ درود پاک پڑھنے سے محتاجی دور ہوتی ہے؟

جواب: رحمتِ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر روزانہ 500 بار درود شریف پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔[3]

سوال: ”درودِ شفاعت“ کونسا ہے؟

جواب: پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے یہ کہا ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ“ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[4]

سوال: کیا منہ کی بدبو دور کرنے کا بھی کوئی وظیفہ ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ دُرودِ پاک ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاهِرِ“ موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں 11 مرتبہ پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی بدبو زائل

---

1 . . . جامع صغیر، ص ۳۲۰، حدیث: ۵۱۹۱۔

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ بتغیر قلیل۔

3 . . . مستطرف، الباب الرابع والثمانون فیما جاء فی فضل۔۔۔الخ، ۲/۵۰۸۔

4 . . . معجم کبیر، ۵/۲۵، حدیث: ۴۴۸۰۔

(یعنی دُور) ہو جائے گی۔[1]

سوال جب کان بجنے لگیں (یعنی ان میں سَنسَناہٹ یا جَھنجَھناہٹ ہو) تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان بجنے لگے تو وہ مجھ پر درود شریف پڑھے اور یہ کہے: ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں بھلائی کے ساتھ یاد کرے جنہوں نے مجھے (بھلائی کے ساتھ) یاد فرمایا[2]۔[3]

مُقَدَّس مَقَامَات

سوال خانۂ کعبہ کتنی بار تعمیر کیا گیا؟

جواب شارحِ بخاری علامہ احمد بن محمد قَسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: خانہ کعبہ کی تعمیر دس مرتبہ کی گئی۔[4]

سوال وہ کون سا پتھر ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں دو جگہ فرمایا گیا ہے؟

جواب تعمیرِ خانۂ کعبہ کے وقت جب دیواریں سر سے اونچی ہو گئیں تو حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر دیواروں کو مکمل فرمایا، آپ کا معجزہ تھا کہ پتھر موم کی طرح نرم ہو گیا اور قدموں کے نشان اس پر نقش ہو گئے

---

1 . . . فیضانِ سنت، ص۷ ۲۹۔

2 . . . وضاحت وشرح: کان بجنے کی وجہ یہ ہے کہ اُس وقت حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے امتی کو عالَمِ ارواح میں ملاء اعلیٰ میں بھلائی کے ساتھ یاد فرماتے ہیں، اسی لیے اُس وقت درود پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ (حاشیۃ علی القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ۔۔۔ الخ، الصلاۃ علیہ عند طنین الاذن، ص ۴۲۲)

3 . . . معجم اوسط، ۶/ ۴۰۵، حدیث: ۹۲۲۲۔

4 . . . ارشاد الساری، کتاب الحج، باب فضل مکۃ وبنیانہا، ۴/ ۱۰۳، تحت الحدیث: ۱۵۸۲۔

اور یوں اِس پتھر کی فضیلت و عظمت کو چار چاند لگ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دو جگہ اس کی عظمت کا خطبہ ارشاد فرمایا، اسے مقامِ ابراہیم کہتے ہیں۔(1)

سوال: کس خاتون نے رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مکانِ عالیشان کے پاس مسجد بنوائی تھی؟

جواب: خلیفہ ہارون رشید کی والدہ نے۔(2)

سوال: سَیِّدَتُنا خَدِیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مکانِ رحمت نشان کہاں واقع ہے؟

جواب: صد کروڑ افسوس! اب اِس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لیے یہاں ہموار فرش بنا دیا گیا ہے۔ مَروہ کی پہاڑی کے قریب واقع "بابُ المَروہ" سے نکل کر بائیں طرف (Left Side)۔(3)

سوال: غارِ حرا افضل ہے یا غارِ ثور؟

جواب: "غارِ حرا" غارِ ثور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثور نے تین دن تک سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چومے جبکہ غارِ حرا سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت بابرکت سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔(4)

سوال: قابیل نے سیدنا ہابیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہاں شہید کیا تھا؟

جواب: جَبَلِ ثور پر شہید کیا۔(5)

---

1 . . . خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ص ۴۲، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۷، ص ۱۲۶۔

2 . . . السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، باب مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱ / ۲۰۰۔

3 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۰۔

4 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۲۔

5 . . . تفسیر قرطبی، پ ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۳ / ۷۶۔

سوال محض زیارتِ روضۂ اَقدس کی نیت سے سفر مدینہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضورِ اَکرم، شفیعِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص بالقصد میری زیارت کو آیا وہ قیامت کے دِن میری محافظت میں رہے گا۔[1]

سوال دنیا کا سب سے افضل قبرِستان کون سا ہے؟

جواب مدینۂ منوّرہ کا قبرستان "جنّت البقیع" یہ مکہ مکرمہ کے قبرستان "جنّتُ المَعْلٰی" سے بھی افضل ہے کیونکہ یہاں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزارات زیادہ ہیں یا اِس لیے افضل ہے کہ یہ حضور امامُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَنور سے قریب ہے۔[2]

سوال جنّت البقیع میں کتنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام فرما ہیں؟

جواب تقریباً دس ہزار صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔[3]

سوال مکہ مکرمہ کے "محلّہ مَسفلہ" کو تاریخی حیثیت کیوں حاصل ہے؟

جواب کیونکہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام، حضراتِ صدیق و فاروق و حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اِسی محلۂ مبارکہ میں رہا کرتے تھے۔[4]

سوال "غارِ مُرسلات" کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب یہ وہ غار ہے جس میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سرِ مبارک غار کے اوپر کے پتھر سے مَس (Touch) ہوا تو وہ پتھر نرم ہو گیا اور

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/ ۴۸۸، حدیث: ۴۱۵۲۔

2 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ حرسھا اللہ تعالی، ۵/ ۶۳۰، تحت الحدیث: ۲۷۵۰۔

3 . . . شرح المواھب، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ۔۔۔الخ، ۱۲/ ۲۶۲ ماخوذا۔

4 . . . عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۳۔

وہاں سرِ پاک کا نشان بن گیا۔[1]

سوال "اُسطوانۂ عائشہ" کے پاس نماز پڑھنے کے متعلق حدیث میں کیا فرمایا گیا؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک جگہ (یعنی اسطوانۂ عائشہ) بہت زیادہ برکت والی ہے، اگر لوگوں کو علم ہو جائے تو انہیں وہاں نماز پڑھنے کے لیے ہجوم کی وجہ سے قُرعہ ڈالنا پڑے۔[2]

مُتبرَّک راتیں اور اَیَّام

سوال سب سے افضل رات کون سی ہے؟

جواب سب سے افضل رات حضور سرورِ دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی رات ہے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "بے شک سَرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ ولادت شبِ قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شبِ ولادتِ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہورِ ذاتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشرَّف ہو وہ اُس رات سے زِیادہ شَرَف و عزّت والی ہے جو ملائکہ کے نُزول کی بناء پر مشرَّف ہے۔[3]

سوال کونسی محفل کی برکت سال بھر تک گھر میں رہتی ہے؟

---

1. . . . عاشقان رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۷۔
2. . . . وفاء الوفا، الفصل السابع فی اساطین المسجد۔۔۔ الخ، اسطوان القرعۃ، ۱/ ۴۴۰۔
3. . . . ماثبت بالسنۃ، الباب الاول فی مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۰۰۔

جواب تفسیر روح البیان میں ہے کہ محفلِ میلاد شریف کی برکت سال بھر تک گھر میں رہتی ہے۔[1]

سوال حضور تاجدارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کو کیا جزا دی جائے گی؟

جواب حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کی جزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں فضل و کرم سے جنّٰتُ النَّعِیم میں داخل فرمائے گا۔[2]

سوال رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے اسلام میں کس دن کا روزہ فرض تھا؟

جواب اسلام میں پہلے عاشورہ یعنی 10 مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ فرض تھا پھر رمضان شریف کے روزوں سے اس روزے کی فَرضِیَّت منسوخ ہوگئی۔[3]

سوال رمضان المبارک کے بعد کس مہینے کا روزہ سب سے افضل ہے؟

جواب حضور سرورِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد صَلٰوۃُ اللَّیل یعنی رات کے نوافل افضل ہیں۔[4]

سوال شبِ معراج میں نیک عمل کرنے والوں کو کتنا ثواب ملتا ہے؟

---

1 ... روح البیان، پ ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۲۹، ۹/۵۷۔

2 ... ما ثبت بالسنۃ، الباب الاول فی مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۰۲۔

3 ... مرآۃ المناجیح، ۳/۱۸۰۔

4 ... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۵۔

جواب رجب کی ستائیسویں رات کو نیک عمل کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔[1]

سوال حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس دن مبعوث فرمایا گیا؟

جواب حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رجَب میں ایک دن اور رات ہے جو اُس دن روزہ رکھے اور رات کو قِیام (یعنی عبادت) کرے تو گویا اُس نے سو سال کے روزے رکھے اور یہ رَجَب کی ستائیس تاریخ ہے۔ اِسی دن (حضرت) محمّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مبُعُوث فرمایا۔[2]

سوال شبِ بَراءَت میں عبادت کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں ان کو عذابِ الٰہی سے چھٹکارا یعنی رہائی ملتی ہے، عربی میں براءت کے معنٰی رہائی اور چھٹکارا ہیں۔[3]

سوال کونسی پانچ راتوں میں شب بیداری کرنے پر جنّت واجب کر دی جاتی ہے؟

جواب (1) ذُوالحجّہ شریف کی آٹھویں (2) نویں اور (3) دسویں رات (4) عیدُ الفِطر کی رات (5) شعبانُ المُعَظَّم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءت)۔[4]

سوال ''لَیْلَۃُ الجَائِزَۃ'' کس رات کو کہا جاتا ہے؟

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص شھر رجب بالذکر، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۲۔

2 . . . شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص شھر رجب بالذکر، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۱۔

3 . . . اسلامی زندگی، ص۷۵۔

4 . . . مسند الفردوس، ۳/ ۶۲۰، حدیث: ۵۹۳۷۔

الترغیب والترھیب، کتاب العیدین والاضحیہ، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، ۲/ ۹۸، حدیث: ۲۔

جواب عید الفطر کی رات کو ”لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ یعنی انعام والی رات“ کہا جاتا ہے۔[1]

سوال شبِ قدر کو ”برکت والی رات“ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب اس لئے کہ اس میں قرآنِ پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور دعائیں (خصوصیّت کے ساتھ) قبول کی جاتی ہیں۔[2]

سوال فرشتے شبِ قدر میں کن مسلمانوں کو سلام کرتے ہیں؟

جواب ہر اُس مرد و عورت کو سلام کرتے ہیں جو اس رات عبادت میں مشغول ہو۔[3]

دِیْنِ اِسْلَام

سوال دِینِ حق کی پہچان بیان کیجئے؟

جواب سچے دِین کی پہچان یہ ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حَقَّانِیَتِ اسلام کی دلیل یہ دی کہ وہ ملتِ ابراہیمی ہے۔[4]

سوال دِینِ اسلام پر ثابت قدمی کے چند اسباب بتائیے؟

جواب (1) علمِ دِین حاصل کرنا (2) کثرت سے مسجد میں حاضر ہونا (3) زبان کی حفاظت کرنا (4) کفر اور گناہوں سے بچنا (5) کافروں، بدمذہبوں اور فاسق و فاجر لوگوں سے تعلقات نہ رکھنا (6) نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچنا

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل فی لیلة القدر، ۳/ ۳۳۶، حدیث: ۳۶۹۵۔

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۲۵، الدخان، تحت الآیۃ: ۳، ۹/ ۱۷۸۔

3 . . . تفسیر خازن، پ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۴، ۴/ ۳۹۷۔

4 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۳۰، ۱/ ۲۱۱۔

(7) مصائِب و آلام اور اللہ تعالٰی کی طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر کرنا (8) اللہ تعالٰی کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (9) لمبی امیدیں نہ رکھنا اور (10) دنیا میں زہد و قناعت اختیار کرنا وغیرہ۔[1]

سوال: دِینِ اسلام کے عادِلانہ نظام کی کوئی مثال بیان فرمایئے؟

جواب: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زِرَہ (جنگ میں پہنی جانے والی لوہے کی جالی دار قمیص) گم ہو گئی، بعد میں وہ ایک یہودی کے پاس ملی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ زِرہ میری ہے، یہودی نے انکار کیا، معاملہ حضرت قاضی شُرَیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عدالت میں پہنچا۔ انہوں نے فریقین کا مؤقّف سننے کے بعد امیر المؤمنین سے دلیل طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا: میرا غلام قنبر اور بیٹا حسن دونوں اس بات کے گواہ ہیں۔ قاضی صاحب نے کہا: بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں درست نہیں۔ یہ سن کر یہودی کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ ہی مجھے عدالت لائے اور قاضی صاحب نے آپ ہی کے خلاف فیصلہ کر دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہی مذہب حق ہے اور یہ زِرہ آپ ہی کی ہے اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے خوش ہو کر وہ زِرہ اور ایک گھوڑا اُسے تحفے میں دے دیا۔[2]

سوال: دِینِ اسلام نے بیٹیوں اور بہنوں کے کیا حقوق بیان کیے ہیں؟

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۱۲، ۴/ ۵۰۵۔

2 . . . الکامل فی التاریخ، سنۃ اربعین، ذکر بعض سیرتہ، ۳/ ۲۶۵ ماخوذاً۔

حلیۃ الاولیاء، شریح بن الحارث الکندی، ۴/ ۱۵۱، رقم: ۵۰۸۵ ماخوذاً۔

جواب حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کی بیٹی ہو تو وہ اسے زندہ درگور نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔[1] اور ایک حدیث پاک میں ہے: جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔[2]

سوال اسلام میں صفائی ستھرائی کو کیا اہمیّت حاصل ہے؟

جواب دِینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزت و رفعت عطا کی وہیں ظاہری طہارت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیّت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذِبِ نظر رکھنے کی دِینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔[3] حضور تاجدارِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔[4]

---

1 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، ۴/۴۳۵، حدیث: ۵۱۴۶۔

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی النفقة علی البنات والاخوات، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳۔

3 ۔۔۔ تفسیر صراط الجنان، پ ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۸، ۴/ ۲۴۰۔

4 ۔۔۔ مستدرک حاکم، کتاب اللباس، باب حدیث مناظرۃ ابن عباس مع الحروریۃ، ۵/۲۵۸، حدیث ۷۴۴۹۔

سوال تَعَصُّب کے متعلق دینِ اسلام کا کیا نظریہ ہے؟

جواب اسلام میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ آدمی اپنی قوم یا خاندان کی ہر معاملے میں تائید کرے اگرچہ وہ باطل پر ہوں بلکہ حق کی اِتّباع کرنا ضروری ہے۔ اس میں رنگ و نسل، قوم و علاقہ، ملک و صوبہ، زبان و ثقافت کے ہر قسم کے تعصب کا رد ہے۔ کثیر احادیث میں بھی تعصب کا شدید رد کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو بلا وجہ جنگ کرے یا تعصب کی جانب بلائے یا تعصب کی وجہ سے غصہ کرے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“[1]

سوال دینِ اسلام میں حُقُوقُ العِباد کو کیا اَہمِیّت حاصل ہے؟

جواب دینِ اسلام میں حُقُوقُ العِباد کی بہت زیادہ اہمیّت ہے، بلکہ احادیث میں یہاں تک ہے کہ حُقُوقُ اللہ پورے کرنے کے باوجود بہت سے لوگ حقوق العباد میں کمی کی وجہ سے جہنم کے مستحق ہوں گے۔[2]

سوال والدین کے ساتھ سُلُوک کے متعلق اسلام نے ہمیں کیا درس دیا؟

جواب دینِ اسلام میں والدین کی خدمت کرنے اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کو ایک خاص اہمیت دی گئی ہے اور اس سے متعلق مسلمانوں کو خصوصی احکامات دیئے گئے ہیں حتی کہ کافر والدین کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنے،

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العصبیۃ، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۳۹۴۸۔
تفسیر صراط الجنان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۲/ ۲۹۵ ملتقطاً۔

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۸۳، ۱/ ۱۵۳۔

ان کی خدمت کرنے، ان کی طرف سے پہنچنے والی سختیوں اور نازیبا باتوں پر برداشت کا مظاہرہ کرنے اور ان پر احسان کرنے کی تعلیم دی گئی ہے، یہ دینِ اسلام ہی کا عظیم کارنامہ ہے جس نے والدین کے ماں باپ ہونے کے حق کو پورا کرنے کا حکم دیا اور انہیں اَذِیّت و تکلیف پہنچانے سے منع کیا۔[1]

سوال: پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لیے دین اسلام کا کیا کردار رہا ہے؟

جواب: دینِ اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لئے نیز جو چیزیں اِس راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں، انہیں ختم کرنے کے لئے انتہائی اَحسن اور مُؤثر اِقدامات کئے ہیں۔ فحاشی، عُریانی اور بے حیائی پاکیزہ معاشرے کے لئے زہرِ قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں، دینِ اسلام نے جہاں ان چیزوں کو ختم کرنے پر زور دیا وہیں ان ذرائع اور اسباب کو ختم کرنے کی طرف بھی توجہ کی جن سے فحاشی، عُریانی اور بے حیائی پھیل سکتی ہے، جیسے عورتوں کا نرم و نازک لہجے میں بات کرنا اس لئے اسلام نے اس ذریعے کو ہی بند کرنے کا فرما دیا تاکہ معاشرہ پاکیزہ رہے اور اس کی بُنیادیں مضبوط ہوں۔[2]

سوال: اسلام نے عورتوں کی عِصمت کے تحفظ کے لیے کیا احکامات دیئے ہیں؟

جواب: دینِ اسلام میں چونکہ عورت کی عصمت کی اہمیّت اور قدر انتہائی زیادہ ہے اس لئے اس کی حفاظت کا بھی بھرپور اہتمام کیا گیا ہے مثلاً عورتوں نیز مردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، عورتوں سے فرمایا کہ اپنی چادروں کا

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ:۱۵، ۷ / ۴۹۲۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ:۳۲، ۸ / ۱۷۔

ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رکھیں، اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں نیز دورِ جاہلیت میں جیسی بے پردگی ہوا کرتی تھی ویسی بے پردگی نہ کریں، زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے، غیر مردوں کو اپنی زینت نہ دکھائیں، اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں، غیر مرد سے کوئی بات کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو نرم و نازُک لہجے اور انداز میں بات نہ کریں وغیرہ۔ (پھر یہ اعلان فرمایا گیا کہ) انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر بدکاری کا بُہتان لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے قیامت کے دن بڑا عذاب ہے۔[1]

سوال دینِ اسلام میں انسان کی عزت و حُرمَت کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب دینِ اسلام کی نظر میں ایک انسان کی عزّت و حُرمت کی قدر بہت زیادہ ہے اور اگر وہ انسان مسلمان بھی ہو تو اس کی عزت و حرمت کی قدر اسلام کی نظر میں مزید بڑھ جاتی ہے، اسی لئے دِینِ اسلام نے اُن تمام اَفعال سے بچنے کا حکم دیا ہے جن سے کسی انسان کی عزت و حرمت پامال ہوتی ہو، اُن افعال میں سے ایک فعل کسی کے عیب تلاش کرنا اور اسے دوسروں کے سامنے بیان کر دینا ہے جس کا انسانوں کی عزت و حرمت ختم کرنے میں بہت بڑا کردار ہے، اس وجہ سے جہاں اس شخص کو ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کا عیب لوگوں کے سامنے ظاہر ہو جائے وہیں وہ شخص بھی لوگوں کی نفرت اور ملامت کا سامنا کرتا ہے جو عیب تلاش کرنے اور انہیں ظاہر کرنے میں لگا رہتا ہے،

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۸/ ۲۴۔

یوں عیب تلاش کرنے والے اور جس کا عیب بیان کیا جائے، دونوں کی عزت و حرمت چلی جاتی ہے، اس لئے دینِ اسلام نے عیبوں کی تلاش میں رہنے اور انہیں لوگوں کے سامنے شرعی اجازت کے بغیر بیان کرنے سے منع کیا اور اس سے باز نہ آنے والوں کو سخت وعیدیں سنائیں تاکہ ان وعیدوں سے ڈر کر لوگ اس بُرے فعل سے باز آجائیں اور سب کی عزت و حرمت کی حفاظت ہو۔[1]

سوال: جانوروں کے حقوق کے متعلق دینِ اسلام نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے؟

جواب: کثیر احادیث میں جانوروں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے، ان کے لئے آسانی کرنے اور ان کے دانہ پانی کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ حضرت سہل بن حَنْظَلِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور تاجدارِ ختمِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک ایسے اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پیٹھ پیٹ سے مل گئی تھی تو ارشاد فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، ان پر اچھی طرح سوار ہوا کرو اور انہیں اچھی طرح کھلایا کرو۔[2] اور حضرت مُسَیِّب بن دارِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شُتربان کو مارا اور اس سے فرمایا: تم نے اپنے اونٹ پر اس کی طاقت سے زیادہ سامان کیوں لادا ہے؟[3]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/۴۳۸۔

2 ... ابوداود، کتاب الجهاد، باب مایؤمر به من القیام علی الدواب والبهائم، ۳/۳۲، حدیث: ۲۵۴۸۔

3 ... طبقات ابن سعد، رقم ۳۰۰۵، المسیب بن دارم، ۷/۹۱۔

اَولاد اور اُن کے حُقُوق

سوال والد کی جانب سے بچے کے لئے پہلا تحفہ کیا ہے؟

جواب سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔“[1]

سوال بچے کی پیدائش کے کتنے دن بعد نام رکھنا چاہئے؟

جواب ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے۔[2] لیکن اگر اس سے پہلے رکھا تو بھی جائز ہے۔

سوال بچوں کے نام کن کے ناموں پر رکھنے کا فرمایا گیا ہے؟

جواب حضور نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حضراتِ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔[3]

سوال روزِ محشر کونسا بچہ اپنے والدین کی شفاعت نہیں کرپائے گا؟

جواب جس بچے نے عقیقہ کا وقت پایا یعنی سات دن کا ہوگیا اور بِلا عُذر باوَصفِ اِستِطاعَت (یعنی باپ نے استطاعت ہونے کے باوجود بھی) اس کا عقیقہ نہ کیا اس کے لئے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفَاعَت نہ کرنے پائے گا۔[4]

سوال عَقیقہ کیا ہے اور اس کا کیا حکم ہے؟

---

1 . . . جمع الجوامع، ۳/ ۲۸۵، حدیث: ۸۸۷۵۔

2 . . . ترمذی، کتاب الاضاحی، باب من العقیقة، ۳/ ۱۷۷، حدیث: ۱۵۲۷۔

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰۔

4 . . . فتاوی رضویہ، ۲۰/ ۵۹۶۔

جواب: بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مُستَحب ہے۔[1]

سوال: بچے کا عقیقہ کون سے دن کیا جائے؟

جواب: عقیقہ ساتویں دن افضل ہے۔ نہ ہو سکے تو چودھویں، ورنہ اکیسویں، ورنہ زندگی بھر میں جب کبھی ہو۔[2]

سوال: کیا قُربانی کی گائے میں عقیقہ کا حصہ رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں قربانی کی گائے میں بھی عقیقہ کا حصہ رکھا جا سکتا ہے۔[3]

سوال: بچوں کے ساتھ والدین کا کیسا برتاؤ ہونا چاہیے؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) خدا کی ان امانتوں کے ساتھ مہر ولُطف (شفقت ومحبت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لِپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ (2) ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِل جُوئی، دل داری، رعایت ومُحافظت ہر وقت حتی کہ نماز وخطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ (3) نیا میوہ، نیا پھل پہلے انہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں نئے کو نیا مناسب ہے۔ (4) کبھی کبھی حَسْبِ مقدور (حسبِ استطاعت) انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز کہ شرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ (5) سفر سے آئے تو ان کے لیے کچھ

1... بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۵۵۔

2... فتاوی رضویہ، ۲۰/ ۵۸۶۔

3... عقیقے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۱۔

تحفہ ضرور لائے (6) اولاد کے ساتھ تنہا خوری نہ برتے (اولاد کو چھوڑ کر اکیلے نہ کھائے) بلکہ جس اچھی چیز کو ان کا جی چاہے انہیں دے کر ان کے طفیل میں آپ بھی کھائے، زیادہ نہ ہو تو انہیں کو کھلائے۔[1]

سوال حدیثِ پاک میں اولاد کے درمیان عدل کے متعلق کیا ارشاد ہوا ہے؟

جواب رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عطیہ میں اپنی اولاد کے درمیان عَدل کرو، جس طرح تم خود یہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے ساتھ احسان و مہربانی میں عَدل کریں۔ نیز ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عَدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے میں۔[2]

سوال اپنی اولاد کو بوسہ نہ دینے والے اعرابی سے کیا فرمایا گیا؟

جواب ایک اَعرابی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے۔ حضور رحمتِ دوجہان، مالک کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں۔[3]

سوال خاص بیٹی کے حقوق میں سے کچھ حقوق بیان کیجئے؟

جواب مجددِ اعظم امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (1) اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ الٰہیہ جانے۔ (2) اسے سِیْنَا پِرونا کاتْنا (سلائی،

---

1 . . . اولاد کے حقوق، ص۱۹تا۲۰ ماخوذاً۔

2 . . . دارقطنی، کتاب البیوع، ۳/ ۵۱، حدیث: ۲۹۴۴، کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الرابع فی حقوق وآداب متفرقۃ، ۱۶/۱۸۵، حدیث: ۴۵۳۴۲، نوادر الاصول، الاصل الثانی والستون والمائتان، ۲/ ۱۰۹۱، حدیث: ۱۴۰۷۔

3 . . . بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، ۴/ ۱۰۰، حدیث: ۵۹۹۸۔

کڑھائی) کھانا پکانا سکھائے۔(3)"سورۂ نور" کی تعلیم دے۔(4) بیٹیوں سے زیادہ دلجوئی وخاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا (چھوٹا) ہوتا ہے۔(5) دینے میں انہیں اور بیٹوں کو کانٹے کی تول برابر رکھے (یعنی دونوں کو دیتے وقت مکمل عدل وانصاف کرے)۔(6) جو چیز دے پہلے انہیں دے کر بیٹوں کو دے۔[1]

سوال بیٹیوں پر شفقتِ نبوی کیسی تھی؟

جواب حضرت سیّدتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجّہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چُومتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔[2]

سوال بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے پر کیا خوشخبری دی گئی ہے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے خدا تعالٰی نے لڑکیاں دی ہوں، اگر وہ ان کے ساتھ اِحسان کرے تو وہ جہنّم کی آگ سے اس کے لیے روک ہو جائیں گی۔[3]

---

1 ۔۔۔ اولاد کے حقوق، ص۲۷ ماخوذاً۔

2 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴، حدیث: ۵۲۱۷۔

3 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات، ص۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۳۔

پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کے حُقُوق

سوال حدیثِ پاک میں پڑوسی کسے فرمایا گیا ہے؟

جواب حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مسجد کے دروازے پر جاکر یہ اِعلان کیا جائے کہ "سن لو40گھر پڑوس میں داخل ہیں۔"[1] (حدیث شریف کے راوی) حضرت سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: 40 گھر دائیں، 40 بائیں، 40 آگے اور 40 گھر پیچھے، اس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چاروں جانب اشارہ فرمایا۔[2]

سوال سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب مُعلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب محتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عِیادَت کرو اور جب اسے بھلائی پہنچے تو مبارک باد دو اور جب مصیبت پہنچے تو تَعزِیَت کرو اور مر جائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی کی خوشبو سے اس کو ایذا نہ دو مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور پھل خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے پھل لے کر باہر نہ

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۹/ ۷۳، حدیث: ۱۴۳۔

2 . . . احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ۔۔۔الخ، الباب الثالث فی حق المسلم۔۔۔الخ، ۲/ ۲۶۶۔

نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا۔ تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مکمل طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مہربانی ہے۔[1]

سوال پڑوسیوں کو تکلیف دینے پر حدیثِ پاک میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب حضور سرورِ کونین، شہنشاہِ دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ مومن نہیں! خدا کی قسم وہ مومن نہیں! خدا کی قسم وہ مومن نہیں! عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کی ایذا رسانی سے اُس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔[2]

سوال آدمی کے نیک یا بُرا ہونے کا پتہ کن لوگوں سے چلتا ہے؟

جواب اس آدمی کے پڑوسیوں سے۔ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے کرکے میں جنّت میں داخل ہو جاؤں۔ حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نیک بن جاؤ۔ عرض کی: مجھے اپنے نیک ہونے کا کیسے پتہ چلے گا؟ ارشاد فرمایا: اپنے پڑوسیوں سے پوچھو اگر وہ تمہیں نیک کہیں تو تم نیک ہو اور اگر وہ بُرا کہیں تو تم بُرے ہو۔[3]

سوال نیک لوگوں کے پڑوس میں رہنے کے کیا فائدے ہیں؟

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، ۷/ ۸۳، حدیث: ۹۵۶۰۔

2 . . . بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لایامن جارہ بوائقہ، ۴/ ۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶۔

3 . . . شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، ۷/ ۸۵، حدیث: ۹۵۶۷۔

جواب حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا اور مصیبت دور فرمادیتا ہے۔[1]

سوال پڑوسیوں کی کتنی اقسام ہیں اور کس کے کتنے حقوق ہیں؟

جواب پڑوسی تین طرح کے ہیں: (1) مسلمان رشتہ دار، اس کے تین حقوق ہیں: پڑوس کا حق، اسلام کا حق اور رشتہ داری کا حق (2) مسلمان پڑوسی، اس کے پہلے دو حقوق ہیں اور (3) کافر پڑوسی، اس کا صرف پہلا حق ہے۔[2]

سوال حدیثِ پاک میں کن لوگوں کو ایک عمارت کی طرح کہا گیا ہے؟

جواب حضور معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا یعنی مومن مومن کے لئے عمارت کی مثل ہے، جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط رکھتا ہے۔[3]

سوال مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے والوں کو جہنم میں کس طرح کا عذاب دیا جائے گا؟

جواب حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جہنمیوں پر ایک قسم کی خارش مُسلَّط کر دی جائے گی، جس کی وجہ سے وہ اپنے بدنوں کو کھجائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی تو ندا کی جائے گی: اے فلاں! کیا تجھے اس کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو منادی کہے گا: یہ

---

1 . . . معجم اوسط، ۳/ ۱۲۹، حدیث: ۴۰۸۰۔

2 . . . شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، ۷/ ۸۳، حدیث: ۹۵۶۰۔

3 . . . بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب نصر المظلوم، ۲/ ۱۲۷، حدیث: ۲۴۴۶۔

اُس کا بدلہ ہے جو تم مسلمانوں کو تکلیف دیتے تھے۔[1]

سوال رعایا اور مسلمانوں کے حُقوق غَصب کرنے والے کے لئے کیا وعید ہے؟

جواب حضور تاجدارِ ختمِ نَبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو جس وَالی کی رِعایا بنایا جائے، پھر وہ والی ایسی حالت میں مرے کہ اس نے مسلمانوں کے حُقوق غَصب کئے ہوں تو اللہ تعالٰی اس پر جنّت حرام فرما دیتا ہے۔[2] اور ایک روایت میں ہے: جس شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی رعایا کا حکمران بنائے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔[3]

سوال اسلام زمانۂ کفر کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے مگر وہ کونسی چیز ہے جو نہیں مٹتی؟

جواب نو مسلم نے کفر کے زمانہ میں بندوں کے جو حُقُوق تلف کئے ہوں گے وہ اسے بہر حال ادا کرنے ہوں گے جیسا کہ زمانۂ کفر کے قرض وغیرہ ایمان لانے سے معاف نہیں ہوں گے۔[4]

سوال مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔[5] اور ایک روایت میں

---

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب آداب الالفۃ۔۔۔الخ، الباب الثالث فی حق المسلم۔۔۔الخ، ۲/ ۲۴۲۔

2 . . . بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۷۱۵۱۔

3 . . . بخاری، کتاب الاحکام، باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۷۱۵۰۔

4 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۲۶، محمد، تحت الآیۃ: ۲، ۹/ ۲۹۳ ماخوذاً۔

5 . . . ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن ودفع الحدود بالشبہات، ۳/ ۲۱۸، حدیث: ۲۵۴۴۔

یوں ہے کہ جو کسی کا خُفْیَہ عیب دیکھے پھر اسے چُھپالے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو زندہ در گور کی گئی بچی کو زندہ کرے۔[1]

سوال کس وقت پردہ پوشی نہ کرنا لازم ہے؟

جواب کسی شخص کا ایسا فعل یا قول جس کا ظاہر کرنا اسے ناپسند ہو اگر وہ خلافِ شریعت ہے اور اس کا تعلق بندوں کے حُقُوق سے ہو نیز اس میں کسی شخص کا نقصان ہو۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کی غیر موجودگی میں اسے زدوکوب یا قید کرنے یا اس کا مال لینے کا ارادہ ظاہر کیا یا پھر اس پر کوئی حکمِ شَرعی مُرتّب ہوتا ہو مثلاً ایک شخص کی موجودگی میں دوسرے شخص نے کسی کو قتل کیا جس پر قصاص کا حکم مُرتّب ہوتا ہے یا پھر اس کی موجودگی میں کسی کا مال ضائع کیا جس پر تاوان کا حکم لگتا ہے تو اس شخص پر (حَتَّی الْمقدور) لازِم ہے کہ حاکم کو اس بات کی اطلاع دے اور ضرورت پڑنے پر اس معاملے کی گواہی دے۔[2]

عِلْم وعُلَمَاء

سوال طَلَبِ علم کے دوران موت آجانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا عبدُ الله بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے علم حاصل کرتے ہوئے موت آگئی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور حضرات انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے درمیان صرف درجۂ نُبُوَّت کا

---

1. . . . مسند امام احمد، حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی، ۶/ ۱۴۷، حدیث ۱۷۴۵۲۔
2. . . . حدیقۃ ندیۃ، المبحث الاول من المباحث الستۃ۔۔۔الخ، النوع الثامن عشر۔۔۔الخ، ۲/ ۲۶۳۔

فرق ہو گا[1]۔[2]

سوال کیا سائنسی اور جُغرافیائی عُلوم کا حُصُول بھی ثواب کا باعث بن سکتا ہے؟

جواب جی ہاں! علمِ جغرافیہ اور سائنس حاصل کرنا بھی ثواب ہے جبکہ اچھی نیت ہو جیسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم حاصل کرنے کے لیے، لیکن یہ شرط ہے کہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہو۔[3]

سوال حدیثِ مبارکہ میں علم اُٹھ جانے کی کیفیت کیا بیان فرمائی گئی ہے؟

جواب حضور نبیٔ غیب دان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کرلے، بلکہ علم کا قبض کرنا علما کے قبض کرنے سے ہو گا، جب عالم باقی نہ رہیں گے جاہلوں کو لوگ سردار بنالیں گے، وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔[4]

سوال حدیثِ مبارکہ میں کس چیز کو علم کی آفت قرار دیا گیا ہے؟

جواب حضور معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت نِسیان (یعنی بھول جانا) ہے اور نااہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع

---

1. ...یعنی مرتبۂ نبوت اور اس سے جو کمالات متعلق ہیں ان کے علاوہ ہر مرتبہ اور کمال اُسے حاصل ہو گا۔ (خطبات محرم، ص ۲۴، ماخوذاً)
2. ...معجم اوسط، ۶/ ۴۷۵، حدیث: ۹۴۵۴۔
3. ...تفسیر صراط الجنان، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۹۰، ۲/ ۱۲۰۔
4. ...بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/ ۵۴، حدیث: ۱۰۰۔

کرنا ہے۔[1]

سوال کس طرح کے شخص کی صحبت اختیار کرنی چاہیے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارشاد ہے: ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کی صورت دیکھ کر تمہیں خُدا یاد آئے، جن کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کا شوق دلائے۔[2]

سوال سَیِّدُنا حکیم لقمان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹے کو علما کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا لقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے بیٹے کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ بیٹا! علما کی صحبت میں بیٹھا کرو، اپنے زانو ان کے زانو سے ملا دو کیونکہ الله عَزَّوَجَلَّ نورِ حکمت سے دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے زمین کو مسلسل بارِش سے۔[3]

سوال رَاسِخُ فِی الْعِلْم (علم میں پختگی رکھنے والے) سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب رَاسِخُ فِی الْعِلْم وہ عالم ہے جس کا علم اُس کے دل میں اتر گیا ہو جیسے مضبوط درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین میں جگہ پکڑ چکی ہوں، اس سے مراد خوش عقیدہ اور با عمل علماء ہیں۔[4]

---

1 . . . دارمی، المقدمۃ، باب مذاکرۃ العلم، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۶۲۴۔

2 . . . جامع بیان العلم وفضلہ، جامع فی آداب العالم والمتعلم، ص ۱۷۲، رقم: ۵۶۷۔

3 . . . موطا الامام مالک، کتاب العلم، باب ماجاء فی طلب العلم، ۲/ ۴۷۸، حدیث: ۱۹۴۰۔

4 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۶، النساء، تحت الآیۃ: ۱۶۲، ۲/ ۳۵۷۔

سوال: عالمِ دِین کا دو رکعت پڑھنا کیا فضیلت رکھتا ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے مروی ہے کہ عالِم کی دو رکعت غیرِ عالِم کی 70 رکعتوں سے افضل ہیں۔[1]

سوال: عالِمِ باعمل کا ثواب اور بے عمل عالم کا عذاب دوسروں سے زیادہ کیوں ہے؟

جواب: عالِمِ باعمل کا ثواب دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ باعمل عالم خود بھی نیک ہے اور وہ دوسروں کو بھی نیک بنا دیتا ہے۔ بے دِین یا بے عمل عالِم کا عذاب بھی دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کُن بھی اور اُس کی بد عملی دوسروں کو بھی بد عمل بنا دے گی۔[2]

سوال: نااہلوں کو علم سکھانا کیسا ہے اور نااہل کسے کہتے ہیں؟

جواب: نااہلوں کو پڑھانا علم کو ضائع کرنا ہے اور اہل کو نہ پڑھانا ظلم و جور ہے۔[3] نااہل سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی نسبت معلوم ہے کہ علم کے حُقُوق کو محفوظ نہ رکھ سکیں گے، پڑھ کر چھوڑ دیں گے، جاہلوں کے سے افعال کریں گے یا لوگوں کو گمراہ کریں گے یا علما کو بدنام کریں گے۔[4]

سوال: طَلَبِ دنیا کے لیے علم حاصل کرنے کی کیا وعید ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے رضائے الٰہی کا ذریعہ بننے والا علم دنیا حاصل

---

1. . . جامع صغیر، ص ۲۷۴، حدیث: ۴۴۷۶۔
2. . . تفسیر صراط الجنان، پ ۶، النساء، تحت الآیۃ: ۱۶۲، ۲ / ۳۵۷ ماخوذاً۔
3. . . فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵ / ۳۷۹۔
4. . . بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳ / ۶۲۸۔

کرنے کے لئے سیکھا وہ قیامت کے دن جنّت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔[1]

سوال علمائے کرام سے مقابلے یا جاہلوں سے جھگڑے کے لیے علم سیکھنا کیسا؟

جواب حضرت سَیِّدُنا کَعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے مَروی ہے کہ حضور تاجدارِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اس لیے علم طلب کرے تاکہ علماء کا مقابلہ کرے یا جاہلوں سے جھگڑے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کرے تو اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دوزخ میں داخل کرے گا۔[2]

بَیعت وطَرِیقت

سوال تَصَوُّرِ شیخ سے متعلّق کوئی حدیث بتایئے؟

جواب ترمذی شریف میں حضرت حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کی روایت موجود ہے کہ انہوں نے اپنے ماموں ہند بن اَبُو ہالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ سے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حلیہ مبارکہ پوچھا تاکہ وہ اپنے ذہن میں محفوظ کر سکیں۔[3]

سوال پیر اُمورِ آخرت کے لیے بنایا جاتا ہے یا دنیاوی مشکلات حل کروانے کے لیے؟

جواب پیر ہرگز دنیاوی مشکلات حل کروانے کے لیے نہیں بنایا جاتا بلکہ حقیقت میں پیر امورِ آخرت کے لیے بنایا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ضمناً ان سے دُنیوی بَرَکتیں، مثلاً بیمار کو شفاء یا مشکلوں کا حل ہونا بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔[4]

---

1 ... ابوداود، کتاب العلم، باب فی طلب العلم لغیر اللہ، ۳/ ۴۵۱، حدیث: ۳۶۶۴۔

2 ... ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی من یطلب بعلمه الدنیا، ۴/ ۲۹۷، حدیث: ۲۶۶۳۔

3 ... ترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ۵/ ۵۰۳، حدیث: ۸۔

4 ... آداب مرشد کامل، ص۱۷۷ ماخوذاً۔

سوال راہِ طَرِیقت میں بارگاہِ الٰہی سے دُھتکارے جانے کی کیا علامت ہے؟

جواب حضرت شیخ عبد الرحمٰن جیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے نفس کو اپنے مُرشِد اور اپنے پیر بھائیوں کی محبت سے رُوگردانی کرنے والا پائے تو اسے جاننا چاہیئے کہ اب اس کو اللہ تعالٰی کے دروازے سے دُھتکارا جارہا ہے۔[1]

سوال تارِکِ سنّت پیر کے متعلق شیخ احمد زَرُّوق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا فرمایا؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پیر سنّت کو نہ اپنا سکا اُس کا اِتّباع دُرُست نہیں، خواہ وہ (بظاہر) ہزار کرامتیں دکھائے (وہ سب اِستِدراج یعنی دھوکا ہے)۔[2]

سوال عَارِف بِاللہ سیِّد عَبْدُ الْوَاحِد بلگرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سَبْعَ سَنَابِل میں بزرگوں کے ذکر کے حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا ذکر سچے مریدوں کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان کے واقعات مُرِیدِین کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔[3]

سوال پیر و مُرشِد سے محبّت کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب حضرت عَبْدُ الْعَزِیز دَبَّاغ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: مُرید پیر کی محبّت سے کامل نہیں ہوتا کیونکہ مُرشِد تو سب مریدوں پر یکساں شفقت فرماتے ہیں، یہ مُرید کی مُرشِد سے محبّت ہوتی ہے جو اسے کامِل کے درجے پر پہنچا دیتی ہے۔[4]

---

1 . . . الأنوار القدسية في معرفة قواعد الصوفية، ص٢٦، الجزء الثاني۔

2 . . . حقائق عن التصوف، الباب الخامس، التحذير من الفصل . . . الخ، ص ٢٤٢۔

3 . . . آدابِ مرشد کامل، ص ۱۴۰۔

4 . . . الابريز، الباب الخامس في ذكر التشايخ والارادة، محبة المريد هي الجاذبة، ٢/٧٧۔

سوال مُرید کے رازوں سے پیر کی واقفیت کے متعلق حضرت سیّد علی بن وفا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کیا فرمایا؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس مُرید نے یہ گمان کیا کہ اس کا شیخ اس کے رازوں سے واقِف نہیں ہے تو وہ مرید اپنے شیخ سے بہت دور ہے اگرچہ دن رات مُرشِد کے ساتھ بیٹھا ہو۔[1]

سوال بوقتِ نزع امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب اُس وقت شیطان نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر دلیل طلب کی، آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں مگر شیطان نے ایک ایک کرکے سب توڑ دیں، آپ کے پیر حضرت نجمُ الدِّین کُبریٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہیں دور دراز مقام پر وُضو فرمارہے تھے وہیں سے انہوں نے آواز دی: کہہ کیوں نہیں دیتا کہ "میں نے خدا کو بے دلیل ایک مانا۔"[2]

سوال کتاب "آدابِ سالکین" میں فنا کے کتنے اور کونسے درجے بیان کیے گئے ہیں؟

جواب اعلیٰ حضرت کے دادا مُرشِد حضرت سیّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا "آدابِ سالکین" میں فرماتے ہیں: فنا کے تین درجے ہیں: (1) فَنَافِی الشَّیْخ (2) فَنَافِی الرَّسُول (3) فَنَافِی اللہ۔[3]

سوال شجرۂ قادریہ عطاریہ میں کتنے "اوراد و وظائف" اور کتنے مشائخ کرام کا تذکرہ ہے؟

---

1 . . . الانوار القدسیۃ فی معرفۃ قواعد الصوفیۃ، الباب الاول، آداب المرید، ص ۳۳، الجزء الثانی۔

2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۳ ملخصاً۔

3 . . . احوال و آثار شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی، ص ۳۰۴۔

جواب کم و بیش 51 اَوراد و وظائف ہیں اور 41 مشائخ کرام کا تذکرہ ہے۔

سوال شجرۂ عالیہ کے کل اشعار کتنے ہیں اور یہ اشعار کس نے لکھے ہیں؟

جواب شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کل "تیئیس (23) اشعار" پر مشتمل ہے، اس کے ابتدائی "اٹھارہ اشعار" اور "مَقْطَع (یعنی آخری شعر)" امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا کلام ہے۔[1]

سوال شجرہ شریف کے اِس شعر "**عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر، یاخدا! اِلیاس کو احمد رضا کے واسطے**" کا مطلب بتایئے؟

جواب اس شعر میں شیخ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ عرض کرتے ہیں: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تجھے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واسِطہ مجھے عشقِ رسول میں چشمِ تر یعنی رونے والی آنکھیں اور سوزِ جگر یعنی اُن کی یاد میں تڑپنے والا دل عطا فرما۔ (آمین)

دعوتِ اِسلامی کا تعَارُف

سوال دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام "**پہلا اجتماعی اعتکاف**" کہاں ہوا تھا؟

جواب دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز "گلزارِ حبیب مسجد" (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں ہوا جس میں کم و بیش 60 اسلامی بھائیوں نے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔[2]

سوال ہر ہفتے بعد نمازِ عشاء دعوتِ اسلامی کا کونسا خاص ایونٹ ہوتا ہے؟

---

1. ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۵۴۔
2. ...دعوتِ اسلامی کا تعارف، ص۱۹۔

جواب: اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت در حقیقت بہت بڑی نعمت ہے ہر ہفتے بِالْخُصُوص اور مختلف مواقع پر بِالْعُموم بعد نمازِ عشاء شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "مدنی مذاکرہ" فرماتے ہیں جس میں مسلمانوں کے عقائد واَعمال کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اَخلاقیات واِسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور بہت سے موضوعات سے متعلق کئے گئے سوالات کے حکمت و نصیحت سے بھرپور جوابات مَرحَمَت فرماتے ہیں۔[1]

سوال: دار الافتاء اہلسنّت کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے شرعی مسائل کے حل کیلئے مُتَعَدِّد "دارُ الْاِفتاء اہلسنّت" قائم کئے گئے ہیں جہاں دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین مُفتیانِ کرام بِالْمُشافَہ، تحریری اور مکتوبات وفون وای میل کے ذریعے شرعی مسائل کا حل پیش کررہے ہیں۔ اکثر فتاویٰ کمپیوٹر پر کمپوز کر کے دیئے جاتے ہیں۔ نیز گھر گھر شرعی مسائل کی آگاہی کے لیے بذریعہ مدنی چینل "دار الافتاء اہلسنّت" کا سلسلہ بھی ہے اور اب دار الافتاء اہلسنّت کی موبائل فون ایپ بھی مَنظرِ عام پر آچکی ہے۔[2]

سوال: جامعۃ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ (Branch) کب اور کہاں کھولی گئی؟

جواب: پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے مدرسۃ المدینہ گودھرا کالونی (باب المدینہ کراچی) کی دوسری منزل میں کھولی گئی۔[3]

---

1 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص ۲۷ ماخوذاً۔

2 . . . دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں، ص ۱۰ ماخوذاً۔

3 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص ۳۱۔

سوال دعوتِ اسلامی کا کونسا شعبہ درسِ نظامی میں پڑھائی جانے والی کتب پر کام کر رہا ہے؟

جواب وہ شعبہ دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا ”شعبہ درسی کُتُب“ ہے جو درسِ نظامی میں رائج کم و بیش 80 کتب کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے ان پر شروحات، حواشی اور تسہیل کا کام کر رہا ہے۔ اس شعبہ میں کئی وہ عُلمائے کرام بھی ہیں جو جامعۃ المدینہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ اپنی تحریری خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں، تادمِ تحریر ”درسِ نظامی“ (عالم کورس) میں پڑھائی جانے والی 55 سے زائد کتب اس شعبہ کی طرف سے منظرِ عام پر آچکی ہیں اور تقریباً 18 کتب پر کام جاری ہے، اس شعبہ کے اہداف میں درسِ نظامی میں شامل جملہ کتب کے عربی حواشی و شروحات شامل ہیں۔

سوال جامعات المدینہ سے سَنَدِ فَراغت پانے والوں کے نام کے ساتھ کیا لکھا جاتا ہے؟

جواب دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ سے سَنَدِ فَراغت حاصِل کرنے والے عُلَمائے کرام کے نام کے ساتھ مَدَنی لکھا اور بولا جاتا ہے۔[1]

سوال مدرسۃ المدینہ بالغان کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جواب دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں مختلف مقامات اور مساجِد میں عُموماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے، جن میں اسلامی بھائی صحیح مخارِج سے، حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قراٰنِ کریم سیکھتے، دُعائیں یاد کرتے، نَمازیں دُرُست کرتے اور سنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔[2]

---

1 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص ۳۲۔

2 . . . دعوت اسلامی کی جھلکیاں، ص ۹۔

سوال مدنی مُنّوں اور مُنّیوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے دعوتِ اسلامی نے کیا عظیم کاوِش کی ہے ؟

جواب مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ درست دنیاوی تعلیم دینے کی غرض سے دعوتِ اسلامی نے 25 صَفَرُ المظفّر 1432ھ مطابق 31 جنوری 2011ء میں بنام "دار المدینہ (اسکول سسٹم)" متعارف کروایا ہے، جس کی کئی شہروں کے مختلف علاقوں میں شاخیں قائم ہیں اور مزید کوششیں جاری ہیں۔[1]

سوال مدنی چینل کا آغاز کس سن میں ہوا؟

جواب رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ مطابق 2008ء میں۔[2]

سوال دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے تحت کیا خدمت سر انجام دی جاتی ہے ؟

جواب مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ دکھیارے مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی اجازت دیئے گئے تعویذات ومکتوبات اور اَوْرَادِ عطاریہ فِیْ سَبِیْلِ الله دیتی ہے نیز استخارے بھی کرتی ہے۔ پاکستان بھر میں روزانہ لگنے والے تعویذاتِ عطّاریہ کے بستے (اسلامی بھائیوں کے) تقریباً 600، بیرونِ ملک تقریباً 150 سے زائد ہیں، ماہانہ مریضوں کی اوسطاً تعداد:

---

1 . . . دعوت اسلامی کی جھلکیاں، ص ۱۴ ماخوذاً۔

2 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص ۴۳۔

ایک لاکھ پچیس ہزار، ماہانہ مکتوباتِ عطاریہ (دستی یعنی By Hand، بذریعہ ڈاک وبذریعہ نیٹ) ساٹھ ہزار سے زائد اور ماہانہ تعویذات و اورادِ عطاریہ تقریباً 4 لاکھ سے زائد ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔[1]

سوال مکتبۃ المدینہ کتنی زبانوں میں کتب ورسائل شائع کر رہا ہے؟

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ تراجم کئی کتب ورسائل کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کرتی ہے اور انہیں مکتبۃ المدینہ شائع کرتا ہے، تادم تحریر 36 زبانوں میں ترجمہ کرنے کا سلسلہ ہے جن میں عربی، انگریزی، فارسی، چائنیز، اسپینش، رشین، سندھی، پشتو، تامل، فرینچ، سواہیلی، ڈینش، جرمن، ہندی، بنگلہ اور گجراتی زبانیں شامل ہیں۔[2]

سوال دعوتِ اسلامی کے بارہ مدنی کام کونسے ہیں؟

جواب بارہ مدنی کام یہ ہیں: [روزانہ کے پانچ مدنی کام] (1) صدائے مدینہ (2) بعدِ فجر مدنی مشورے کا حلقہ (3) مسجد درس (4) چوک درس (5) مدرسۃ المدینہ بالغان۔ [ہفتہ وار پانچ مدنی کام] (6) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت (7) ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت (8) جمعہ اعتکاف (9) کیسٹ اجتماع (10) تحصیل اجتماع۔ [ماہانہ دو مدنی کام] (11) مدنی انعامات (12) مدنی قافلہ۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . دعوت اسلامی کی جھلکیاں، ص۸ ماخوذاً۔

2 . . . دعوت اسلامی کی جھلکیاں، ص۱۲ ماخوذاً۔

3 . . . رہنمائے جدول، ص۷۳۔

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن پاک	****	روح البیان	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۵ھ
ترجمہ کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ	تفسیر جمل	باب المدینہ کراچی
کتب التفسیر وعلوم القرآن		تفسیر صاوی	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر یحیی بن سلام	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ	خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر الطبری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ	نور العرفان	پیر بھائی کمپنی، لاہور
تفسیر ابن ابی حاتم	مکتبہ نزار مصطفی الباز، ۱۴۱۷ھ	عجائب القرآن	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۷ھ
التفسیر الوسیط	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ	مسائل القرآن	رومی پبلیکیشنز، لاہور
تفسیر البغوی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ	صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۴ھ
احکام القرآن لابن عربی	دار الکتب العلمیہ، بیروت	**کتب الحدیث**	
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ھ	کتاب الجامع فی آخر المصنف	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
تفسیر القرطبی	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ	موطا امام مالک	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر بیضاوی	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ	مسند الطیالسی	دار المعرفہ، بیروت
تفسیر المدارک	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ	الجزء المفقود من المصنف	مرکز الاولیاء، لاہور
الکنز فی قراءات العشر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	مصنف ابن ابی شیبۃ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیر الخازن	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ	مسند اسحاق بن راھویہ	مکتبۃ الایمان، مدینۃ منورۃ ۱۴۱۲ھ
تفسیر ابن کثیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	المسند	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیر جلالین	باب المدینہ کراچی	سنن الدارمی	دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ
الدر المنثور	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ	صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
الاتقان	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۳ھ	صحیح مسلم	دار الکتاب العربی، بیروت ۲۰۱۶ء
روح المعانی	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ھ	سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ

سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ
سنن الترمذی	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مسند الحارث	مرکز خدمۃ السنۃ، ۱۴۱۳ھ	جامع الاحادیث	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن دارقطنی	مدینۃ الاولیاء، ملتان	جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
نوادر الاصول	مکتبہ امام بخاری، قاہرہ ۱۴۲۹ھ	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ
مسند البزار	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ منورۃ ۱۴۲۴ھ	کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
سنن النسائی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ	**کتب شروح الحدیث**	
المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۲ھ	شرح النووی علی المسلم	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ
المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ	فتح الباری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ
المعجم الصغیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ	عمدۃ القاری	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مکارم الاخلاق للطبرانی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ	ارشاد الساری	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ	مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
سنن کبری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ	لمعات التنقیح	دار النوادر، بیروت ۱۴۳۵ھ
سنن صغری	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	شرح الموطا للزرقانی	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۷ھ
جامع بیان العلم وفضلہ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۸ھ	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
شرح السنۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ	نزہۃ القاری	فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۱ھ
مسند الفردوس	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ	**کتب العقائد**	
تاریخ دمشق لابن عساکر	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ	تمہید ابی الشکور السالمی	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور ۱۴۳۴ھ
الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ	کتاب العظمۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ	اثبات عذاب القبر للبیہقی	دار الفرقان، عمان ۱۴۰۳ھ

البعث والنشور	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ	تاریخ طبری	دار ابن کثیر، بیروت ۱۴۲۸ھ
		تاریخ جرجان	عالم الکتب، بیروت ۱۴۰۷ھ
شرح العقائد النسفیة	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ
شرح العقیدۃ الطحاویۃ	المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۸ھ	الکامل فی التاریخ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ
المسامرۃ	مطبعۃ السعادۃ، مصر	تاریخ الخلفاء	باب المدینہ، کراچی
الیواقیت والجواهر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	شذرات الذهب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
تکمیل الایمان	باب المدینہ، کراچی ۱۴۲۱ھ	**کتب الفقہ والفتاوی**	
المعتقد المنتقد	برکاتی پبلشرز، کراچی ۱۴۲۰ھ	مختصر القدوری	مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ	المبسوط	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
		خلاصۃ الفتاوی	کوئٹہ
بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۷ھ	بدائع الصنائع	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ
کتب الرجال والطبقات		الفتاوی الخانیۃ	پشاور
الطبقات الکبری لابن سعد	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ	الهدایۃ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
معرفۃ الصحابہ لابی نعیم	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ	منیۃ المصلی	ضیاء القرآن، لاہور
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ	المدخل	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ
سیر اعلام النبلاء	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ	تبیین الحقائق	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ
الطبقات الشافعیۃ	دار احیاء الکتب العربیۃ، ۱۳۸۳ھ	الفتاوی التاتارخانیہ	باب المدینہ کراچی
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ	الجوهرۃ النیرۃ	باب المدینہ کراچی
اسد الغابۃ	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۷ھ	مجمع البحرین	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
الطبقات الکبری	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ	غنیۃ المتملی	سہیل اکیڈمی، لاہور
اجمال ترجمہ اکمال	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور	الاشباہ والنظائر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
کتب التاریخ		البحر الرائق	کوئٹہ
فتوح الشام	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ	تنویر الابصار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ

المسلك المتقسط	باب المدینہ کراچی ۱۴۲۵ھ	فتاویٰ اہلسنّت (احکام زکوۃ)	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
نور الایضاح	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ	فتاویٰ اہلسنّت	مکتبۃ المدینہ، کراچی
مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی	عقیقے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
مجمع الانہر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	**کتب السیرۃ**	
الدر المختار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	اخلاق النبی وآدابہ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۸ھ
غمز عیون البصائر	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۸ھ	دلائل النبوۃ لابی نعیم	المکتبۃ العصریۃ، بیروت ۱۴۳۰ھ
الفتاوی الهندية	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ	الشفا بتعریف حقوق المصطفی	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند
حاشية الطحطاوي علی مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی	دلائل النبوۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ
رد المحتار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ، ۱۳۷۹ھ
منحة الخالق	کوئٹہ	الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ
عمدة الرعاية	باب المدینہ، کراچی	بهجة الاسرار	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ
الفتاوی الرضوية	رضا فاؤنڈیشن، لاہور	السیرۃ النبویۃ لابن کثیر	دار الفکر، بیروت ۱۳۹۸ھ
التعليق المجلی لما فی منية المصلی	ضیاء القرآن، لاہور	قصص الانبیاء لابن کثیر	دار الطباعۃ والنشر الاسلامیہ، قاہرہ ۱۴۱۷ھ
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ	البدایۃ والنہایۃ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
وقار الفتاویٰ	بزم وقار الدین، کراچی ۲۰۰۱ء	مناقب امام اعظم للکردری	کوئٹہ ۱۴۰۷ھ
فتاویٰ فقیہِ ملت	شبیر برادرز، لاہور ۲۰۰۵ء	الخصائص الکبری	دار الکتب العلمیہ، بیروت
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی	تبییض الصحیفۃ	پشاور
نماز کے احکام	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۲۰۰۴ء	وفاء الوفاء	دار احیاء التراث العربی، بیروت
اسلامی بہنوں کی نماز	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۲۰۰۸ء	المواهب اللدنية	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ
فیضان رمضان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۷ھ	سبل الهدی والرشاد	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۸ھ
رفیق الحرمین	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ	الخیرات الحسان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ
رفیق المعتمرین	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ	السیرۃ الحلبیۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۶ھ	مدارج النبوت	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند

معارج النبوۃ	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور ۱۴۱۹ھ
شرح المواھب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ
جامع کرامات الاولیاء	مرکز اہلسنت برکات رضا، ۱۴۲۲ھ
حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبہ نبویہ، لاہور ۲۰۰۳ء
سیرتِ مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
احوال وآثار شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی	دار الاسلام، لاہور ۱۴۳۶ھ
تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر (مترجم)	قادری رضوی کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۳ء
تجلیات امام احمد رضا	برکاتی پبلشرز، کراچی
تذکرہ علمائے اہل سنت	سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد ۱۹۹۲ء
غوث پاک کے حالات	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
منے کی لاش	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۶ھ
تذکرۂ مجدد الف ثانی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۸ھ
تذکرۂ امام احمد رضا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۳۹۳ھ
فیضانِ اعلیٰ حضرت	شبیر برادرز، لاہور ۱۴۳۴ھ
سیرت صدر الشریعہ	مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور ۱۴۲۳ھ
حیات محدث اعظم	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۲۵ھ
فیضان مفتی احمد یار خان نعیمی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۷ھ
فیضان مولانا محمد عبد السلام قادری	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۷ھ
تعارف امیر اہلسنّت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۸ھ
تذکرۂ امیر اہلسنّت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ

کتب التصوف

کتاب الزھد لابن مبارک	دار الکتب العلمیہ، بیروت
الزھد لاحمد بن حنبل	دار الغد الجدید، مصر ۱۴۲۶ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۰۸ھ
تنبیہ الغافلین	دار الکتاب العربی، ۱۴۲۰ھ
کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹر، لاہور
احیاء علوم الدین	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ، تہران
لباب الاحیاء	دار البیروتی، دمشق ۱۴۲۴ھ
منہاج العابدین	دار الکتب العلمیہ، بیروت
التذکرۃ	دار السلام، قاہرہ ۱۴۲۹ھ
الروض الفائق	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۶ھ
شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند
تنبیہ المغترین	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
الانوار القدسیۃ فی معرفۃ القواعد الصوفیۃ	المکتبۃ العلمیۃ، بیروت
الزواجر	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الحدیقۃ الندیۃ	دار الطباعۃ العامرہ، مصر
اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیہ، بیروت

الکتب المتفرقۃ

الفتن لنعیم بن حماد	مکتبۃ التوحید، قاہرہ ۱۴۱۲ھ
قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۶ھ

عیون الحکایات	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۱ء	ہمارا اسلام	فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۴ھ
گلستان سعدی	نشر محمد، تہران	خطباتِ محرم	شبیر برادرز، لاہور ۱۹۸۹ء
السیف المسلول	دار الفتح، عمان ۱۴۲۱ھ	امام اعظم کی وصیتیں	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
مرآۃ الجنان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ	فیضانِ سنّت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۲۰۰۶ء
الحصن الحصین	مکتبۃ العصریۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
المستطرف	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ	سنّتیں اور آداب	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۷ھ
دلائل الخیرات	دار الفقیہ، دبئی ۱۴۲۳ھ	خوفِ خدا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۶ھ
القول البدیع	مؤسسۃ الریان، ۱۴۲۲ھ	بدشگونی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
لقط المرجان فی احکام الجان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ	سود اور اس کا علاج	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۱ھ
مجمع بحار الانوار	مکتبۃ دار الایمان، المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۵ھ	گلدستۂ درود وسلام	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
		عاشقانِ رسول کی 130 حکایات	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
ما ثبت من السنۃ	ادارۂ نعیمیہ رضویہ، لاہور	آدابِ مرشدِ کامل	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۶ھ
المقدمۃ فی الحدیث	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ	شرح شجرہ قادریہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
مطالع المسرات	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ	گھریلو علاج	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۷ھ
ہدیۃ العارفین	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۳ھ	ابلق گھوڑے سوار	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
فضائل دعا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ	دعوتِ اسلامی کا تعارف	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
ذوقِ نعت	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ۱۴۲۵ھ	دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اولاد کے حقوق	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ	رہنمائے جدول	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۸ھ
افضل الصلوات علی سید السادات	دار الشمر، ۲۰۰۰ء	تیسیر مصطلح الحدیث	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۶ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ	احکامِ تعویذات	والضحیٰ پبلیکیشنز، لاہور ۱۴۳۴ھ
الاعلام للزرکلی	دار العلم للملایین، بیروت ۱۹۹۵ء	تحریکِ پاکستان اور علماءِ کرام	زاویہ، لاہور ۱۹۹۹ء
ہشت بہشت	شبیر برادرز، لاہور ۲۰۰۰ء	****	****

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ✽ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ✽ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی اِنعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
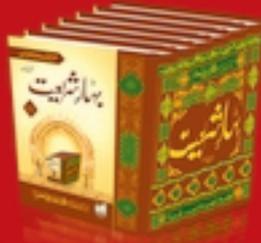
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net